محمد علاء الدين الندوي

فصل الخطاب

الطبعة الثالثة

1433هـ / 2012م

اسم الكتاب	:	فصل الخطاب (الجزء الثانى)
المؤلف	:	محمد علاء الدين الندوى
		Mob: +91 9839449925

Printed at : Mashhud Enterprise,
504/21C, Togore Marg, Lko
Mobile : 9839133588, 9451947786

عنوان التوزيع

- ☜ المكتبة الندوية،ندوة العلماء،لكناؤ
- ☜ مكتبة الشباب الجديدة،لكناؤ
- ☜ مكتبة الدارين،لكناؤ
- ☜ مكتبة الفرقان،لكناؤ
- ☜ مكتبة زمزم،ديوبند

دیباچہ

مخلص احباب کا ایک عرصے سے مطالبہ تھا کہ عربی تقاریر کا ایک مجموعہ تیار کروں، ابتدا میں ذہن اس کے لئے آمادہ نہ تھا کہ یہ کام طلباء کو اپنی محنت ومطالعہ سے خود کرنا چاہئے، اسی سے صلاحیت پروان چڑھتی ہے، لیکن اِدھر چند دہائیوں سے پڑھنے پڑھانے کے میدان میں جو سہولت پسندی کا رجحان اور پسپائیت نظر آرہی ہے اس سے خیال کا رخ مڑ گیا، پھر راقم نے یہ بھی دیکھا کہ عربی تقاریر کے نام سے جو کتابیں منظر عام پر آئی ہیں وہ معیار مطلوب سے بہت کم تر ہیں، ان دو وجوہ کی بنا پر میں نے اس کام کا بیڑا اُٹھالیا، اور اب اپنی کاوش کو "فصل الخطاب" کے نام سے عربی مدارس کے طلباء کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔

یہ اپنے موضوع پر پہلی کتاب نہیں ہے، پچھلے چند سالوں میں عربی تقریروں کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں، یہ ایک خوش آئند قدم ہے کہ ہمارے دینی مدارس میں عربی زبان کو ایک زندہ اور اپٹوڈیٹ زبان کی حیثیت سے سیکھنے کا شوق بڑھا ہے، یہی آواز ندوۃ العلماء کے بانیوں اور اس کے بالغ نظر علماء نے سو سال پیشتر بلند کی تھی، پھر بھی اِن مدارس میں ابھی تک بات زبان سے آگے نہیں بڑھ پائی ہے، کسی کو عربی زبان پہ ذرا قدرت حاصل ہوجاتی ہے تو اسے "ادیب" کے لقب سے سرفراز کردیا جاتا ہے، گویا زبان شناسی کو ادب شناسی کے مرادف تصور کرلیا گیا ہے، ظاہر ہے یہ "فنی وادبی شعور" سے ناآگہی کی دلیل ہے!

عربی تقریروں کے جو مجموعے اب تک منظر عام پر آئے ہیں وہ حقیقت میں عربی زبان

میں ''وعظ کا مجموعہ'' ہیں، صاف محسوس ہوتا ہے کہ وعظ، بیان، درس، خطابت، محاضرہ اور مقالہ کا بنیادی فرق ان مؤلفین کی نگاہوں سے اوجھل ہے۔

''فصل الخطاب'' میں مؤلف کی کوشش یہ رہی ہے کہ ہر موضوع کے تحت جو مواد پیش کیا جائے وہ خطیبانہ لب ولہجے میں ہو، اور موثر اسلوب اور دلکش پیرایہ بیان میں اپنی بات اس طرح کہی جائے کہ طائر جذبات کو قوت پرواز مل جائے ....خطابت کی اہمیت اور قدر وقیمت سے آگہی پانے کے لئے اس کے ضروری نکات (اردو زبان میں) آئندہ صفحات میں بیان کردیئے گئے ہیں تاکہ طلبا کے لئے استفادہ آسان تر ہو۔

فصل الخطاب کا یہ دوسرا حصہ ہے، طلباء کی سہولت کے لئے اس ایڈیشن میں مشکل الفاظ کے معانی بھی دے دئے گئے ہیں، ہر تقریر پہ پڑے نمبر کے حوالے سے الفاظ کے معانی دیکھے جاسکتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے اور اس سے مستفید ہونے والوں کے شمع علم کی لو کو تیز کرے۔

خاکسار

محمد علاء الدین ندوی

ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۱۵/۳/۲۰۱۲ء

خطابت

انشاپردازی کا انحصار قلم پر ہے۔

خطابت زبان پر انحصار کرتی ہے۔

خطابت کے دو بنیادی عناصر ہیں۔

۱- استدلال کی قوت اور زبان و بیان کی تاثیر و دلکشی

۲- جذبات کی فراوانی۔

خطیب اپنے جس فکر و خیال کو پیش کرتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دلیل و برہان، زور بیانی اور طلاقت لسانی کی قوت سے اُسے سامعین کے دل میں اتار دے اور ان کے احساسات و جذبات کو اپنی جانب کھینچ لے، یہیں سے ایک مدرس، ایک فلسفی اور ایک خطیب کے درمیان امتیاز پیدا ہو جاتا ہے، ایک مدرس یا فلسفی، استدلال کا سہارا لیتا ہے اور عقل کو مخاطب بناتا ہے، جبکہ ایک خطیب سامعین کے جذبات میں تلاطم و تموّج کی لہریں ابھارتا ہے، جو خطیب انسانی جذبات کو چھیڑ کر عمل پہ آمادہ نہ کر سکے وہ کوئی مدرس، فلسفی یا عالم ہوگا خطیب نہ ہوگا!

انسانی زندگی میں جب آراء و افکار کے اختلافات سامنے آتے ہیں، تو مخالف عنصر کو قائل کرنے یا اس کے جذبات کو استدلال اور زور بیانی کی قوت سے اپیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، یہیں سے خطابت جنم لیتی ہے، یوں انسان اور خطابت ہم عمر رہے ہیں، انبیاء علیہم السلام دنیا کے اول خطیب تھے، ان کی دعوت کا لب ولہجہ اور ان کے صحائف کا اسلوب خطیبانہ تھا، عظیم انسانوں کی مصلحانہ کوششوں اور ان کی تعلیمات کا آہنگ بھی خطیبانہ رہا ہے۔

فن خطابت کی غرض وغایت خطیب کی وہبی واکتسابی صلاحیت اور تخلیقی جوہر کے حوالے سے نقطۂ نظر کی وضاحت کرنی ہوتی ہے، خطیب خیالات وجذبات کا سفیر ہوتا ہے، اگر موضوع اختلافی ہے تو دلائل سے مخالف رائے کا ابطال کرتا ہے۔

خطابت کے اغراض ومقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط درکار ہوتے ہیں۔

(الف) موضوع کی وحدت ویکسانیت

(ب) منطقی ترتیب کا تسلسل

(ج) واضح، سہل اور شگفتہ اسلوب بیان

(د) نامانوس اور دقیق الفاظ اور پیچیدہ طرز سخن سے احتراز۔

خطابت دو عوامل کے نتیجے میں ارتقائی منزلیں طے کرتی ہے

۱-اظہار سخن کی آزادی۔

۲-قومی زندگی کے تنزل وانحطاط کا شعور اور کسی اعلی ومثالی زندگی کے حصول کا جذبہ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں دعوت توحید کا صور پھونکا تو کشمکش کا آغاز بھی ہوگیا، پاسبانِ توحید اور علمبردارانِ جاھلیت کے درمیان اس کشمکش میں خطابت کو غذا ملی اور خوب پھلی پھولی................غزوات کا دور آیا تو تلوار کی طاقت کے پہلو بہ پہلو خطابت کا فن بھی ہم سفر رہا، اسلام کے درخشندہ عہد میں تو خطابت کی شان دوبالا ہوگئی.......... فکری انتشار کے عہد میں وہ ترقی کے اوج ثریا پر پہنچ گئی، شہادت عثمانؓ کا فتنہ ہو، مشاجراتِ صحابہ کا محدود زمانہ ہو، خوارج اور شیعوں کی بغاوتیں ہوں، اور فکری وسیاسی رجحان رکھنے والی پارٹیاں ہوں سبھوں کے لئے خطابت ایک کارگر ہتھیار تھی، مگر جب کبھی فکر وقلم اور زبان وبیان کی آزادی پہ پہرے بٹھائے گئے، حکومت مخالف عناصر کو کچلا گیا تو خطابت کمزور ہوتی چلی گئی۔

انقلاب فرانس کے نتیجے میں انسان نے پہلے سے قدرے بہتر فضا میں سانس لی، آزادی اور مساوات کے نعرے بلند ہوئے تو خطابت کو سازگار فضا مہیّا ہوئی، غلام مشرق میں جب مغربی استعمار کے خلاف بیداری کی لہر ابھری تو یکا یک بڑے بڑے خطبا کی قطاریں لگ گئیں، جنہوں نے آگے چل کر آزادی کی بگل بجادی۔

جس طرح سے ایک قبیلہ وخاندان کے افراد کی شکل وصورت میں کلی یکسانیت نہیں ہوتی اسی طرح سے ادباء و بلغاء کے اسالیب میں بھی کبھی یکسانیت نہیں ہوسکتی، کسی کا اسلوب طاقتور، کسی کا کمزور، کسی کا اسلوب دلآویز، کسی کا گھٹیا، کسی کا اسلوب اچھوتا اور شگفتہ، تو کسی کا روکھا پھیکا، کسی کا اسلوب اختصار کا نمونہ، تو کسی کا اسلوب شرح وبسط کا ملغوبہ، غرضیکہ ہر خطیب کا اسلوب جداگانہ اور انفرادیت لئے ہوئے ہوتا ہے، خطیب کا مقصد چونکہ سامعین کے جذبات کو مہمیز لگا کر اپنے لئے جگہ بنانی ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہوا کہ ہر خطیب کا انداز بیاں اور طرز ادا ہر گنجلک اور پیچیدگی سے پاک ہو، یہ بات مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل ہوسکتی ہے۔

۱۔ جملے چھوٹے چھوٹے ہوں اور ان کے الفاظ مانوس اور پسندیدہ ہوں۔

۲۔ فکروخیال کو پیش کرنے کا انداز منطقیانہ ہو۔

۳۔ موضوع کے مرکزی نقطے پر ارتکاز ہو اور اس کا ہر جزا اپنے کل سے مربوط ہو۔

۴۔ موضوع کے مختلف عناصر کی قدر و قیمت کو سمجھ کر ان کا پورا پورا حق ادا کیا گیا ہو، سامعین کے دل میں گھر کرنے بلکہ ان کا دل جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ عقل اور جذبات دونوں کو مخاطب بنایا جائے، دلائل سے عقل کو مطمئن تو کیا جاسکتا ہے مگر عمل پر آمادہ کرنے کے لئے جذبات کو گھیرے میں لینا ضروری ہوتا ہے، اس کے لئے مندرجہ ذیل امور کو اپنانا مفید ہوگا۔

(۱) حسن القاء: آواز کا جادو اور اشارے کی برجستگی کبھی الفاظ سے زیادہ اثر دکھاتی ہے۔

(۲) نفسیات کا علم: سامعین کی نفسیات، ان کے جذبات ومحرکات، ان کے

ماحول، ان کی ذہنی سطح اور ان کے تقاضوں کا گہرا علم ہی خطیب کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

(۳) اسلوب: سامعین کے احوال و کوائف کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلوب بیان میں رنگا رنگی اور تنوع ، برجستہ محاوروں کا استعمال ، لطیف مزاح اور ایک حد تک قصہ گوئی کی خوبیاں ہونی چاہئیں۔

آپ ایک انقلابی دین کے داعی ہیں، اس طرح سے آپ خطیب بھی ہیں اور داعی بھی، خطابت سے آپ کا چولی دامن کا ساتھ ہے، لہذا آپ کا مشن الفاظ کے پیکر میں جذبۂ دل کو آنچ پہنچانا اور خونِ جسم کی حرارت کو تیز کرنا ہے، آپ کو یہ بات فراموش نہ کرنی چاہئے کہ انسانی زندگی کے عظیم انقلابات کے پیچھے خطابت سب سے بڑی محرک رہی ہے، اسلامی انقلاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو مرکزی مقام حاصل تھا اور آپ معجز بیاں خطیب تھے، عربوں کو جہاں قرانی اسلوب بیان نے مسحور و گُنگ کیا وہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلی سیرت و کردار کے علاوہ آپ کی شیریں کلامی ،فصاحت و بلاغت کی بلندی نے بھی مسحور و محظوظ کیا، یوں بقول ڈاکٹر خالد علوی، ''رسالت و بلاغت کا بڑا گہرا ربط ہے'' مزید کہتے ہیں؛

''اسلامی انقلاب کے اولین خطیب خود داعیٔ انقلاب تھے، آپ کی خطابت میں بلا کی تاثیر تھی، اس خطابت کو وحی الٰہی اور تابش نبوی نے بے حد موثر بنا دیا تھا، آپ کے عہد کا ہر عرب آپ کی اس حیثیت کے سامنے سر تسلیم خم کر چکا تھا'' (انسان کامل ص ۱۰۱)

آپ کو اسلام کی انقلابی تحریک کا علمبردار بن کر میدان میں آنا ہے اور خطابت کا سہارا لینا ہے، کیوں کہ خطابت ہی عوامی رابطہ کا موثر ذریعہ ہے، یہی نصب العین کی تشریح و توضیح اور اس کی استدلالی قوت کو پیش کرنے کا وسیلہ ہے، اسی اہمیت کے پیش نظر ہر نبی اور مصلح نے اس کا سہارا لیا۔

جہاں تک عربی زبان کا معاملہ ہے تو وہ الفاظ کی جادوگری کا فنی شاہکار ہے، اس کی ساخت خطیبانہ ہے، اس کی روح مین احساسات کی گرمی ہے، عربی زبان کو قرآن وسنت کی زبان

بننے کا شرف حاصل ہے، اس لحاظ سے وہ ہمارے ایمان وعقیدہ کی زبان ہے، اس سے شیفتگی ہمارے ایمان کی دلیل ہے، اس سے شغف ہماری دینی غیرت کا تقاضا ہے، ایک زندہ زبان کی حیثیت سے اس کا سیکھنا سکھانا ہماری سعادت کا ذریعہ ہے، اور اس میں مہارت پیدا کرنا ایک دینی فریضہ، ایسا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ قرآن کے بحر ناپید کنار میں غواصی کر کے ہم موتیاں اس وقت تک نکال ہی نہیں سکتے جب تک کہ ہم عربی زبان کے دریا میں شناوری نہ کریں............... اگر آپ عربی خطابت کے میدان میں فراٹے بھرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل کو اپنائیں۔

۱- اپنی سیرت وکردار کو نکھاریئے۔

۲- اخلاص عمل اور نصب العین کی بلندی کو مطمح نظر بنایئے۔

۳- زبان کی درستگی کی سمت دھیان دیجئے۔

۴- زبان میں سلاست اور طلاقت پیدا کیجئے۔

۵- الفاظ کے صحیح تلفظ کی سمت توجہ دیجئے۔

۶- مطالعہ کا شوق ابھاریئے، اور ہر موضوع پر مطالعہ کیجئے۔

۷- آواز میں ترنم اور زیر و بم پیدا کیجئے۔

۸- اپنی شخصیت میں وجاہت، متانت اور سنجیدگی پیدا کیجئے۔

۹- برمحل اشارات سے خطابت کے وزن کو بڑھایئے۔

آپ کو اگر قدرت نے خطابت کا وہبی ملکہ بخشا ہے تو نامور خطبا سے اکتساب فیض کر کے اسے دو آتشہ کیجئے اور پھر دوسروں میں خوب لٹایئے، اس سلسلہ میں چند وضاحتیں ملحوظ رکھئے۔

(۱) آغاز خطابت میں ہر گز معذرت خواہانہ لہجہ نہ اپنایئے، جو کچھ کہنا ہو پورے اعتماد واستقلال کے ساتھ کہئے۔

(۲) اصل موضوع پر آنے سے پہلے مناسب وموثر تمہید سے سامعین کے ذہن

کو اپنی اور اپنے موضوع کی طرف متوجہ کیجئے۔

(۳) خطابت کو شوق کا سامان یا پیشہ نہ بنایئے بلکہ تقریر اس لئے کیجئے کہ لوگ آپ کو سن کر کچھ لینا چاہتے ہیں اور انہیں دینا اور سنانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

(۴) گلے پھاڑیئے، نہ شوروغل کیجئے، خطابت کی اصل روح سلاست کے ساتھ میٹھاس میں ہے، ہاں آواز میں ترنگ اور اظہار میں مدوجزر پیدا کیجئے اور موضوع کی طرح آواز کو بھی ترتیب دیا کیجئے۔

(۵) الفاظ معانی رکھتے ہیں، معانی لہجے بناتے ہیں اور لہجے کا اظہار آواز کے حسن سے ہوتا ہے، لہذا الفاظ کو نہ تو اگلئے نہ چبایئے۔

(۶) ''تقریر کا پڑھنا خطابت نہیں ہے، مطالعہ کی طاقت پر فی البدیہہ بولنا تقریر و خطابت ہے''

(۷) ہمیشہ ان موضوعات پہ بولئے جن پر آپ کا دل خود مطمئن ہو، محض کسی موضوع پہ طلاقتِ لسانی سے آپ عوام کا دل جیت نہیں سکتے، نہ علم کا بھرم قائم رکھ سکتے ہیں۔

(۸) اسٹیج کے خوف پہ قابو پانے کے لئے خوداعتمادی پیدا کیجئے اور خوف کو گرد سمجھ کر جھاڑ دیجئے۔

(۹) آپ ایک نصب العین کے داعی ہیں اور آپ کا مقصد دلوں کو فتح کرنا ہے، لہذا خوداعتماد، خوش چہرہ، بہی خواہ اور علم دوست بنیئے۔

(۱۰) خطابت میں زبان بڑی دولت ہے، زبان پہ قدرت نہ ہو تو خیالات پہ کما حقہ روشنی نہیں ڈالی جا سکتی ''ایک بے زبان شخص علم کا مزار ہے'' لہذا زبان سے کبھی غفلت نہ برتیئے۔

(۱۱) موضوع اور ماحول کے ساتھ خطابت کا لہجہ بدلتا ہے، لہذا آواز کی اہمیت اور تاثیر سے کبھی صرف نظر نہ کیجئے۔

لماذابُعثت هذه الأمة؟

الحمـد للّـه حمـداكثيرا كمـايليق بجـلال وجهـه.وعظيم سـلطانه والصلاة والسلام على محمد عبده ورسوله ومن دعابدعوته واهتدى بهديه.أمابعد!

الر كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ (إبراهيم :1)

إخـوانى فى الإسلام! فى هذاالعـالم الفسيح الـذى نعيشُ فيه ينشأ سـوالٌ.لماذاخَلق اللّـهُ الخَلـقَ؟ ولماذاأرسـلَ الأنبيـاءَ؟ ولماذابُعِثَتْ هـذه الأمةالمحمّديّـةُ؟ ومامُهِمَّتُها؟هذاالسـوالُ فى غـايـةمن الخُطُـورة. و الجِدِّيَّة يحتاجُ إلى جوابٍ مِنّا۔

قـال تعـالى:وَمَاخَلَقْـتُ الْجِـنَّ وَالإِنـسَ إِلاَّ لِيَعْبُـدُونِ(الـذاريات 56)
وقال: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ(النسـاء 56) ۔

فلوبُعثَتْ هـذه الأمـةلتكونَ أُمَّـةالتجارةِ.فكانت هنـاك فى العصر الـذى بعـث فيـه خـاتم الأنبيـاء التجارةوتُجّارُها.ومراكزُها.وقوافلُها غـاديةرائحةبين الشـرقِ والغربِ۔

ولوبُعثَـتْ هـذه الأمَّةللزراعـةِ.فكان هنـاك فى العـالم المُتَمـدّنِ فلاّحونَ تُدِرأرضُهم لَبَناوعَسَلاً۔

ولوبُعِثَت هـذه الأُمَّةللصـناعاتِ والأعمـالِ فكانت البلادُالمتحَضِّرة معمورةًبأصحابِ الصنائعِ والفنونِ المختلفةِ۔

ولوبُعثتْ هذه الأمةليكونَ أفرادُها مُوظَّفين نَشيطِين،وإداريّينَ بارعينَ،وعُمَلاءَمُرتزقَةفى الحكوماتِ الوثنيَّةفكان فى النُظُمِ الاداريّةِو الوظائفِ الحكوميّةلدى الدولَتَينِ الفارسيّةوالروميّةمافيهاكفايةٌ۔

ولوبُعِثَت هذه الأمةلِتَكسبَ رزقاواسعاً،ولِتعيشَ حياةً رِفاهيّة، ولِتأكُلَ طعاماشهيّاً،ولِتَلبَسَ لباسابَهيّاً،ولَتسكُنَ قصرا شامِخا مُحَلَّىً بالأثاثِ والكماليّاتِ،فلم تكن تحتاجُ إلى هذه البعثةِ،لِماأنّ الأممَ الراقيةحينئذاك كانت تَفِى هذه الحَاجِياتِ،وتأخذُ قسطَها الوافرَمن هذه الملَذّاتِ۔

إذنْ فلماذابُعِثَتْ هذه الأمةأيُّهاالإخوةالأكارمُ؟

تَعَالَوانَتَساءَ لِ القرآنَ الكريمَ الذى لايأتيه الباطلُ من بينِ يديه ولامِن خلفهِ،فماذايجيبناهو؟

هاهوالقرانُ ينادِينابصوتِه المُجَلْجِلِ،وبصوتِه العَذْبِ قائلاً:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ (آل عمران110)۔

كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا(البقرة143)

هاهوالقرآنُ يُعَرِّفُناحقيقةمكانَتِنافى هذه الأرض،حقيقةدورِنا فى حياةالبشر،وغايةَمَبعثِنا،ومُهمَّةإخراجِنافى هذاالكونِ۔

أخرجتهايَدُالله المدّبرةاللطيفةالقاهرةُ،فهى ليست نبتةبريّةفى الوُحوشِ والغابات،بل إنّهاأمةبُعثت لتكونَ طليعةربانيّةً،لتكونَ شاهدةعادلةً،لتكونَ داعيةرائدةإلى الخير،فيجب عليهاأن تكونَ

مِعطَاةتُعطِى الأممَ الجاهليةمالديهامن الأمانةِ،والإيمانِ الصحيح،و التصوّرالصحيح،والمنهجِ الربّانى الصحيح،والخُلُقِ الصحيح،و العلمِ الصحيح،ومُهمّتُهاأن تبقى مرابطةعلى صيانةالحياةمن الشَرو الفساد،وتقومَ بالأمربالمعروف والنهى عن المنكرِ،لأنهاخيرُ أمة أُخرجت للناسِ أولاوآخرا،ومسؤليّتُها أن تَنهضَ بأعباءِ تكاليفِ الأمانة الإلٰهيةِ، وتُواجهَ الانحرافاتِ،وتُواجهَ طواغيتَ الفسادِ والضلالِ۔

إخوتى الأكارم! لقد حافظ المسلمون الاوائلُ،والصحابةالغُر الميامِينُ على هذه المُهمَّةالجليلةِ،وبَذَلُواكلَّ نفيسٍ وغالٍ فى سبيلها، وبَرُّوابالعهدِ الذى عَقدُوه مع ربِّ العِزَّةوالجلالِ،هاجَرُوا وجَاهدُوا، وحارَبُواوعاهدُوا،وقاتَلواوقُتِلُوا،وعَرَفُواسِرخَلقِهم أنَّهم مبعوثون ليكونواحملةالإسلام،وأئمّةالحقِ والهدايةِ،وبهذه المُهِمَّةأعلن رِبعى بنُ عامر-رضى الله عنه- فى بَلاطِ رُستُم رئيسِ قُوّادِ الفُرسِ مُدوَّيا مجلجلا:"الله إبتعثنالِنُخرج من شاءمن عبادةالعباد إلى عبادةالله وحدَه،ومِن ضِيقِ الدنياإلى سَعَتِها،ومن جَورالأديانِ إلى عدل الإسلام"۔

ولكن ياأسفاه!قدتولّت هذه الأمةعن عوامل خيراتِهاوخَيريَّتها، وتشاغلت بالدنياالفانيةكالأمم الجاهليّةِ،وتهافتت عليهاتَهافُتَ الفَراش على النارِ،فلواطّلع على حياتهم سلفُناالصالحون لم يمَيّزوا بينهم وبين أممٍ جاهليةٍ،ووجدوهم لاهثين وراءالمادة كالماديين،مُكبّين عليهامن غيراحتسابٍ،ساهرين لهامن غير طاعةٍ، عاملين لهامن غيرنيّةٍ،وجدوهم لاهين،غافلين،تائهين۔

ولوأمكن لأناس مشركين فى العصرالجاهلى أن ينتبهُوا وقالوا لنا: ماذَنبُناأيهاالمسلمون حين عرضناعلى نَبيّكم المالَ والسيادةَ، والجمالَ فأبى ورَفضَ ذلك كُلَّ الرفضِ، ألانراكم تَسعَون اليومَ وراءَ الذى رفضه نبيُّكم بالأمس؟ ألانراكم أن لايهمُّكم إلاالمالُ و " والمستوىٰ العالى من المعيشة"؟ حتىٰ ولونِلتموهابالتَبَعِيَّةوالخُنُوعِ، والذُّلِ، والهوانِ، وإن كان هذاهوهمُّكم فى حياتكم فلماذا تَظاهرتم بالدين؟ ولماذا تَظاهرتم بالإيمان؟ ولماذاتظاهرتم بحب الله ورسولهِ، والايمان باليوم الآخر؟!

وَاسْمَعُوا إلى نِداءِالمشركين المُعاصرين، وهم ينادوننامِن بعيدٍ وقريبٍ قائلينَ: نعم، نحن مشركون وكافرون، لانَحمل رسالةً، ولا نَصطَحِبُ ديناسماوياً، فلوأنكم كماتَدَّعُون خيرأمةأُخرجت للناس، فلوأنتم أمةالحاضروأمةالمستقبل، فلوأنتم أن كُتِب لكم الخلودُ و النصرُ، ورُبِطِ مصيرُكم ومصيرُالإنسانيةجميعابهذه الرسالة الخَالِدَةِ، فتعالوا أخرِجُونامن هذه الجاهليةالعمياءِ، وخَلِّصُونامن عبادةالأصنام والأوثان، وأنقِذُونامن عبادة الأَحباروالرُّهبانِ، وأَخرِجُونامن فَوْضَى الحياةإلى نَعِيمِ الرُّوحِ وظِلالِ القرآن، وأخرجونامِن جَور النُظُمِ السياسيَّةالمُعَاصِرَةإلى عدل الإسلام !

ياأمةالدعوة! هذه الدعوةالصارخةتُناديكم، وهذه الإنسانية البائسةتَسْتَصْرِخُكم، وحقّاأن العالمَ اليومَ ليس أقلّ ظمأ إلى ماءِ الإسلام العَذبِ السلسالِ مماهوبالأمس، فهل من شاعر؟ وهل مِن مُجيبٍ؟! والسلام عليكم والحمد للّٰه رب العالمين۔

هم تلاميذ محمد ﷺ

الحمـدلله الـذى أحـاط كـل شـىء علما،والصلاةوالسـلام على سيدناورسـولناالذى بُعـث إلى الأحمروالأسـود داعياومعلمـا،وعلى آلـه وأصحابه جميعا،أمابعد!

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُواْ كَافَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُواْ فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُواْ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُواْ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (التوبة122)

أيهاالسـادةُ! إذاأردتـم أن تعلمواتلاميـذ المدرسـةالمحمدية،ومن أيـن جـأوا إليهـا،وكيف تَربَّـوا وتكَوَّنُوا،وكيـف كانـت عـاداتُهم وأخـلا قُهم،وكم أخـذوامن أخـلاقِ نبيّهم،ومـاهى سـيرتُهم وهَـديهم،وكيـف عمّـت دعـوتُهم ورسـالتُهم حتىٰ شـملتْ جميعَ نبى آدم،وكيـف أنقذُواالإنسـانيةالبائسـة التائهةَ،فتعالَوا نشاهدْ مدرسةالرسولِ العربىّ، ونشـاهدْ تلاميذَهـا۔

هذاأبوبكرٍ،وهــذاعمرُ،وذاك عثمــانُ،وذاك على،إنّــه أبـــوذرمن قبيلةغِفار،وإنـه أبـوهريرةمن قبيلةدوسٍ،هذاأبوموسـى وهـذا معـاذُ بـن جَبَلٍ من اليمن،هذاسيّدُنابلال من الحَبَشَةِ،وهذا سلمانُ الفارسىُّ من إيران،هٰؤلاء سفراءُ الإسلام،ورُسُلُ رسُولِ الأنامِ،دحيةالكلبى إلى هِرقْلِ، وعبدُ الله بـن حُذافـةإلى خسـروبرويز،وحـاطبُ بـن بلتعـةإلى مَقُـوقَس، وعَمـروبنُ أميـّةَإلى النَّجَّاشى،وشـجاعُ بـنُ وَهَـب الأسـدى إلى الحـارث الغسّانى وسُليط بن عمروإلى أمراءاليمامةرضى الله عنهم جميعا۔

ايهاالحضور! تعالَوا،أُنظرواإلى مدرسةموسى تجدُوا فيها عددا من

قُــوّاد الجيشِ،أوقُضَـــاةالمحاكمِ،أوعددامن ذوى المناصِــب العاليــة الدينيــةِ،وَابحثُواعن تلاميذِعيســى تجــدوا فــيهم طائفــة مــن الزمَّــادِ والنُسَّــاك يتجّولُــون فى شــوارعِ فلسـطين،وانظروا إلى تلاميــذ محمــدﷺ تــروافيهم الملوكَ،والـولاةَ،والرؤوســاءَ، وتــروافيهم العَبِيــدَ والأرِقَّــاء،و الضــــعفاءَوالفقراءَ،مثل بلالٍ،وياسِــــــر،وعَمَّار،وخَبَّاب،وأبافُكَيهةَ،و سُــميّةَ،ولُبَينَةَ،وزِنّيرةَ،ونَهْدِيةَ،تروافيهم الخلفــاءَ الراشــد ين،والملــوك العــادلين وذوى العقــولِ الراجحــةِ،وأربابَ الفكرالثاقبِ،وأهــلَ الحَنَكــة والتجربـــةِ،مِمّن جَرّبُواشـــؤنَ العالم،وأدارونُظُمَه،وساسُــــواالبلادَ،و حكمواالعبادَ،فأقامواشــرعَ الله فى الأرض،ونشــرواالعدلَ والســلامَ فى العباد،وإلى جانب هؤلاء التلاميذ ترون رُؤوساءَ الجنودِ،وقُوّادَ الجيوشِ ممن دَوَّخُواالشــرقَ والـغربَ،وقَوَّضُــوادولتين عظيمتينِ،وأنقـذ والأهــالى مـن ظُلـم الجـائرين،وإِضْــطِهَادِ الغَاشِـمِين، تقَـدَّمَ سـعد بـنُ أبى وقّــاص وفتح العـراق،واقتحم بلادَفارسِ،وانتزع تاجَ كسرى، وألقى به تحت قدم الإســلام،وتقدّم خالــدٌ وأبوعبيــدة،وجَرَّرَا دولــة الشـــام مــن جيــوشِ الروم،وتَقَـدَّمَ عَمْـرُوبْنُ العــاصِ وَانْتَزَعَ أرضَ النِّيـلِ مـن أيـدى الــروم الظالمةِ،وسـارعبدُ الله بْنُ الزُّبيرِوعبدُ الله بـنُ أبى سَـرْحٍ وتَـوَغَّلا شـمالَ أفريقيا ورفرفارايةالإسلام،وأنارامشعلَ الهداية والسلام۔

وهــاهى جماعــةمن التلاميـذ مِمّـنِ اعْتَنَـوْا بالروايــةوحفظِ الوقــائع، ومِمّـنِ انْشَـغَلُوا بعلـمِ الحـديث وضـبطِ الحوادثِ،ورَوَوْاسُــنَنَ الإســلام، وأحكامَــه،وحَفِظُوا أقــوالَ الرســولِ وأفعالَه،وتَمَسَّـكُوا بــأوامرا لقــرآنِ ونَوَاهِيهِ۔

ومِــن هــؤلاء التلاميــذ أصـحابُ الصُــفَّةِ،وماأدراكم ماأصـحابُ

الصفةِ؟إنهم فقراءُ الصحابةيمدُّهم الأغنياءُ بمالهم،ويقدّمون إليهم طعامَهم،ويستَضِيفُونَ لهم فى منازلهم،يأكلون من الطعام ما خَشُنَ،ويلبسون من الثيابِ ماغَلُظَ،وكان رسول الرحمةوالهدى ﷺ يزورُهم بين حينٍ وآنٍ،ويعلّمهم الكتابَ والحكمةَ،ويقوّمُهم بالأخلاق الفاضلة،ويشَجّعُهم ويقدِّرُهم ولايرى أيَّ غَضَاضَةفى الجلوس معهم، ولكنّ صناديدَ العرب كانوايأنَفُون من ذلك،ويعدُّونهم عبيدا أذلاءَ،جاءعديدٌمن الرؤوساء أصحابِ الأنفَةوالحَمِيةالجاهلية وطلبوامن النبى الكريم أن يفرِدَهم بالجلوس،وقالوا إنانأنَفُ ونَستحِى أن نُجالسَ مع هؤلاء العبيد الأراذلِ،فأَقِمْهُم عناحين نجلسُ معك فنزل قولُ الله عزّوجل:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (الكهف28)

هٰؤلاءجماعةمن تَلامِيذِالمدرسةالنَّبَوِيَّةِ،وثُلَّةمن الصالحين،وزمرة من الرَّبَّانِيِّين، وجَمعٌ من الفُقَهَاءِ والخُلَفاءِ،والأُمَرَاءِ، والقُوَّادِ، جَمَعَهم الإيمانُ العميقُ، والعلمُ الغزيرُ،والحبُّ الصادقُ،والتضحيةالمثاليَّة فانقلبتْ أحوالُهم وتغيّرت شوؤنُهم، فانقلبَ الفاسدُ منهم صالحاً، وصارالمُفسِدُ مِنهم مُصلحاً،وأصبح الجاهلُ مِنهم عالماً،ومحارِبُهم مُسالماً،ورَاعيهم رائداوحاكماً،أولئك رجالٌ صدقواماعاهدواالله عليه،فَرضِى الله عنهم وأرضاهم،وصلى الله على النبىّ المُعلِّمِ والحمد لله رب العالمين۔

النصرمع العودةإلى الإسلام

الحمد لله الذى هدانالإسلام،والصلاةوالسلام على خيرالأنام محمدوّآله وأصحابه الكرام أمابعد!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ (النساء136)

أيهاالسادةالحضور!إنّ للأممِ روحاتحيابها،كماللفردروحايحيابها،فإذافقدتِ الأمةروحَهاأصبحتْ أفرادابغيررِباطٍ،أوبناءً بغير أساسٍ،كماأنّ الفردَ إذافَقَدَ روحَه أصبح جُثَّةبلاحياةٍ۔

وصَدِّقُوني أنّ هذه الأمةتعيشُ الآن بلاروحٍ،أوحِيكَتْ لهاالمؤامراتُ أن تعيشَ بلاروح .وقدشَبَّهَ رسولُناالكريمُ ﷺ جِسمَ الأمة الإسلامية كالجسد الواحد إذااشتكى منه عُضوتَداعَى له سائرُ الجسدِ بالسَّهر والحُمّىَ،وإذافَقَدَ هذاالجسدُ الحَيُّ النامى روحَه فهو جُثَّةبلاحياة، وبناءٌ منهارٌبلاأساسٍ متين،وكذاالأمةإذافقدتْ رِباطَ روحِهافهى مُبعثَرةٌ،مُشَتَّتَة۔

وروحُ أمَّتِناهوالإسلامُ،فإنّ الإسلامَ هوالذى أحياهابالأمسِ مِنْ مُواتٍ،وجَمَعَهامِن شَتِاتٍ،وهَدَاهامن ضَلالةٍ،وعلّمهامن جَهالةٍ، و أخرجَهامن ظُلُماتٍ إلى النور،وجعلهاخيرأُمَّةأُخرِجَتْ للناس، الإسلامُ هوالذى أَنْشَامن عُبَّادِ الصنم هُداةالبشر،الإسلامُ هوالذى صَنَعَ مِن رُعَاةالغنم ساسَةالأمم،الإسلامُ هوالذى أبقى هذه الأمةفى عصور الضَعف وحَرَّكَهالمُقاوِمَةالغَزوِالفكرى،الإسلامُ هوالذى هَيّا النصر على الصَّلِيبِيّينَ فى حُطّينَ،وعلى التَتَارفى عَينِ جالُوت، وهو القادر

اليـوم على أن يعيـد إليهاحَيّويتَهـا وكرامتَها،وهوالقـادرُعلى أن يوَحِّـد كلمتَهابإسم الله،وهوالقادرعلى أن يفَجِّرطاقاتِهابالإيمان۔

إخوتى الأكارمُ! نتمنّى لأنفسناالنصروالسعادةَ،وهل ظنّناأنّ النصر هوحشـيشٌ برّيٌّ أوعُشـبٌ وكَلَاوماءٌ يوجُد فى كل مكانٍ؟إنّ النصر لايأتى مـن الله عفـواً،ولاينزِلُ مـن السـماءِ إعتباطـاً،إن للنصـرقوانينَ، وسُـنَنا سجّلهاالله فى كتابه: النصرلايأتى إلامِن الله،فَمَن نَصرَهُ الله فلـن يكـون مغلوباأبـداولواجتمع عليـه الـدنياكلُّها،ومن خذلَـه الله فلـن يكــون مُنتَصِراوسعيداأبداولوكان معه الدنيا بخَيلها ورَجَلِها، قـال ربُّ العِزة والجلال: إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَآل عمران 160)

ومن سنن الله تبارك وتعالىٰ أنه لاينصرإلامن نصره،فهوالقائلُ فى كتابه المُحكميَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواإِن تَنصُرُوااللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد:7)

أيهاالحضـورُ! أوّلاوقبلَ كلِّ شيءٍ نحتـاج إلى نُصرةأنفسِـنا،قَبل أن نقـومَ بنُصـرةالآخرين،نحتاجُ إلى أن نَسُدَّ تلك الفجواتِ العميقـةالتى اتّسـعتْ بين هـذه الرسـالةوبين أهلهاشَعباوحُكّاماحتىٰ إننـانرى هـذه الأمةالحـاضرةمُخَدَّرةً،غافِلةً،لاهِيةكأنَّهالاتعرفُ عن حقيقةرسا لتِها إلاانَتَفاًيسيراً،كأنَّهالاتعرف عَـدوّهامن صديقها،كأنها لاتفقه ماتُحـاك ضِدَّهامن المُؤامراتِ،ومايدَسُّ لهـامن سمومٍ فى الدَّسمِ والحلوى،كأَنَّ أمَّتَنَـا جعلـت تَحسِـبُ الكفرحُرِّيَّـةً،والفجور فنّـاً، والانحـلالَ الخُلُقـى تَقَـدُّماً،والخروجَ على شـريعةالله دسـتورا وقـانونـاً، كـأن هـذه الأمـة

جعلتْ تَحْسِبُ الوَرَم شحماً.والسرَابَ ماءً!

نحتاجُ إلى أن نعودإلى ينابيع الإسلام الصافيةونَسْتَقِى منهاماءً عَذْبًا،نحتاجُ إلى أن نَتَجَاوَزَالعَصَبِيَّةَ،والتقليدَ الأَعْمىٰ.ونعودَإلى إسلامِ الرعيلِ الأوّلِ،وإلى جِيلِ النَّصْرِ،نعودَ إلى إسلامِ الحقِ والقُوَّةنعودَ إلى إسلامِ العِلْمَ والعملِ،نعودَإلى إسلامِ الجهادِوالاجتهادِ.نعودَ إلى إسلامِ الشُّمُولِ والعَدلِ،نعودَإلى ذاك الإسلامِ الذى يؤكّدُالكرامةللفردِ، ويؤكّدُ الترابُطَ للأسرة،والتكافُلَ فى المجتمع،ويأمرالشورى فى الحكم، والعدالة فى التوزيع،والتنمية للانتاجِ،نعودَ إلى الإسلام الذى يُسِلمُ فيه المؤمنُ نفسَه إلى الله بلا إزدواجيةولاثُنَائيةٍ،قال تعالىٰ: قُلْ إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ،قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلاَ تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلاَّ عَلَيْهَا وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ثُمَّ إِلَى رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ، (الأنعام 162-164)نعودَ إلى الإسلام الذى يقاوِمَ فيهِ المؤمنُ الطغاةالمعاصرين من الشيوعين والرأسماليين،والمشركين والصليبيين،بمددٍمن الله،وبروح من الإسلام.-وهكذاتَلقّى جيلُ النصر مِنَ الرَّعيلِ الأوَّلِ الإسلامَ-- وهكذايجِبُ علينا أن نَتَلَقّاهُ، وحَتْما إستحقَّ ذاك الجيلُ بِجَدَارَتِهِ بِأَن يَّتَنَزَّلَ عليه نصرُالله،وأن تَسِيرفى رَكْبِهِ الملائكةُ،وأن يكونَ كلُّ شئٍ مسخَّرالنصرته،قال تعالىٰ وهوأصدقُ القائلين:إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ أَلاَّ تَخَافُوا وَلا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ (فصلت32)

وصدق الله العظيم،وآخردعواناأن الحمد لله رب العالمين.

الإسلام والمسلم

الحمدللّٰه الذى هداناللإيمان،والصلاةوالسلام على نبينامحمد الهادى إلى محاسن الإسلام،وعلى آله الكرام،وصحابته العظام،أما بعد!

إنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلاَمُ(آل عمران19)

إخوتى الكرام! نرى كلَّ شئ فى هذاالكون مُنقادالقاعدةمعيّنةٍ، وقانونٍ خاصٍ،نرى الشمسَ والقمروالنجومَ مسخّراتٍ بأمرالله تحت قاعدةمُطَّردةٍ،نرى الأرضَ دائرةحولَ قُطْبها،ونرى الماءَ والهواءَ، و النورَ،والحرارةكلَّهامُذعِنةلنظامٍ خصّه اللّٰهُ،نرى الجماداتِ والنباتاتِ تحت قوانينَ مضبوطةٍ،ونرى هذاالإنسانَ أيضا منقادا لضوابطِه الطبيعيّةفلايتنفّسُ،ولايجوعُ،ولايتغذّى،ولايتعطّشُ،ولا يشربُ إلاوفِقا للقانونِ الطَّبِيعِيِّ،نرى قلبَه مُنقاداً فى حركته،ودمَه فى دورانِه،ودماغَه فى فكره،ومِعدَتَه،ورئتَه،وأعضائه، وعَضَلاتِه،وَيديه، ورِجلَيه،وأُذنيه وعَينَيه كُلَّهاتنقادُ لوظائفِها، فالكونُ كله مُنقادٌ ومطيعٌ فى هذا المعنى، فهومسلمٌ لأنّه لايدِينُ إلادينَ الإسلامِ والتسليمِ أمام خالقِه، وكذا الإنسانُ فكلُّ إنسانٍ مسلمٌ من هذه الجهةِ۔

ولكنه من جهةأخرى فهوبين الخِيارفى كَوْنِه مسلماأوكافراً، فالإ نسانُ الذى يعرف خالقَهُ،ويؤمنُ به ربّاومالكاً،سيّدا ومُطاعاً،معبوداً

وحاكماً،ويتّبع قانونَه الشرعيّ فى حياتِه الإختياريةِ.ويسلم وجهَه للّٰه ولايطيعُ ولاينقادُ إلاّإيّاه فهوالمسلمُ الحقيقى الكاملُ لأنّه أسلم نفسَه وحياتَه،ومَشاعِرَه،وأحاسِيسَه،وخَلَجاتِ نفسِه ونَشاطاتِ وجودِه كُلَّها إلى ربّه الذى لاإله إلاهو۔

أيهاالسادةُ! ونرى بإزاءٔ إنساناآخرَ،نراه وُلِدَ مسلماحين وُلِدَ،و عاش طولَ عمره فى حياتِه الطبيعيةمسلمابدون أن يشعُرَ،ولكنه لم يعرفْ خالقَه ورازقَه بجهةالاختيار،ولم يعرفْه إلٰهاواحدافردا صمداً، فأنكرواجودَه،أوأشرك به،واستكبرعن عبادتِه،وأبى أن ينقادَلقانونه الشرعى،وأبى الاستسلامَ،والخضوعَ له،فهذاهوالكافر لأنّه سَتَر مَوَاهِبَهُ الفطريةَ،وغَطَّى فِطرتَه السليمةبِغِطاءٍ مِن الجَهلِ والسفاهةِ ،ووَارَى عقلَه وبصيرتَه،وعاشَ ضدَّالفطرةِ،وضدَّ التسليم والانقياد۔

والمؤمنُ بسببِ إسلامهِ الشرعِيّ،وإيمانِه باللّٰه يميّزُ بين الخير والشرِّ،ويميّزُ بين الفجوروالتَّقْوٰى،ويتَحلّى بالصفاتِ العاليةِ، ويختارُ مَوْقِفًاصحيحًاورأياسديدًا،ويسيرسَدِيدَالخُطَى،رشيدَالغايةِ،فلاينظرإلى هذه الحياةكقفصٍ مِن حَديدٍ،ولاينظر إليهاكَفُرصَةمن لَهوو مُتْعَةٍ،بل يعُدُّ الحياةنِعمةمِن الله،فهى أصلُ كلِّ خيرٍ،ورأسُ المالِ لكلِّ ربحٍ،ويراهافرصةعملٍ وجهادٍ،ويرى لبنى آدم كرامة،ويرى نفسَه خليفَةفى الأرض،فلايسير إلاطريقاوَسَطا"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار(البقرة 201)يعُدُّ نفسَه مَسؤلاأمامَ خالقِه وأمام مخلوقِه،ويجد نفسَه مأمورابالجهاد لإقامة الحق،

ومحــقِ الباطـل فى كـل وقــت،وفى كـل جهة،لأنــه عــرف رَبَّـه،وعرف غايتَه،وعرف مبدأعلمه ومنتهاه،وعرف مسؤليتَه وجهادَه،فلا يكونُ يتخبّطُ فى الطُرُقِ الملتويةِ،فتراه ينظرفى ملكوتِ السماواتِ والأرض، ويتفكّرفى أسرارالكون،ويستخدمُ العلومَ التجريبيّةَ،ويستخرج مافِي الكون من الخزائن المستورة،ويكشف من القُوَى الهائلة،وكُلّما يزدادُ انتصارا ونجاحا،يزدادُ إيمانابالله وإيقانا بتوحيده،وشكرا لنعمته۔

تَجِـدُ المسلمَ الشـرعِيَّ بـاذلاجهودَه لسيادةمبادئِ الأَمْـنِ والسلامِ والعدلِ والخيرِ،فلايسْتَبِدّبرأئِهِ،ولايكون ظالما ولامظلوماً،لايعيشُ فى الدنياللدنيا،وإنمايعيشُ فى الدنياللآخرة،يعْتَزُّ بِكونه عبدا مملوكا لربه،ويشكردائمابكونه خليفةالله فى أرضه۔

والمسلمُ الشرعِيُّ يطهّرقلبَه من الظُنونِ الباطلةِ،ويصَفِّى ذِهنَه من الهَمِّ الكاذبِ،ويزَكّى سمعَه وبصرَه من الفاحشةِ،ويحفظُ لسانَه من النُطـقِ الهَرَاءِ،ويــؤثرأن يمــوتَ جوعــاعلى أن يمْلأَبطنَــهُ بــرزقٍ حرامٍ،لايطَأ بقدمه طريقَ المَعَاصِى والسَّيِّئاتِ،ولايطأطئُ رأسَه أمام الباطل ولوقُطِّعَ جسدُه تقطيعاً،فلن تَجِدنَّ فى الدنيارجلاأكثرمنه عِزّاً،وأكبرمنه فضيلة، وأشَمَّ منه رفعةً،وأبعدَ منه رذيلةً،وأشدّمنه رحمة للإنسانية،ولن تجدنّ فى الدنيارجلاأكثرمنه قوةً،وأكثرمنه جُرائةً،لأنه لايخاف غيرالله،فالمسلم من يكون أقلّ الناس حِرصاعلى حُطام الدنيا،و المسلمُ مَن يكون أحبّ الناس لأنه يؤدى حقوقَهم كاملةً،والمسلمُ مَن يكون أكثرالناس ثقة وأمانةلأنه لايخونُ أبداً،ويعامل الجميعَ بالصدق والعدل،وقدوَصَفَ مِثلَ هؤلاء

المسلمين شيخٌ من عظماءالروم فقا ل:

إنهم يقومون الليلَ،ويصومون النهار،ويوفُون بالعهد،ويأمرون بالمعروف،وينهَون عن المنكر،ويتناصفُون بينهم،أمّاالليلُ فرهبانٌ، وأمّا النهارففرسانٌ،لايأكلون فى ذمتهم إلابثَمَنٍ،ولايدخلون(فى بلد)إلاّبسلامٍ لوحدّثتَ جليسَك حديثامافهمه عنك لِمَاعَلَامِن أصواتِهم بالقرآن والذكر۔

أولٰئك آبائى فجِئنِى بمثلهم
إذاجمعتنايا جريرُالمجامعُ

وآخردعواناأن الحمد لله رب العالمين۔

حال العرب وبعثة محمد ﷺ

الحمد لله الذى وسعت رحمتُه السماواتِ والأرضَ، والصلاة والسلامُ على نبيه الأمى الذى بعثه الله ليظهره على الدين كله، أما بعد!

وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا (العمران 103).

حضراتِ المستمعين! كانت بلادُ العربُ منقطعةعن سائرأ قطار الدنيا، فماكانت فيهامدنيّةراقيةٌ،ولامدرسةولامكتبةٌ،ولامراكزُالعلم و التعليم،والذين كانوايعرفون القرأةوالكتابةعددُهم ضئيلٌ، ماكان لهم أيُّ إلمام مماكان خارجَ البلادِمن العلومِ والمعارفِ،والفنونِ و الصناعاتِ فى ذاك الزمانِ،وماكانت لهم حكومةرادعةتجمع كلمتَهم، ولاشريعةولاقانونٌ يأمرهم وينهاهم،بل كانت كلُّ قبيلة مُستقِلّة بذاتها، كانوايسلُبون الناسَ،وينهبونَهم بكل جُرأةووَقاحةٍ، ويسفِكونَ الدماء فى حروبهم الأهليّةالداميّةالمستمرّة إلى سنينَ طوال،وكانت الفواحشُ والمنكراتُ فاشيةً، وكانت الخمر والميسر والأنصابُ والأزلام نافقةالسوقِ بينهم،كانوابعيدين عن الحِشْمَة والوقاروَحْشِيِّيْن، حُفاة عُراةً،حتىٰ إن نساءَ هم كُنَّ يطُفن البيتَ الحرامَ عارياتٍ، وكانوا لا يعرفون عن الحلال والحرام شيئاً،ولا يتَقيّدون بقاعدةولاقانون،زِدْإلى ذلك أنّ الجهالةوالهَمَجِيَّة قد تأصّلتْ جُذورُهافيهم،يعبدون الأصنامَ

ويسجدون لها، فإذا سافروا ونزلوا منزلا، ووجدوا فيه حجرا جميلا، اتّخذُوه لأنفسهم ربّاً، وأخضعوا له أنفسهم سجّداً وقياماً، ظَانّينَ أنَّ هذه الأحجار هي التي تَقْضِي مآربهم وحاجاتِهم، وتُحقّقُ لهم آمالَهم وأمانِيهم.

تعالوا يا إخواني نَستمعْ إلى أحد الصحابة الأعلامِ، أعني جعفر بن أبي طالب، وهو يصور الجاهلية تصويرا بَارعا متكلّما في بَلاطِ النجاشي يقول: "كنا قومَ جاهليةٍ، نعبد الأصنامَ، ونأكلُ الميتةَ، ونأتي الفواحش ونقطع الأرحامِ، ونُسِئُ الجِوَارَ، ويأكل القوّيُ منا الضعيفَ، فكنا على ذلك، حتى بعث الله إلينا رسولا منا، نعرف نسَبه، وصدقَه، وأمانتَه وعفافَه، فدعانا إلى الله لنوحّده ونَعبدَه، ونَخلعَ ما كنا نعبد نحن وآباؤنا من دونِه من الحجارة والأوثان، وأَمَرَنَا بِصِدْقِ الحديثِ، وأداءِ الأمانةِ، وصِلَةَ الرَّحِمِ، ونَهَانَا عَنِ الفَواحِشِ، فَصَدّقناه، وآمنّا به، و اتّبعناه على ما جاء به من الله، فَعَدَا علينا قومُنا، فعذّبونا، وفَتَنُونَا عن دِينِنَا، لِيرُدُّوْنَا إلى عبادة الأوثانِ، فلمَّا قَهَرُونا وظَلَمُونَا، وضَيقُو علينا، خرجنا إلى بلادِك واخْتَرْنَاك على سِواكَ، و رَغِبنا في جوارِك، ورَجَوْنَا أن لا نُظلَمَ عندك".

هكذا ضاعَتْ رسالة الأنبياء، وغابتْ الأخلاقُ الفاضلة عن الوُجُودِ، وَاضْمَحلَّتِ المبادئُ السامية في المُجتَمَعِ الإنسانِيّ، وأشرفَ الإنسانُ على هُوّة من النار "كنتم على شفا حفرة من النار" إذ بُعث سيدُ الكونُ، ومعلِّمُ الإنسانية، وخاتمُ الأنبياء، ومنير السُبُل، داعيا إلى الله بإذنه، وسراجا منيراً، فَرَأَى البَشَرَ بعينِ نُبُوَّتِهِ وبِمِنْظَارِ وَحْيِهِ، فَرَأَهُ إنسانا هَانتْ إنسانِيَّتُهُ، ورأى إنسانا غريبا فسد ضميرُه، وحارت عَقْلِيَّتُهُ، ورأى مُجتَمَعا فسد نظامُه، ورأى الذئبَ راعِياً، ورأى الخَصْمَ الجائر قاضياً، ورأى المُجرمَ سيداً، ورأى الغاشَّ خازِناً، رأى المُنكَر معروفاً، ورأى المعروفَ منكراً،

ورأى الملوك الجَبَابِرَة مُسَيطِرِ ين على العباد، ورأى الأحبارو الرُهبانَ أربابامن دون الله، يأكلون أموال الناسِ بالباطل،ويحرمون ماأحَلَّ اللهُ ، ويُحِلُّون ماحَرَّمهُ اللهُ ، ورَأَى شُربَ الخَمْرإلى حَدِّ الغُلُوّ،ورأى الرِّباإلى حَدِّ الإستلابِ،ورَأَى الطَّمَعَ إلى حدِّ الشَّهْوَةِ،ورأى الظُّلمَ إلى غايتهِ،ورأى وأدَ البَناتِ لِخَشْيةالإملاق،ورأى مهانةالإنسان إلى حد لايرجىٰ منه الاصلاحُ۔

فأخذالرسولُ الكريمُ والرؤفُ الرحيمُ بيدالإنسانية،وكانت هى ساقطة هالكةً،فجاءبهاإلى حَظِيرَةالإيمانِ بالله،والإيمانِ بالرسالةِ، و الإيمانِ بالآخرةِ،ودعاهم إلى رَفْضِ الأوثانِ والأصنامِ،والكُفْربالطا غوتِ، وقام ينادِى قَومَه:"ياأيهاالناس قولوالاإله إلاّ الله تفلحوا" فأصابت هذه الدعوةالجديدةقلبَ الجاهلية، فقامتْ قيامتُها، فا نبعثتْ للدفاع عنها،وقاتلتْ فى سبيل الحِفاظ عليهاوَ انطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ (ص:6)۔

ثم حدث الصِدامُ العنيفُ،وحدثت حوادثُ الاضطهادِوالتعذيبِ، وكان النبى ﷺ ومن معه من المؤمنين الخُلّصِ ثابتين، علىٰ ايمانهم ثبوتَ الجبالِ الراسيات،يقول رسولُنا الكريمُ لِعَمِّهِ حين حَاولَ المشركون مُساوَمَةالدعوة:" ياعمِ لووُضِعَتِ الشمسُ فى يمِينِى، والقمرفى يسَارِى ماتركتُ هذاالأمرحتىٰ يظهره اللّهُ أوأُهْلَك دونَه" وحَقّاتمَّ وعدُاللهِ فأظهردِينَه على يدَىْ نَبِيّهِ ﷺ،ودخل الناسُ فى دين الله أفواجا"هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ " (الصف 9)۔

وآخردعوناأن الحمد لله رب العالمين۔

وجوب الإيمان بالرسالة

الحمـد لله رب العـالمين والصلواةوالسـلام على سـيد المرسـلين رحمةللعالمين وعلى آله وصحبه أجمعين أمابعد !

رُّسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (النساء165)

أيُّهاالحفلُ الكريمُ ! من خَلَقَ هذاالكونَ،ومَن خَلَقَ الانسان و كُلَّ شئ يحتاج إليهُ؟ومَن زَوَّدَهُ بالعَينَينِ للنظر،والأُذْنَيْنِ للسَّمَاعِ،و الأنفِ للتنفُّسِ،والقدمَيْنِ للمَشْيِ،واليدَيْنِ للقَبْضِ والعمل،والذهنِ للفكر؟ ومـن هيّالـه أسـبابَ العيش،ومَرافِـقَ الحياة،مـالا يُـدركها الإحصـاءُ، فهنـاك الهـواءُ والماءُ،والنورُ،والحرارةُ،واللبنُ في ثـديَ الأم، والحـبُ في قلـوب الأبـوين والأقارب،وكُـلُّ مـافي السـماوات والأرض مـن القـوى لإنمائِه والقيامِ بخدمته۔

ثـم إذاانظـرتَ في وُجُودِمُختَلَـفِ الكَفَـاءَاتِ والمَوَاهِـبِ في مختلـف أفرادِالبشـرِ،علمتَ أن لله حكمةبالغـةفي هذاالبابِ حيثُ جعلَ فـيهم كلَّ كِفائةومَوْهِبَةعلى قَدْرالحاجةللنوع البَشَرِيّ،فهناك جنودٌ وقـوّادٌ، وهنـاك فلّاحـون ومُزارِعون،وهنـاك صُـنَّاعٌ وتجّارٌ،هنـاك حَـدًّا دُون وحَوَكَـةٌ،وهناك أصـحاب القُـوَى العلميّـةوالمواهبِ الفكريّـة و أهـل العَزْم والحَزْم۔

فـالله الحكيمُ البصيرهوالذى خَلقَ الإنسـانَ وأتَمَّ لـه كلَّ مايَحتاجُ اليه مِنَ الكِفاءاتِ والمَواهِبِ،والضُرُوراتِ والحاجِيَّاتِ المادِيَّةهل يُمكنُ

له أن يَغْفُلُ عن حاجتِهِ الرُّوحِيَّة؟

لايخفى عليناأن الله خلق في بَدْءِ الأمرنفساواحدةً.حيثُ قال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء (النساء:1)

هذه النفسُ الواحدةهى آدمُ إصطفاه الله.وجعله أوَّلَ رسولٍ في الأرض.وأمره أن يُعلّمَ ذُرّيتَه الإسلامَ.أماالصالحون فَاتَّبَعُوا رسولَهم واسْتَمْسَكُواهَدْيَهُم.وأماالظالمون فأَبَواأن يَتَقَيَّدُوابِطَاعَتِهِ واتَّبَعُوا أهوائهم.فنشأتْ فيهم أنواعٌ من الشرك والوثنيةِ.فَأخذَالله يَبْعَثُ رُسُلَه في كُلِّ أمةيُعلِّمون الناسَ الإسلام الذى قد جاءبه آدمُ عليه السلام.ويُرشدونهم الى عبادةالله وحده.ويَنهَونَهم عن الشرك وعبادة الأصنام والأوثان.فدينهم واحدٌ وهوالذى نُسَمّيهِ اليومَ الإسلامَ.

ثم بُعث في نهايةالأمر.سيدُنامحمدٌ رسولُ الله ﷺ في بلاد العرب. ووُكِّلَ إليه أن يُبَلِّغَ العالمين جميعا.نَشامحمدٌﷺفي طفله يتيمًا تحت رعايةالله.كان أُميًّالايعرفُ القرأةوالكتابةَ.وكان متحلّيًا بالأخلاق الفاضلة.حتىٰ لَقَّبُوه الأمينَ.وكان مُهَذَّبايكرهُ الشروا لشركَ.وكان يَسعَى لإصلاحِ ذاتِ بينهم.وكان رَؤُفًارحيمًا.يُشاطرالناسَ فيما أصابهم.وينصرالأيتامَ.والأيامي ويُطعم الجياعَ.ويُعين على نوائب الحقِ.وكان ذكىَّ الفؤادِ.ثاقبَ القريحةِ.لين الجانب.وحين بلغ أربعين سنةوضاق ذرعابالظلامِ المُطبِقِ على مُجتَمعِه.وأراد لنفسه ولقومه النجاةمن بذاالظلامِ والضلالِ.ومِن هذه الفَوْضَي والإنحلالِ الخُلُقِى والعَمَلِى.ومن هذاالشرك والوثنية.أوحى الله إليه وبعثه نبيًّاورسولاً.

فخرج إلى قومِه ينادى.ياأيها الناسُ أعبدواربكم الذى خلقكم،وياقومِ !اعبُدُواالله مالكم من إلهٍ غيرُه،وياأيهاالناسُ! قولوا لاإله إلاالله تُفلحوا۔

ولكن قومَه بَدَؤايُؤذُونه وضيّقواعليه الخِناقَ وتأمَّرُواعلى قتلِه، تَحمّل هذاالرسولُ الأعظمُ هٰذه الشدائدوالمصائبَ كُلَّها،وعانَى معاناةشديدةكئ يُرشدهم الى صراطِ الحَقِّ المستقيم،وكئ يُخرجهم من خندق الشرك،حتىٰ طَهَرقلوبهم من الأدناسِ والأرجاسِ، وسيَّرهم على مَنْهَجِ القرآنِ الأَمْثَلِ المُتكاملَ،ووضع لهم منهجاربانيافي الأخلاق، والإجتماع،والسياسة،لايكاد يدرك حِكَمَهاوأسرارَہافُحُولُ العلماء، وكبارالحكماءعلى بُعدِ نَظرِهم وتَجارُبِ حياتِهم ۔

أحدث هذاالنبىُّ الأمىُّ ثورةعظيمة،وأنشاحركةًكبيرةلأهلِ الأرض، وفى قوانينهم وآدابهم،وأخلاقِهم،فهوهادِى السُبُلِ،وهومُنير الدروب، وهوالبشيرالنذيرُ،وهوالصادقُ الامينُ سيّدُناورسولُنامُحمّدُبنُ عبدِالله،قال تعالى فى شأنِه: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًاوَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا (الأحزاب: 46)

فحياتُه وصدقُه وعِفَّتُه وأمانتُه،وأعمالُه وخدماتُه،وصبرُه،ومعا ناتُه،وأخلاقُه الساميةلَخيردليلٍ على صِدقِ نُبُوَّتِهِ،فهورسولُ رب العالمين،وخاتمُ الأنبياءوالمرسلين،ورحمةللعالمين،خُتِمتْ به سِلسلة الوحى والنبوةوالرسالةِ،فكلُّ طالبِ حقٍ ومُريدِخيرٍلايعرفُ حقيقة الإسلام وطريق النجاةإلاّبه۔

فالواجبُ عليناياعشرالمسلمين أن نُؤمنَ برسالتِه،ونُؤمنَ بِوَحيه،عليه وبخَتْم نُبُوَّتِه،وَنُصَدِّقَ هَدْيه ورسالتَه،ونَتَمَسّك بكُلِّ ما

أمرَنابه ونَنْتَهِىَ عن كلِّ ماينْهَاناعنه.وأن نُحِبَّهُ أكثرمن والدِناووَلدِنا والناسِ أجمعين.بل نُحِبَّه أكثرمن أنفُسِنا.ونَبْتَعِدَ إبتعادا كاملاعن إيذائِه.ونُصلّى ونُسلّمَ دائماأبداعليه.ولانُبالِغَ فى مَدحِه وثنائه عليه.و قدقال عن نفسهﷺ: لاتطرونى كماأطرت النصارىٰ عيسى بن مريم -

فهديه أصلُ كُلِّ سعادةورُقِّيٍ.وسِيرتُه ينبوعٌ لِكلِّ عَظَمةونُبُوغٍ. فهى تُنِيرلناسُبُلَ الهداية.وهى التى تأخذبأيدناإلى أوجِ السُّؤدَدِو الحضارةِ. وهى التى تَفُك عناقُيودَ الجهلِ.والفقر.وهى التى تَبْنِى لنا النصرو التقدُّمَ.وهى التى تجعلُنامن أمةضعيفةنائمةأمةفتية مُتَيقِّظَةً.وهى التى تَفتحُ لناأبوابَ السعادةفى الدَّارَيْنِ.اللهم اجعلنا منهم.

وآخردعواناأن الحمد لله ربّ.العالمين.

قدنُقص الدين ونحن أحياء!

الحمد لله الذى هدانالللإسلام،ومنّ علينابتنزيل الكتاب،وبعث محمداخيرالأنام،اللهم صلِّ وسَلِّم على عبدِك ورسولك وأصحابه الكرام أمابعد!

قال تعالى:أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءمَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنكُمْ إِلاَّخِزْيٌ فِي الْحَيَاةِالدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (البقرة:85)

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواْمَن يَرْتَدَّمِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ(المائدة:54)

أيهاالإخوةالغيارى!تعالوانَتصوّررجلاقويّانشيطافى بدنه،وسليما فى عقله،ثم قُطعتْ رجلاه،وفُصلتْ يداه،وفُقئتْ عيناه،وجُدعتْ أذناه،وأخذمن أنفه ولسانه،ونُزِع مافى جوفه مِن قلبٍ وكبدٍوطحالٍ ثم تُرِك،فهل يبقىَ حيّاً؟ولوبقى حيّافماذايستطيع أن يعمل فى حياته؟۔

وكذاحال الإسلام،فهوجسم كاملٌ متكاملٌ لايمكنُ فَصْلُ أيّ جزءٍ مِن جسمِه،ولوفُصل جزءٌمن جِسمه فيكونُ ناقِصاً،مبتُوراً،مقطوعا مشلولاً.فكمالايصْلَحُ لرجلٍ صحيحِ الجسم،مُتكاملِ البِنْية أن يكونَ مقطوعَ الأيدِى ومشلولَ الأقدام،فكذلك لايتصوّرعن الإ سلام بأن

يكون سليما، متكاملا، شاملا إلا أن يؤخذَ كُلُّه، ويطَبَّقَ كُلُّه۔

أما الإسلامُ الناقصُ المبتورفلا يزِنُ عند الله جناحَ بَعُوضَةٍ، إنّ الدينَ عند الله الإسلامُ، ومن يبْتَغِ غير الإسلامِ دينا فلن يقبَلَ منه، يا أيها الذين آمنُوا ادْخُلُوا فى السِّلْمِ كافّةً، والإسلامُ الكاملُ الشاملُ هو أنْ تأخُذَ كلَّه، تأخذَ عقيدتَه وعبادتَه، تأخذَ خُلُقَه وشريعتَه، تأخذَ إقتصادَه وسياستَه، تأخذَ سلوكَه وعملَه، تأخذَ إجتماعَه ومعاملاتِه، تأخذَ أمرَه ونهيه، تأخذَ تبشيرَه وإنذارَه وتأخذَه فرديّا وجَماعيّاً۔

أيها المستمعون! كم نتكلّم عن "أينْقَصُ الدينُ وأنا حَيٌّ؟" وصاحبُ هذه المقولة، الملِئ بالغَيرة الإيمانيةِ، والشّجاعة النادرةِ ، هو سيّدُنا أبوبكر صاحبُ رسولِ الله فى الغارِ، ورفيقُه فى الهجرة ودار القرارِ، وحقّا قال هو، وفِعلا أتى فى سبيلِ مقولتِه بالعجائب التى أدهشتِ التاريخَ، وجعل نفسَه جَبَلا منيعا أمام الفِتَنِ والسُّيولِ الجارفةِ۔

وأين نحن؟ وقد نُقِص الدينُ من أطرافِه زحْفا زحْفاً، وغُزِيَ على عُقْردارِه سِرّا وجَهْراً، وشُنَّ عليه ليلا ونهاراً، وعُومل معه معاملة الإنسانِ الذى قُطعت يداه ورِجلاه، وسُدّت منافِذُ حَركاتِه ونشاطاتِه، ولا يزالُ اليومَ ينقصُ هذا الدينُ تحتَ سمعِنا وبَصَرِنا صباحَ مساءَ، بل نحن الذين نأخذ من أطرافِ جسمه، ونَنهشُ من بدنه، ونَنهَبُ من متاعه حتىٰ أصبح النقصُ فى الدين ظاهراً، والبعدُ عن شريعته حقا مشاهدا، والانحسار عن أحكامِه سِمَة بارزةً، نُقِصَ نظامُه السِياسِيُّ، وتَعطّلتْ قوانينُه فى الحياة، وحَلَّ محلَّه القوانينُ الوضعِيَّةُ، غاب مفهومُ الأمة عن الأذهانِ، وحَلّ محلّه مفهومُ القَومِيَّة والوطَنِيةِ، نُقِص من الدين مفهومُهُ الشُّورِيُّ، وحَلَّ محلّه الدِيمُوقَرَاطِيَّةُ، نُقِصَتْ

مفاهيمُه الاقتصادِيَّةُ، والإجتماعِيَّةُ، و الخُلُقِيَّةُ، والعلاقاتُ الدَّوْلِيَّةُ، وحلّتْ محلَّها المفاهيمُ الأورُوبِّيَّةُ، والقِيمُ الجاهليَّةالحديثةُ، وأصبحتْ مجتمعاتُ المسلمين مجتمعاتٍ فاسقةً، مجتمعاتٍ منحرفةً، مجتمعاتٍ محكومةتشملُ الكافرين والمنافقين، وترى فيهاطائفةكبيرة من المنحرفين والسِّكِّرين، والمبتد عين، والفاسقين والثائرين على الدين، وهل يبقى الدينُ بعدذلك إلاناقصاومبتوراً، ومسموماو مشلولاً۔

ولم يتوقّفِ الأمرإلى هذاالحدِّ بل يتنفَّسُ هوفى جَومسمومٍ، ويعيشُ فى بئيةمُنتِنَةٍ، لايجدُ من الغذاءِ إلارذيلاً، ولايتناولُ من الماء إلاكدِراً، فكيف يبقى هذاالجسمُ المصابُ إلى مُدّةمدِيدَةٍ؟ وقد وَفَّرنا لهلاكه كلَّ الوسائل، ومن له عينان فعليه أن يرى أن جسدَ هذه الأمة قدذَلّتْ رِقابُه، وضَرعتْ نفسُه، وفَترتْ حميّتُه، ونَهكتْ أعضاؤه، واليومَ قدوصَلتِ الأمةإلى أن رَضِيتْ بِخُطّةالخَسْفِ، واسْتَنامتْ إلى المنزلةالدنيئةِ، فَوَجَد الاعداءُطريقامُمَهّداإليها، فغلبوهاعلى أمرها، واستولُوا على أموالِها، وجاسُواخلالَ ديارِها، واحتلُّوابلادَها، فأصبحتْ هى خاسرةهَيِّنَةً، وذليلةمقهورةً۔

إخوانى "!أينْقَصُ الدينُ وأناحَيٌّ" تُنادينا هذه الكلمةالصارخة المجلجلةأن نغارعلى أنفسنا، وأن نرجعَ إلى ديننا، وأن نتمسك بشر يعتنا، ونضطربَ لأدنى نقصٍ يحدث فيه إضطرابَ الأليمِ، و نتململَ تَمَلْمُلَ السليمِ، محمدٌرسولُ الله والذين معه أشدّاءُعلى الكفار، رحماءُبينهم۔

وآخردعواناأن الحمدلله رب العالمين

حق العباد على الله

الحمـدلله رب العـالمين والصلاةوالسـلام على أشـرف المرسـلين، أمابعد!

عـن معـاذبن جبـل رضى الله عنـه قـال: كنتُ رَدِيفَ النبى ﷺ على حمارفقـال: يامعـاذُ! أتـدرى مـاحقُّ الله على العباد،ومـاحقُّ العبـادعلى الله؟ قلتُ اللّٰهُ ورسـولُه أعلمُ! قـال:حقُّ الله على العبادأن يعبدوه ولا يشـركوابه شـيئاً،وحقُّ العبـادعلى الله أن لايعـذِّبَ مـن لا يشـرك بـه شيئاً،قلتُ يارسول الله أفلاأبُشِّرالناسَ،قال: لاتُبَشِّرْهم فَيتَّكِلُوا۔"

أيهاالسـادة! إنّ ديـنَ الإسـلام يقـومُ علـى أصـلَين عظيمَـين، ودِعـامَتَين كبيرتَين۔

أوّلاً: أن يعبدوااللّٰهَ وحدَه ولايشركوابه شيئا۔

ثانيا:أن يعبدوااللّٰهَ بِمَاشَرَعَهُ على لسانِ نَبيّه مُخْلِصِين له الدينُ، وتَتَبَنَّى هاتـانِ الحقيقتـانِ فى قولنـا: أشـهد أن لاإلـه إلاّالله وأنّ محمـدا عبـدُه ورسـولُه۔أى فى تَصَوُّرِالأُلُوهِيَّةِوالرِّسَالَةِ۔أمّاتَصـوُّر الألوهيـةفى القرآن فهى التى تَالَـهُ القلوبُ عبادَةًواستقامةً،ومحبةًوتعظيماً،وخو فاورجـاءً،ومعنى الألوهيةهوالالـهُ الـذى يكـون فـردا أحدا،هوالـذى يكـون حيّاصمداً،لم يلـد ولـم يولـد،ولم يكـن لـه كفـوا أحـد،هوالأَول فلـيس قبلـه شئ،والآخرفلَيس بعـده شـئ،أحاط كـلَّ شـئٍ علمـا،فلا يعـزُبُ عنه مثقـالُ ذَرَّةفى السـماواتِ والأرضِ،وَسِـعتْ رحمتُه كُلَّ شئٍ،و هوالقـاهر فـوق عباده،مُنَزَّهـاعن أى نقـصٍ فى حكمتـه،برئيّا عـن كلِّ

عيبٍ فى عدله ،فهوالواهبُ المنعمُ،وهوالحيُّ المُميتُ،أنّه مستَو فوقَ عرشِه،يدَبِّر الأمور وحدَه.فَعَّالٌ لِّمايريدُ، ما شاءكان،ومالم يشَأ لَم يكُنْ،لاتتحرّك ذَرَّةإلاباإذنه،ولايجرى حادثٌ إلابمشيئته،ولا تسقطُ ورقةإلابعلمه، إذن،فلاإلهَ،ولاخالقَ،ولامدبِّرَ،ولاحاكمَ،ولا مُشرِّعَ، ولا مانعَ،ولامُعطِى، ولامُمِيتَ،ولامُحيى،ولاملكوتَ السماوات والأرض ظاهراوباطنا إلا الله، فكل من سواه فهومحتاجٌ إلى عطائهِ، فقيرإلى حفظهِ ورعايتهِ، فهو الله فى السماوات والأرض،فلايجوز لأحد أن يعبدَغيره،ويدعو سواه، ولايخافُ أحداإلاَّمنه،ولا يجوزُله أن يطيعَ ويحبَّ إلا اِيَّاهُ،ولا يلْتَجِئَ، ولا يبْتَهِلَ إلاإليه،فمن لم يتَجرّدْمن الشرك لم يكن عابدا لله۔

أيهاالمستمعون! إنّ العُبُودِيَّةلله لاتَكتَمِلُ إلابالكفربالطاغوت،و نَبذِالشرك بَتَاتاً،قال الله سبحانه وتعالىٰ: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللَّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ(النحل: 36)۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (البقرة256)

فعلى العبد المسلم أن يتعِبَ نفسَه فى أداءِحقِ الله،والقيامِ بعبوديّتِه كاملة،والتَّمَسُّك بأحكامِه وشَريعَتِهِ كافَّةً.فلايولِّهْ إلاإيّاهُ،ولا يقدّمْ القرابينَ والنذورإلاإليه،ولايتوكَّلْ إلاعليه،ولايستعِنْ إلا منه، و لايرغبْ،ولايرهبْ،ولايتضرّعْ،ولايدِنْ،ولايركعْ ،ولايسجدْإلالله۔

أيهاالحضورُ! والشرك أنواعٌ وأشكالٌ،صِغاروكبارٌ،"ومن الناس من يتَّخِذُمِن دُونِ الله أندادا" فمن جعل نِدّافقد وقع فى هُوَّةالشرك

الأكبر. قال تعالىٰ: اتَّخَذُواْأَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًامِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَاأُمِرُواْإِلاَّلِيَعْبُدُواْإِلَهًاوَاحِدًا(التوبة:31) فتحليلُ ماحَرَّمَ الله شركٌ،وتحريمُ ماأحلَّ اللّٰهُ شِركٌ،والذبحُ،والنذرلغيرالله شركٌ،و الاستعاذةوالاستعانةبغيرالله شركٌ،والسِحرُ،و النَّشْرَةُ،والتَّطَيُّر و التنجيمُ،والاستسقاءُبالأنواءشركٌ،والرُّقىَ والتمائمُ،ولُبسُ الحلقة والخيطِ،واتِّخاذِشعاراتِ الأممِ الأخرى الدينية شركٌ،فمن حَقَّقَ عبادةالله الخَالصةمن كلِّ شائبةالشرك،واجتنب عبادة الطاغوت فقدأدَّى بعضَ حقِ الله فوجبت له الجنةُ، وحُرّمت عليه النارُ،قال سيدُالبشر ونبيُّ الرحمة والهداية ﷺ: ثِنتانِ مُو جِبتانِ، فقال رجلٌ: يارسولَ الله! ماالمُوجبتانِ؟ قال: من مات يشرك بالله دخل النارَ،ومن مات لايشرك بالله شيئادخل الجنة(مسلم)۔

فالتوحيدُ هوسبب دُخولِ الجنة،وسببُ المنع والخلودِ فى النارِ،به تُغفرالذنوبُ،وبه تُكفَّرالسيئاتُ،وبه تُفَرَّجُ الكُرُباتُ فى الدنياوالآخرة، وبه يُحترزُ من الشيطانِ،وبه يُنال رضوانُ الله،وعليه يتوقَّفُ قَبُولُ جميعِ الأعمالِ والأفعال،وبالتوحيد أيُّهاالإخوة يتَحَرَّر العبدُمن عبادة العباد،وينجومن خوفِهم ورجائهم،وبه تنتظمُ حياتُه،وتَتَوحَّدُ نَوَازِعُهُ وأهدافُه،وتَتَضافرقُواهُ ومَسَاعِيْهِ،وترتبطُ حياتُه بتحقيقِ الهَدَف، الغايةالأولىٰ ألاوهى الخضوعُ الله،والقبولُ لحاكميته،والاستسلامُ لسلطانه،والإيمانُ بسائرصفاتِه۔

دخل العربُ الأوَّلُونَ مِنَ الصحابةالكرامِ الاسلامَ بهذه المعانى العميقة،فَغَيَّرواسلوكَهم،ورَبُّوانفوسَهم،وصَبَغُواحياتَهم بصبغة الشريعة،فبدّل بهم الأرضُ غيرالأرض،فخرجوامن جزيرتهم،وفتحوا

العالمَ،وأخرجوا البشرية من ظلم الملوك،وجَورِ الطواغيت إلى عبادة الله،وإلى عدالة الله،وإلى شريعة الله،وأخرجوهم من جَور الأديان إلى سِماحة الإسلام،وإلى سُمُو الايمان،وإلى الجنة والرضوانِ- وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين

طاعةالرسول ﷺ واجبة

الحمـد لله الـذى أنـزل الفرقـان والصلاةوالسـلام علـى النبى المبعوث إلى الإنس والجان،وعلى من إتبعهم بإحسان،أمابعد!

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (الحشر7)

يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللَّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ (النساء59) مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (النساء 80)

أيهاالحفلُ الكريمُ! إنّ التمسّك بالوحى الربّانى،والإتّباعَ بِالهَدْيِ النَّبَوِى هماأصلَا كُلِّ سعادةٍ،وأصلَا كلِّ رُقِيِّ وتَقَدُّمٍ،وإنّ التساهُلَ فى طاعَتِهما،وَالتَّلَقِّى مِن غيرمصادِرِهماسببُ كُلِّ فتنة وبَلاءٍ،فاللّهَ اللّه فى كتابِ ربِّنا،وسنةنبينا،وتراثِ سَلَفنا،ومَجدِآباء ناالذين أرشدوا العالمَ البشرى،ودَكُّواعُروشَ الجاهلية،وأسعدوا البُلدانَ،وفتحوا أبوابَ المعارفِ والأذهانِ،وأسّسُواحضارةربّانيةعلى تقوى من الله، فمانالواشيئاً،وماأحرزوا نجاحاإلابتمسُّكهم بكتاب الله،وسنةرسول الله،وإيمانِهم القويّ بالله،وإخلاصِ العبادةلله ، وبإجتنابهم عن الشرك والبدع والضلال والجاهلية،وبتواصيهم بالحق،والصبر، و بقيامهم بواجب الأمربالمعروف والنهى عن المنكر۔

انَّ هذه الآياتِ الكريمةالمذكورةآنِفًا،والنصوصَ الأخرى من الكتابِ والسنةلَتَجعَل طاعةالله،وطاعةرسولِه أصْلَيْنِ عَظِمَيْنِ، وتَقْرنَ طاعةالرسول بطاعةالله،وحُبَّ الرسول بِحُبِّ الله،"إن كنتم تُحبّون الله فاتبعونى،" وجعل طاعةأولى الأمرتَبَعالطاعة الله،وطاعة

رسولهﷺ.

قال أئمةالإسلام: أطيعواالله فى فرائضه،وأطيعواالرسولَ فى سُنَنِه،وقالوا: أطيعواالله فيماحَرَّمَ عليكم،وأطيعواالرسولَ فيما بَلَّغَكُم،وقالوا: أَطِيعُواالله بالشهادةله بالرُّبُوبِيَّةوالأُلُوهِيَّةِ،وأطيعوا الرسولَ فيماأَمَرَبه ونَهَىٰ عنه مِمَّاليس فى كتابِهِ،وقالوا:مِمَّاجاءفى القرآن فَاتِّبَاعُه طاعةالله،وماثَبَتَ بالسنةالصحيحةِ،ولم ينُصَّ عليها القرآنُ الكريمُ فَاتّباعُهاطاعةالرسولِ،قال صلىالله عليه وسلم : كلُّ أُمّتِي يدخلون الجنةإلامَن أَبَى،قالواومَن يأبَى يارسولَ الله؟قال: من أطاعنى دخل الجنةَ،ومن عصانى فقدأبى.

وفى حديث أبى رافع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لاأُلفِينَّ أحدكم مُتّكئاعلى أريكَتِه يأتيه الأمرمن أمرى بماأمرتُ به، أو نهيتُ عنه،فيقول: لاأدرى،ماوجدنافيه من حلالٍ إستحللناه وماوجد نافيه من حرام حرّمناه ،ألاوإنّ ماحرّمَ رسولُ الله مثلُ الذى حرّم الله،" قال تعالى: وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل 44) وروى الديلمى؛ إنه صلى الله عليه وسلم قال: أمرتُ أُمَّتِي أن يأخُذُوابقولى،ويطيعواأَمْرِي،ويتَّبِعُوا سُنَّتِي،فمن رَضِيَ بقولى فقد رَضِيَ بالقرآنِ،قال تعالى: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (الحشر7)

ولايخفى على أصحاب العلم والفضلِ أن الشارعَ عليه الصلاة والسلام حرّم نكاحَ المراةعلى عَمَّتِهاأوخالتِها،وحرّم الحُمُرَالأَهْلِيَّةَ، و حرَّم كلَّ ذى نابٍ مِن السِّبَاعِ،وحرَّم كلَّ ذِى مِخلَبٍ من الطير،وفى

ضِمْنِ تَحريمِ الرَّضَاعَةألحق رسول اللهﷺسائرالقَرَابَاتِ من الرَّضَاعَةالّلاتِى يحْرَمْنَ من النسبِ۔

أيهاالسادةُ! إنّ طاعةالله قاعدةأساسيةوفريضةمحكمةٌ، فَتَجِبُ عليناطاعتُه بأُلُوهِيَّتِهِ الشامِلَةِ،وبِرُبُوبِيَّتِهِ الكاملةِ،وبأسمائه وصفاتِه العاليةِ،يجب عليناأن نُطبّقَ شريعتَه تطبيقاكاملاً، وطاعة الرسول عليه الصلاةوالسلام قاعدةأساسيةٌ،وميزانٌ ثابتٌ،ومصدر أصيلٌ، فطاعتُه طاعةالله،فعلى المؤمنين أن يطيعواالله ورسولَه إبتداءً، و يطيعوهماإنتهاءً،ويطيعوهمافُرادٰى،ويطيعوهماجَماعاتٍ، ويطيعوهمافى الفُروع والأُصُولِ عبادةوسياسةً،وعقيدة وخُلقاً، وإجتماعاو اقتصاداً،وأدباوسلوكاً۔

أيهاالإخوةُ! عُودُوا إلى تاريخِكُم الماضِى الذَّهَبِيّ حين تمسّكتُم بكتاب الله العظيم،وبصراطِه المستقيمِ،إنْتَصَرْتُم بِحُجَّتِهِ البَالِغَةِ، وحِكمتهِ القاهِرَةِ،عُودُواإلى الوَراءِحين إسْتَمَدتُم مِن اللهِ رُوحَ العملِ، وروحَ الإخلاصِ،وعُودُواإلى طاعةالرسول وسُنّتِهِ النَيرَةَ الواضحة المُتَضَمِّنَةلِكلِّ خيروسعادةٍ،أماعرفتم أن أبواب السُنَّةِ مفتوحة للسالكين،ومَحَجَّتُهاواضحةللمؤمنين---------

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيد المرسلين۔

إنّ الباطل كان زهوقا

الحمد لله الذى حبّب إليناوإليكم الإيمان،وكرّه إليناوإليكم الكفروالفسوق والعصيان،والصلاةوالسلام على نبيناوسيدنا محمدٍ المبعوثِ إلى الإنس والجان أمابعد!

أيهاالحفلُ الكريمُ! لماقُبض رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إرتدّ العربُ عن ديهم،وأرادواهدمَ ركنٍ أصيلٍ من أركانِ الإسلام،وظنّوا ظُنونا،واعتقدواأوهاما،فماهى إلاأن قامَ رجلٌ غيوراسمه ابوبكر الصديق هزَّه نداءُ القرآن،ودفعه منهج النبى المختارﷺ،حتىٰ عاد المرتدّون إلى الدين،وَانْدَحَرُوا أمامَ عزيمتِه الراسخةِ،وعاد الإسلامُ أقوىٰ،وأشمخَ كماكان۔

ثم وقفت أوروباأمام الإسلام بجيوشِهاالصليبيَّة،وبأسلحتها الفتّاكة،وتوالت حملاتُها،واشتدَّ بلاءُهاعظيماعلى المسلمين،حتّى اسْتَوْلُواعلى الشام،فغدت لهم دولٌ وأماراتٌ،ولبثتِ القدسُ فى أيديهم أكثر من تسعين سنةً،ثم كتبالله للمسلمين النصرالحقَ، والفوزَ المبينَ بِيَدِ صلاح الدين الايوبى فعادتِ الأمورإلى نِصابِهاوالمياهُ إلى مجارِيها۔

ثم غَزَاالتَّتَارالوُحوشُ الهَمَجِيُّون بلادَالإسلام فَاسْتَطَارَتْ شَرَرُهم، وعَمَّ ضَرَرُهم،وانتشَرُوافى البلادكالجَرَادِ،وهَدُّواالعُرُوشَ،وجَرَفُوا الدولَةالعَبَّاسِيَّةَ،فَحلَتِ المصيبةالكُبْرٰى كالنّيران،وأَلَمَّتِ الكارِثَة العُظْمٰى كالوَبَاءِ۔

استباحوابَغدادَ-أعظمَ مُدُنِ الأرض يومئذ- أربعين يوما يذَبِّحون الرجالَ والشيوخَ والأطفالَ،ويغْتَصِبُون أعراضَ النِّسَاءِ، و يقتُلُونهنّ أويسبُونَهنّ،ويخرّبون القصوروالبيوتَ،ويلقُون الصُّحُفَ والكُتُبَ على نهردِجلَةحَتّى أسْوَدَماءُهامِمَّاذَابَ مِن حِبْرِها،وضاعتِ الأ وراقُ،وذهبت ثمراتُ العقول النيّرةأدراج الرياح،ولمّاانقضى الأربعون يومابَقيتْ بغدادُخاويةعلى عروشِها،كانت القتلى فى الطرقات كأنها التلولُ،وقد سقط عليهم المطرُ،فتغيرت صُوَرُهم،وانتَنَّ من جِيفِهم البلدُ،وتغيّرالهواءُ،فحصل الوباءُ حتىٰ تعدّى إلى الشام،فمات خَلقٌ كثيرٌ،ثم زاد الغلاءُ والبلاءُ والفناءُ،واجتمع الطعنُ والطاعونُ-

ولمانُودِى ببغداد بالأمن خرج من تحت الأرض من كان فى الآبارو الحشوش،والمطامير،والمقابركأنهم الموتى نُبِشُوامن قبورهم، فأخذهم الوباءُ،وتلاحقوابمن سَبَقَهم من القَتلى،قيل: بلغ عددُ القَتْلىٰ مليو نين نسمةً،حتىٰ قال عنهاابن الأثير: فلوقال قائلٌ: إن العالَم منذُ خَلَقَ الله سبحانه وتعالىٰ آدمَ إلى الآن لم يبْتَلُوابِمِثْلِهالَكَانَ صادقا،فإن التواريخ لم تَتَضَمَّنْ مايقَارِبُهاولامايدَانِيها-

ماحاقَ بالمسلمين مِن قبلُ ومِن بعدُ مِن نَكَبَاتٍ،وماأصابهم من مِحَنٍ وبَليّاَتٍ،ومامَسَّهم من أوزارونائباتٍ،وماأصابهم من هزيمةنَكْرَاءَ إلاحين فقدواروحَ الإسلام،وتَجَرَّدُواعن رِبقَةِالشريعةالغرّاءِ،وفَرّطُوا فى جَنْبِ الله،وتركواالجهادَ،وكُلَّمارجعواإلى الله بصدقٍ وإخلاصٍ و تَضَرَّعُواإليه وتابواتوبةنصوحاً،بَدَّدُواالظلامَ بالمصباحِ،وماالمصباحُ إلاالقرآنُ،وماالسلاحُ إلاالقلوبُ المؤمنةُ،والعقولُ الواعيةُ،و الشهامةالنادرةُ،وحُبُّ التفانِى فى سبيلِ دينِهِ-

ياأشبالَ الإسلام! ليس من أسباب النصرإلا الرجالُ والسلاحُ فما الذى ينْقُصُنَا؟ هل ينقصنا العَدَدُ أم العُددُ؟ هل ينقصنا العلمُ؟ هل ينقصنا السلاحُ؟ فنحن المسلمينَ ألفُ مليون، وعلماؤنا أكثرمن علماء اليهود، إذن فَمَا غَلَبَنا الأعداءُ بسلاحهم وبعددهم، بل إنّهم غلبونا لِضَعفنا وهَوانِنا، إنّهم غلبونا لتفرقنا وإنقسامنا، إنّهم غلبُونا بسبب أن أصابنا الوَهْنُ، وما الوهنُ غيرُحبِّ الدنيا وكَراهِيَّةُ الموتِ.

تعلّمنا أنّ كلَّ أمرمُخالفٍ لطبيعة الأشياء التى طَبَعَها الله عليها لايمكِنُ أن يدومَ، فالقائمُ على الباطل لايدومُ، ولوصارمُدَجَّجا بالسِّلاحِ، فالدولة القائمة على الباطلِ لاتَدومُ، والمُنَظَّمَة المُؤَسَّسَة على الباطلِ لاتدومُ، ولوصارتْ ثُكْنَة مَمْتَلِئة بالجُنْدِ، ولوغَدتْ قَلعة مُحَصَّنَةً، الباطلُ لن يدومَ ولوبلغ سكاّنُها مَلايين وبَلايين.

إن اللصَّ، وقاطعَ الطريقَ، وإن الغاشِمَ الظالمَ، وإن المجرمَ الإرهابِيَّ لن ينامَ ملأَ الجَفْنِ ولوبيده سلاحٌ فَتّاكٌ، فكيف يمكن أن يبقىٰ يهود، وتبقى الحكومة الاسرائيليَّةُ، وكيف تعيشُ أمريكا ومن والاهما بالأمنِ والاستقرارِ، والمسلمون لهم بالمِرصَادِ، كُلَّمَا وُلِدَ لهم مولودٌ لَقَّنَتْهُ الأُمُّ مع لَبَنِها "أن اليهودَ أعداءُ الإنسانِيَّة فَاسْتَعِدَّ لِحَربِهِم، وأَنَّهم أنجاسٌ مناكيدُ، دَنَّسُوا أرضَ الله فَطَهِّرأرضَك من رِجْسِهِم".

ياأبناء المجاهدين! آمِنُوا بالله، وَاعْتَصِمُوا بحبلِهِ، وإيّاكم واليأسَ و الوهنَ، فاليأسُ كفربالله، وجهلٌ بنواميسِ الكونِ، ونقصٌ فى الرجولة، وشك فى الإيمان، اليأسُ موتٌ فلاتستسلموا للموت الذليل، واعلموا أن الاسلامَ حقٌّ، والباطلُ خزيٌ فى الدنيا، وعذابٌ فى الآخرة، فتمرَّدُوا

على اليأسِ،والوهنِ،وقِفُوابعزةوكرامـةوُقُوفَ آبـاء كم،واعلمواحـقَ العلـم أن المسـلمين إنهزمـوافى الماضـى بأمثـالِ المُستَعصِـم وابـن العَلقمى،ومِـير صـادق،وجعفر،وكمال أتاتورك،وانتصـروابأمثال سـيفِ الـدين قُطز،وعمـادِ الدين،ونورالـدين زنكى،وصلاحِ الـدين الأ يوبى،وسينتصربكم الإسلامُ-أىْ والله-سينتصربكم الإسلامُ كَرّةأخرى رغمَ كل ماتشاهدونه من الهزائم والمآسى،والمِحَنِ والبَلَايا، رَغْمَ ما تُشا هِدُون من صَولةالباطل وجَولةالزبَدِ-فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاء وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللّهُ الأَمْثَالَ(الرعد:١٧)-

ولكن بشـرطٍ،يا اخـوانى! عنـد مـاتَرتَفِعُون بإيمـانكم،وترتفعون بأ خلاقكم،وترتفعـون بغيرتِكم،وبشَجاعتِكم،وبتَضْـحِيتِكُم،وبجهادِكم إلى مُستَوى عمادِ الدينِ،وصلاحِ الدين،ونورالـدين،هناك سيزهق البا طلُ،ويوَلِّي دُبُرَه لأنّ الله أكبرمن كلِّ ظالمٍ وطاغوتٍ، والعاقبةللمتقين-

وآخردعواناأن الحمد لله رب العالمين -

الصلاة عبادة وتربية

الحمد لله خلق الانسان ليبلوهم أيهم أحسن عملا، والصلاة والسلامُ على اكرم الخلق رسولاونبيا، أمابعد!

حضراتِ المستمعين! الصلاةفى الإسلام بمنزلةالرأس مِن الجسدِ، و بمنزلةالجِذْعِ من الشجَرِ، هى عمادُالدين، وهى رُكنُه وشعارُه، وهى قرة للعين، وراحةللنفس، وهى معراجُ الإيمان، وهى بَهْجَةٌللمتقين، وهى هجرةرُوحيةٌ، ومُكالمةإلٰهيّةلايتذوَّقُ حلاوتَهاإلاالعابدُ الخاشعُ، والمؤمنُ القانِتُ ـ

ففى الصلاةيكونُ الإنسانُ أقرَب إلى الحبِّ الإلهى، وبهاتَقوَى العلاقةبين العبدوخالقِه، وبهايمثِّلُ ضُعْفَه وفَقرَه، وفيهاتُرفعُ الحجَبُ بين العبدِ والمعبودِ فتجلَّى اشراقاتُ الحُبِّ والجَمَال الإلٰهِيِّ، هى أسعدُ لحظاتِ الرِّضىٰ والقُربِ من الله لأن المُصلّي يقفُ بين يدَى رَبِّه داعياً، وراغباً، وخاشعا، وضَارعاً، ومبتهلا إليه، وهى تُطهِّرالقلبَ من الأرجاس، وهى تُـنمّى ملكاتِ الخير، وتُمِيتُ نوازعَ الشرّ، وتُقوِّى العزيمة على الاصلاح، وتَمنَعُ صاحبَهامن شرودِالفِكر، وارتكابِ الذنوبِ والآثامِ ـ ان الصلوٰةتنهىٰ عن الفحشاء والمنكرـ

قال رسولُ الله ﷺ: خيرُأعمالِكم الصلاةُ، ولايحافِظُ على الوُضُوءِ إلامؤمنٌ ـ وقال: بين الكفروالإيمان ترك الصلاةِ ـ

وقد جَعَلَ الله سبحانه وتعالى الصلاةسِلاحاللمؤمن يستعينُ بهافى معركةالحياة، ويواجهُ بهاآلامَهاوكوارِثَها، [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَعِينُواْ

بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ]۔(البقرة:153)

وكان مِن دَأبِ رسولِ الله صلى الله عليه سلم أنّه إذاحَزَبَه أمرفَزِعَ إلى الصلاة،ولم تكن صلاتُه مجرَّد شَكْلٍ ولارَسْمٍ،وإنّماكانت مناجاةمع الله وإنشغالابِمُكَالَمَتِهِ،ونَبْعَةلاشراقاتِ نوره،فكان إذا حانتِ الصلاة فيقولُ لمؤذِّنِهِ بلال فى لَهْفَةوشَوقٍ: أرِحنايابلالُ،وكان يردِّدُ قولَه: قُرَّة عَينِى فى الصلاة۔

إخوانَناالأماثلُ! يكون العبدُ المصلِّى فى صلاته ويشعُرأنّه ليسَ منفردافى خِضَمِ حَياتِهِ،لِمَاأنّه يعرِفُ أنّ الله معه يناجِيه خمسَ مرّاتٍ يومِيّاً،والصلاةمدرسةتَرْبَوِيةتَحْفِزُ صاحبَهاالى العمل،وتَدفَعُهُ الى السَّعْيِ والبَذْلِ،والعَطاءِ،وهى مُعَسْكَرروحِيٌّ يَلْجَاالمُصلِّى الى ربِّهِ فى ساعةالعُسْرَةِ،وفى وقتِ الشِّدَّةِ،فَتغمُرالسكينةقلبَه وروحَه۔

الصلاةعلاجٌ ناجعٌ،ودواءٌ شافٍ للأمراضِ النَّفْسِيَّةِ،وبَلسَمٌ روحِىٌّ لتطهيرالقُلوبِ،وتَقويمِ أُسْلُوبِ الحياةِ،وقد وصفَ الرسولُ الكريمُ هذه الأهميّةفى حديثِهِ قائلاً:

أرأيتُم لوأنّ نهراببابِ أحدِكم يغتسلُ منه كلَّ يومٍ خَمسَ مرّاتٍ، ما تقولون،يبقى ذلك من دَرَنِهِ شيئاً؟ قالوالايبقى ذلك من درنه شيئاً، قال: فذلك مَثَلُ الصلواتِ الخمسِ يمحوالله بهاالخطايا۔

أيهاالسادةُ! لايوجَدُ فى ديننا شئٌ بعد شهادةأن" لاإله إلاالله" أفضلُ الأعمالِ من الصلاة،ولهذه الأهميةالعُظمىٰ أصبحت فريضة مكتوبةعلى المؤمنين فى كل دينٍ،وفى كلِّ شَريعةٍ،قال الله سبحانه وتعالىٰ: وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ

الصَّلاةِ وَإِيتَاء الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ (الأنبياء 73)۔

فهى شعار الإسلام، وشعار أهلِ الإيمان، وصفة مُتَمَيزة لأهل التو حيد تراهم رُكّعا سُجّدا يبتغون فضلامِن الله ورضوانا سيماهم فى وجو هِهم مِن أثر السجود ۔

الصلاة لها آثار تَربويِّةٌ، وروحِيَّةٌ، وإصلاحِيَّةٌ، وإجتماعِيَّةٌ على المُسْتَوىٰ الفَرْدِيّ والجَماعِيّ، كمادَلّت عليه الآياتُ القرآنية الكثيرةُ، قال الله تعالى: وَقُولُواْ لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُواْ الصَّلاةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ (البقرة: 83)۔

وقال: قيلَ لَهُمْ كُفُّواْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ الصَّلاةَ واتوا الزكاة۔ (النساء:77)

وقال: الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ۔ (الحج:41)

فالصلاة تُوقِظُ ضميرالمصلّى بدوامِ الإتِّصَالِ بالله، والخوفِ من عِقابه، والحياءِ من مخالفته، وهى تُرَبِّى النفسَ وتُرغِّبُ فى الإقبال على الخيروالصلاح، والاستقامةِ، إنّ الصلاة تُنقِذُ المصلّى من الحِقْدِ والأَنا نِيَّةِ، والكِبرِالذى هومصدركلِ شرٍّومَعصيةٍ، ومصدرُكلِ سُوءٍ وجريمةٍ۔

ياأخى فى الإسلام! فأَقِمِ اللصلاةَ، الصلاة التى تَحلُّك مرتبة الاحسان، وهوأن تَعْبُدَ الله كأنّك تراهُ، فإن لم تكن تراه فإنّه يراك، فَحَىّ إلى الصلاة مع المُواظَبة على أوقاتِها، وأداءِ ها مع الجماعةِ، والاعتصامِ بها فى كلِ حالٍ، وفى كلِ مكانٍ، فَأَقِيمُواْ الصَّلاةَ إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (النساء:103)۔

وآخردعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔

الإنسان بعد غارحراء

الحمــد لله الــذى خلـقَ الانســان وجعلـه سميعابصيراً،ونصـلّى ونسلّم على عبده ورسوله،الذى أرسله هادياومبشّراوسراجا منيرا، وعلى آله وصحبه صلاةوتسليماكثيراً،أمابعد!

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (الشورى 52).

أيهاالحضورُ!لقد أشرقَ نورالحق والهدايةمن أفُقِ غارحراء منذُ أربعةعَشرَقرناً،فَانْقَشَعَتْ أمامَه ظُلُماتُ الجَهلِ والضلالةِ،وأفاضَ على الكون نوراوضياء سَرمديّاً،وخفقت أعلامُ التوحيد على الأرض المعمورة،بعد أن أدّى الرسولُ الأمينُ رسالتَه كاملةغيرمنقوصةٍ،وبَلّغ الأمانةَ،ونَصَح الأمَّةَ،وكشفَ الغُمَّةَ،وهَدَى الناسَ إلى صراطٍ مستقيمٍ ،صراطِ الذين أنْعَمَ الله عليهم من الصِدّيقِينَ والشُهَدَاءِوالصالحين.

نعم! فى هذاالمكان المتواضع،وعلى هذاالجبل المُنقطعِ عن العالم المُتمـدّنِ أشـرقَ النـورالإلهى الوَهّاجُ،نعم،هنـامَنَّ الله على العـالمِ برسـالةمحمدٍ صلى الله عليه وسـلم،ومنحهُ ذاك المفتـاحَ الرئيسّىَ الذى فتح به الأقفالَ المُعقَّدةَ،والأبوابَ المُقْفَلة.

نعم،وضع رسـولُ الحـقِ والهُـدى صلىالله عليه وسـلم مفتـاحَ الإيمانِ،بالله ومفتاحَ الإيمانِ برسالةالأنبياء،ومفتاحَ الإيمانِ باليوم الآخرعلى عقول البشرفانفتحتْ انفتاحا،وَاسْتَيقَظَتْ وَاعِيةً،وخَرجتْ

من الشرك والوَثَنِيّةِ،وعَالَمِ الأوهامِ والخُرافاتِ۔

نعم،وضع هذ المفتاحَ على الضميرالإنسانيّ النائِم فَانْتبهَ، وَ انْتَعشَ، فتحوّلَت نفسُه الأمّارةبالسُّوء إلى نفسه اللّوامةِ،ثم إلى نفسِه المطمئنَّةِ۔

نعم،وضع هذاالمفتاحَ على القلوب الميّتَةِ،فقامتْ حيّةً،وجعلتْ تَتَّعِظُ عِبرةً،وتَرِقُّ خَشيَّةً،فأصبحتْ تَعتبِرُ،وتَخشعُ لله۔

نعم،وضع هذاالمفتاحَ على القُوى المَخْنُوقَةِ،والمواهبِ الضائعةِ، فاشتعلتْ كاللهيبِ،وتَدّفَّقتْ كالسيلِ،وَاتَّجهتْ الإتّجاهَ الصحيحَ حتىٰ صارراعِي الإبلِ راعِىَ الأممِ،وقاطعُ الطريق حارسَ الأمم،وقاطنُ البد وخليفةَالله فى الأرض۔

نعم،وضع هذاالمِفتاحَ على صحائفِ العلم،وعلى بطونِ الكُتُبِ، فَشَرّفَ شأنَه،وعَظّمَ دورَه،ورَوَّجَ سُوقَه،وأذاعَ صيتَه،حتىٰ أصبح كلُّ مسلِمٍ متعلّمًا،ثم مُعَلّمالغيره،وأصبح كلُّ بيتٍ مَعْهَداللتربية،وكلُّ مسجدٍمدرسةللتعليم،وكلُّ مُجتَمَعٍ مركَزاللعلمِ،ومعهداللمعارفِ۔

نعم،وضع هذاالمفتاحَ فى المحكمةِ،فأصبح العدلُ سائراً،وأصبح القاضى عادلاً،وأصبح الحاكمُ مُقسِطاً،وأصبح المسلمون قوّامين لله،شهداءَ بالقِسط،ومصداقا لقول الله عزوجل كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ-(آل عمران110)

وضع هذاالمفتاحَ على الأسرةالجاهليةفَظهرالحُنُّووالشفقةبين أفرادها،وظهَرالتآلُفُ بين السيّدِ وخادمِه،وبين الرئيس ومَرؤوسِهِ، لأنه غرس الإيمانَ والعلمَ معافى هذه الأسرةفكانت مستقيمةً،عادلةً، مُتحابَّةً،مُتعاوِنَةً۔

ربّى رسولُ الله صلى الله عليه وسلم من تلك الرسالة الإلهيّة الفردَ الصالحَ المؤمنَ بالله، الخائفَ الوَجِلَ من عقابِ الله، الذاكر الشاغلَ بذكر الآخرة، الخبيرِ بأنَّ الدنيا خُلِقَتْ له، وأنّه خُلِقَ للآخرة، فاستقامَ أمرُه، وأصابَ هدفُه، وسَلِمَ فكرُه، وتغيّرتْ طبيعتُه، حتى صار كأنه إنسانٌ جديدٌ وُلد من جديدٍ.

فإن كان هذا الفردُ تاجرا فتَجِدْهُ أمينا صدوقاً، وإن كان هذا الفردُ فقيرا تَجِدْه أبىَّ النفس، بالغَ الجُهْدِ، وإن كان هذا الفردُ غنيّا تَجدْه مُواسِيا سخيّاً، وعَطُوفا نبيلاً، وإن كان هذا الفردُ قاضيا تجدْه عادلا وواعيا، وإن كان هذا الفردُ والياً، فهو ولىُّ الأيتام، وكافلُ الأرامل، فاذا كان هذا الفرد أجيرا تجدْه مُخلصا فى العمل، مَسْئولا فى الوظيفة، وإن كان هذا الفردُ سيدا فتَجدْه رحيما متواضعا، وخادما لقومه، وإن كان هذا الفردُ عاملا تَجِدْه قويا أمينا، وخازنا حفيظاً.

قام المجتمعُ الإسلامى، على هذه المبادئ الإسلاميةِ، وعلى هذه اللَّبِنَاتِ الصالحةِ، فكان مُجتمَعا صالحا، وكانت الحكومة عادلة أمينةً، تسودُها الهداية على الجبابةِ، والرحمة على الظلمِ والقَهرِ، ويغلبها الصدقُ والأمانة على الغِشِّ والخيانَةِ، ويحلِّيها العدلُ و المُواساة على بَخْسِ الحَقِ والقَسْوةِ.

واليوم قد قطعَتِ الحياةُ خُطُواتٍ واسعةً من المدنيّة والحضارةِ، ومع ذلك إزدادتْ مشكلاتُها، وتعقّدتْ قضاياها، والتَوتْ دروبُها، وكثرتْ مهالكها، وتنوّعتْ مصاعِبُها، واشتدّتْ أزماتُها، وجميعُ هذه المشاكِل والأزماتِ يحولُ حولَ هذا الفردِ الذى ضَعُفَ إيمانُه بالله، وقَوِى إيمانُه بالمادة، وضَعَفَتِ الصلة بينه وبين ربِّه، وبينه وبين

رسالته، الرسالة التى أَشرقتِ الدنيا يوم نزلتْ فى غار حراء۔

ونشاهد هذا الفردَ اليومَ، وقد إنقلب تاجرا نَهِما يتحَيّنُ إرتفاعَ الغلاَءِ، وحدوثَ المجاعاتِ، وقد إنقلب فقيرا صُعْلُوكا يقطعُ الطريقَ، وعاملاً خائناً، وغَنِيّا شَحيحاً، ووالِيا غاشّا، ناهِبا للأموال، وانقلب سيدا مُستبِدّا لايرى إلاّ نفعه، وانقلب حاكما إِنْتِهَازِيّا، لايرى إلاّ نفسَهُ، وزعيما مُنْحَازا عُنصُرِيّا، لايخدِمُ إلا رجالَ قومِه۔

ولن يصلُحَ هذا الفردُ، وبالتَّالى لن يصلُحَ هذا المجتمع المعاصِرُ، ولن تَصلُحَ الحكوماتُ البشرية إلا إذا عادتْ إلى تلك الرسالة التى انبلجت أنوارُها من غار حراء، وإلى تلك الرسالة التى أصلحتها أوّل مرّة فى التاريخ الإنسانى!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِن تَتَّقُواْ اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيمِ- (الانفال 29)

فضل العلم والعلماء

الحمد لله الذى خلق الإنسان وأنزل له القرآن، ويسّرله أسبابَ المعرفةوالبيان، والصلاةوالسلام على النبى الأمى المبعوث الى الانس والجان أمّابعد!

قال الله تبارك وتعالى: وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (النحل 78)

وَتِلْكَ الأَمْثَالُ نَضْرِبُهَالِلنَّاسِ وَمَايَعْقِلُهَا إِلاَّ الْعَالِمُونَ (العنكبوت43)

اِنَّمَايَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء (فاطر28)

وفى الحديث الشريف: من سَلك طريقايلتمس فيه عِلماسَهَّل الله له طريقاإلى الجنةِ، وإنّ الملائكةلتَضَعُ أجنِحتَهالطالبِ العلم رِضابما صَنَعَ (أبوداؤد)

أيهاالمستمعون! يكفى لشرف العلم أنّه صفةجليلةمن صفات الله، وانعكاسٌ نابعٌ من أسماءالله العُليا، وليس العلمُ هوالحفظُ و الاستظهارفقط، وليس العلمُ هوالجمعُ والإدّخارُفَحَسْبُ، فذاك شأنُ البَبْغَاءِالعَجْمَاءِ، أوشأنُ المُسجِّلَةوالآلةالصّماءِ، ولكن العلمَ هوالفهمُ والإدراكُ، العلمُ هوالتفقُّه والمعرفةُ، العلم هوالذى ينِيرالقلبَ، ويرفعُ شأنَ صاحبه، ويدعوه إلى العملِ والتطبيقِ۔

إنَّ تصوُّرَثُنائيّةالعلمِ وتقسيمِهِ إلى العلم الدينى، والعلم الدنيوى حُمْقٌ وسَفَهٌ، إلاأنّه يصحُّ أن يقالَ علمٌ محمودٌ، وعلمٌ مذمومٌ، ويصحُّ أن نقول: مِن العلم ماهوفرضُ العين كمعرفةالعَقِيدةالصحيحة، و

معرفة الفرائضِ والواجباتِ، والمناهى والآثام، ومِن العلم ماهوفرضُ الكفاية الذى يرتبطُ بمصالح الدنيا كالعلوم الطبيعية وأصول الصناعات والحِرَف۔

والعلم والدينُ توأمانِ فى الإسلام، لاينفك أحدُهماعن الآخر، كما لايَنْفَك جِلْدُ البَدَنِ عن صاحِبِهِ، فالإسلامُ يدعوإلى العمل، ولاعملَ إلابعدَ العلم، فلابُدَّ إذن لصاحبِ الدينِ أن يتَلَقّى العِلم أولا، ومِنَ الأمورالبَدِيهِيَّةأنَّ الإسلامَ رَفَعَ شأنَ العلمِ وحَضَّ على طَلَبِهِ، وَضَعَه فى الواجِبَاتِ الأَوَّلِيَّةِ، فقال عَزَّ مِنْ قائلٍ:قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ (الزمر:9) يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ-(المجادلة:11)

وقال المُعَلِّمُ الأولُ والآخِرصلى الله عليه وسلم: من يرِدِ اللّٰهُ به خيرا يفَقِّهْهُ فى الدين۔

وقال أبوالدرداء رضى الله عنه: العالِمُ والمُتَعَلِّمُ شريكانِ فى الخيرِ، وسائرالناسِ هَمجٌ لاخيرَ، فكُنْ عالِماأومُتَعَلِّماً، أومُستَمِعاولاتكن الرابِعَ فتَهْلِكَ۔

إخوتى الأحبةُ! لابقاءَ للعلم ولاذيوعَه إلاّببقاء الطالبين الراغبين فيه، والمتعلّمين المخلصين له، الباذلين نفوسَهم ونفائسَهم فى سَبيلِهِ، فإنّهم هم الذين ينقلُون العلمَ إلى الأجيالِ القادمةِ، وبهم تَبقىَ سماءُ العلم ساطعةً، وأرضُه خِصبَةخضراءَ۔

والعلمُ لايعطِى نورَه إلامَن يطَهِّرنفسَه، ويزكِّي قلبَه من الآفاتِ والسَّيِّئاتِ، ولِلّٰهِ دَرالقائل:

شكوتُ إلى وَكِيعٍ سُوءَ حِفظِى ... فَـأَوصَانِى بِـتَرك المَعَاصِى
وقال: العـــلمُ نـــورمِن إلٰهٍ ... ونـورُالله لايعـطَى لِعَاصِ

إنّ العلمَ إرثُ الأنبياء، فإنّ الأنبياءَ لم يورِّثُوا ديناراولادرهما، وإنما وَرَّثُواالعلمَ، فالراسخون فى العلم وَرَثةالأنبياءَ، وهم الذين طلبواالعلم من نَبعه الأصيلِ، وسَلكُواسبيلَ الإستقامةفَعَمِلوابماعَلِموا، فَنَوَّرالله قلوبَهم بالعلم، وأنطق أَلْسِنَتَهُم بِالْحَقِّ، وجَعلهم مصابيحَ الهُدَى، ومناراتِ التُّقٰى، ودعاةالرَّشَادِ، ومُصْلِحِى العِبَادِ، وهناك صنفٌ آخرمن العُلَمَاءِأرادوابِعلمهم الدنيا، وطلبوابه المالَ والجاهَ، وخَالَطُوا الأمراءَ، و دَاهَنُوهُم، وسَارُوامع أَهْوَاءِهِم، فَدَنَّسُواالعلم، وأَسخَطُواالرَّبَّ، فضلُّوا وأضَلّوا، وهم علماءُ السُّوءِ۔

وللعلم ثَمَراتٌ جَمَّةٌ، وخيرثَمَرَاته معرفةاللّٰهِ، وَالتَّوَصُّلِ به الى العملِ الصالحِ ، وللعلمِ آفاتٌ كالرِّيَاءِ، والغُرورِبِالنَّفْسِ، وقديما قالوا: زلّـةالعالِمِ زَلَّـةالعَالَمِ، وورد فى الحديث المشهوررُوِىَ عن الصادقِ الأَمِينِ أَنَّهُ ﷺ قال:يؤتَى بِالرَّجُلِ يومَ القيامة، فَيلقَى فى النارِ، فَتَندلِقُ أقتابُ بَطْنِهِ---إلى أن يقولَ الرجلُ: كنتُ آمُربالمعروفِ ولا آتِيهِ، وأَنْهَى عن المُنْكَروآتِيهِ۔

فياتلاميذَ محمدٍ! أَقبِلُواعلى طلبِ العلمِ مِن مَنَاهِلِهِ الطَّيبَةِ، وَ اهْتَمُّوابدراسةالقُرآنِ تلاوةً، وتَدبُّراً، وفِكْراوإمْعَاناً، وَاعْرِفُواالتفسيرو التاويلَ، وكُونُواعلى صِلةدائمةبكتابِ الله، واجْعلُوه قُطْبالِعلمِكم، و تَعلَّمُواحديثَ الرسولِ عليه الصلاةوالسلام، فإنهماالمصدرانِ الأصيلانِ، وَادْرُسُوافِقْهَ الأَئمةالمُجتهدين، وعَظِّمواشأنهم، فإنهم أقربُ إلى عصرالنبوة، وأفقهُ الناسِ بكتاب الله وسنةرسول الله صلى الله عليه

وسلم، وتَضلّعُوا بالسيرة النبويةِ، وأشعِلُوا قلوبَكم بحرارتِها، وَاقْبِسُوا من رَشَادِهَا، وتَعَرَّفُوا على حياة الصحابة، وسِيرُوا على نَهْجِهِم، ونَوِّرُوا قلوبَكم، وزِنُوا أقوالَكم، وأعمالَكم بميزانِ شَرْعِ الله، وتَعلَّمُوا التُعلِّمُوا الناسَ، وَتَفقَّهُوا لِتَتَّقُوا مِن الله، وَاعْكِفُوا على طلب العلم الشرعِيّ أوَّلاً، وكُونُوا في العلم رُوَّاداً، وفي العمل هُدَاةً، وفي السُّلُوك أُسْوَةً، فما الإسلامُ إلا علمٌ ودينٌ، ولا نجاحَ ولا سعادةَ إلا بهما، والله يقولُ الحقَّ و يهدِي السبيلَ۔

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

مبدأالوحدةالإنسانية

الحمد لله الواحدالفردالصمد، لم يلدولم يولد، ولم يكن له كفوا أحد، والصلاةوالسلام على محمد، وعلى مَن نَهَجَ نَهْجَهُ، وبَذلَ فى سبيله العون والمدد أمابعد!

أَبِى الإسلامُ لاأبَ لِى سِوَاهُ إذاافْتَخَرُوابِقَيسٍ أوتَمِيمِ

أيهاالناسُ، أيهاالمختلفون أجناساوألوانا، أيهاالمتفرّقون شعوباو قبائلَ، إنكم من أصل واحد، سوّاكم الله ياأبناءَآدمَ، فلايصح لكم أن تَختلِفوا، وتتفرّقوا، وتَتخاصَموا، وتتفاَضَلوا، وتذهبوابَدَدا، وأعلن الا سلامُ لجميعِكم مَبدأالمساواةالكاملةِ، فليس فيه طبقيةٌ، وليس لِلّونِ، والجنسِ، واللغةوالوطنِ حسابٌ فى ميزانالله، فَكُلُّكُم مُتساوْنَ فى الحقوق والواجبات، نعم إنَّه فَاضلَ بينكم فى الإيمان والكفر، فَاضلَ بينكم فى الغِنىٰ والفقر، فَاضَلَ بينكم فى القُوَّةوالضُّعْفِ، فاضلَ بينكم فى الذكاء والغباءِ، وفاضل بينكم فى جمالِ الأخلاق وقُبْحِ الرذائلِ ، أمّا التفاضلُ فى الأصلِ، والنسبِ، والعِرقِ، والجِنْسِ، واللونِ، والوطنِ، و القومِ، والشَّعْبِ، والبلادِ، والجُغْرَافِيا، والأَغْلَبِيَّةوالأكثرِيَّةفلا، وكَلا!

وأعلن رسولُالله صلىالله عليه وسلم إعلانا ثائراومُدهِشاللعقول فقال: أيهاالناسُ! إنّ ربكم واحدٌ، وإنَّ أباكم واحدٌ، كلُّكم لآدمَ، وآدمُ مِن تُرابٍ، وإنَّ أكرمَكم عندالله أتقاكم، وليس لِعَرَبِيٍّ على عَجَمِيٍّ فَضْلٌ إلا بالتقوى۔

ايهاالأحبة! إنّ الأمنَ والسلامَ ماقامَ فى الماضى، ولن يقومَ فى

المستقبل الإعلى ثلاثِ دِعاماتٍ،وقدذكرهالله فى كتابهِ أُولٰها:وحدة الأُلُوهِيَّةِ،الثانيةُ؛ وَحْدَةالبشريَّةِ،والثالثةُ:وحدةالحاكِميَّةِ۔

قال الله سبحانه:يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات 13)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم:

إنّ الله أذهبَ عنكم عَصَبِيَّة الجاهليَّةِ،وفَخرَهابالآباء،إنماهو مؤمنٌ تَقِيٌ أوفاجرشَقيٌ،الناسُ بنوآدمَ،وآدمُ خُلِقَ من ترابٍ،لافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ على عَجَمِيٍ إلابالتقوى (الترمذى)

فالإنسانُ أخوالإنسانِ من جِهَتَينِ،والإنسانُ أخوالإنسان مَرّتَينِ، مرةلأنّ الربَّ واحدٌ،وهوخالقُه،ومرةلأن الأب واحدٌوهومخلوقٌ مِن ترابٍ،فهم سَوَاسِيةكَأَسْنَانِ المُشْطِ،لافَرْقَ بين بَنِى البَشَرِعُنصُراو جِنْسابيتاًوأُسْرَةبَلَداواوطَناً،وشَعْباولُغَةً،وجعل الدينَ الإسلامِيَّ حَقّا مُشَاعاً،وثَرْوَةمُشتَرِكةلجميعِ الأُمَمِ والشُّعُوبِ،والعَناصر والأجناسِ،و الأُسَروالبيوتاتِ،والبلادِ والأوطانِ،ليس فيه إحتكارمثلُ إحتكار اليهودِيَّةِ،ومثلُ إحتكارالبَرَاهِمَةِ،وليس الاعتمادُ فيه على العِرق والدمِ،بل الاعتمادُ فيه على الحِرْصِ والشوقِ،وهذاالمَبْدَاالالٰهِيُّ الأساسِيُّ لدليلٌ قاطعٌ على كونه دينالجميعِ الخَلْقِ،أنزلهُالله مِن فَوقِ سَبْعِ سماواتٍ، وَ ارتَضاهُ لِعِبَادِهِ۔

أيهاالسادةُ! إنّ اليهودَ اعتمدواعلى العُنصِريَّةوالجِنسِيَّة،فَافْتَرُوا على اللهِ قائلين:قَالُواْ لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ۔(آل عمران24) وَادَّعَوالأنفسهم أنهم أبناءُالله،ونسواأنهم نَقَضُواالعهدَ،ونَبَذُواالميثاقَ

وقتل بعضُهم بعضاً،وسَفَك بعضُهم دماءَبعضٍ،وكان هذا مُحَرّما عليهم،فكان العربُ يعَيّرونهم قائلين،كيف تُقاتلون جِنسَكم من اليهود،ثم تَدفعون الفِديةعن الأَسْرىٰ منهم وتريدون إطلاقَ سَراحِهم فيجِيبُون بأنهم أُمِرُوابحكم التوراةأن يفادُوهم لأنه حُرِمَ عليهم قتا لُهم،وإذاسُئلُوالماذاتُقاتلوُنهم،أجابوابأننانَستَحِى أن نُذِل حُلفاءَنا، فقال تعالىأَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ (البقرة85)وهكذا سلك لعُنْصُرِيُّون المسلمون اليومَ،كمسلك اليهودحَذْوَالقُذَّة بالقذَّةِ، يذبحون أنباءَ دينِهِم،ويسفِكون دِمَاءَهم،ويسلُبون أموالَهم،ويخرجو نَهم من بيوتهم۔

الإسلامُ بَرِيئ مِن مِثلِ هذه العُنْصُرِياتِ،وهومحاربٌ هذه العَصَبِيَّاتِ بجميع صُوَرِهاوأشكالهاالتى تُؤَدّى إلى الهَلاك والدمارِ،و إبادةالحرثِ والنسلِ،وانَّ الاسلامَ أقام نظامَه الإنسانِيَّ العالَمِيَّ تحتَ ظِلِّ رايةواحدةٍ،ألاوهى رايةُالله،لارايةالوطنِيَّةِ،ولارايةالقومِيَّةِ، ولاراية اللغةِ،ولارايةالجنس واللون،فهذه كُلّهارايـاتٌ باطلةٌلاتزن عندالله خباح بعوضة۔

إنّ الإسلامَ جمع أتباعَه المؤمنين بإسمِ الأُلُوهِيَّةتحت رايةلاإله إلاالله،وتحت لِواءِ التقوى،فإنه جمعَ منذُ أيَّامِهِ الأُولٰى صُهَيبا الرُّومىَّ، وبلالاالحَبَشِىَّ،وسلمانَ الفارسىَّ،وأبابكرالعربىَّ تحت هذه الراية الرَّبَّانِيَّةِ،وانتهتْ منذُ ذلك اليومِ العَصبِيَّةالقَبَليّةُ، والعُنصرِيَّة الجنسيَّةُ، قال سيِّدُ البشرِ،ورسولُ الرحمةصلىالله عليه وسلم ''ليس منّامن دعاالى عصبيةٍ،وليس منا من ماتَ على عصبيةٍ۔

الإسلامُ لايعرف الأحزابَ إلاحزبَالله،وحزبَ الشيطان،الإسلامُ لا

يعرف الرايات إلاّرايتين، راية الحقِ وراية الباطلِ، الإسلام لا يعرف إلاو لايتين، إمَّا الولايةُ الله، إما الولايةُ للشيطان، على هذا الأساسِ قامت دولة الإسلام الأولى، فأصبحت العقيدة الإسلامية هى أساسُها وجوهرُ ها، وأصبحت الأخُوَّة الإسلامية هى رابطتُها المُفَضَّلَةُ، وصار الإنتماءُ إلى الدين هو سببُ العزة والرفعةِ، وغدا التقوى هو معيار الكرامة و التَّقَرُّبِ من الله۔

أللهمَ احْفَظْنَا مِن الشِّقَاقِ والنِّفَاقِ، والعَصَبِيَّة والعُنْصُرِية وصلى الله على خيرخَلْقِهِ والحمدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ۔

أسس الأخلاق فى الإسلام

الحمد لله الذى ألهم النفسَ فُجُورَهاوتَقواها، قد أفلح من زَكّاها، وقد خاب من دَسّاها، والصلاةوالسلام على نبينامحمد الذى بُعِثَ لِنَشرالفضائل، ولإتمامِ مَكارِمِ الأخلاق، وتركناعلى المَحَجَّة البَيْضَاءِ، أمابعد!

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (النحل:90)

إنّماالأممُ الأخلاقُ مابَقِيتْ　　　فَإنْ هُمُوذَهبتْ أخلاقُهم ذهبوا

أيهاالسادةالكرامُ! جاءالإسلامُ لِينشئ أمةً، وينظّم مجتمعا، و جاءَتْ دعوتُه دعوةعالميةأخلاقيةإنسانيةً، لاعصبِيَّةفيها لأمةأو قبيلةأو عِرقٍ أوجِنسٍ، إنّماالعقيدةوحدُهاهى الآصِرةُ، إنماالدينُ فقط هوالرا بطُ۔

يقول عبدالله بن مسعودرضى الله عنه عن هذه آيةالكريمة "إنها أجمع آية فى القرآن للخيروالشرّ، وكانت هذه الآيةسببالإسلام عثمان بن مظعون، لماسمعهافرأى أنهاجامعةلخصال الخيروالشر، فإنّ الله سبحانه وتعالى أمرفيهاثلاث خِصالٍ للخير، ونهى عن ثلاث خصال للشر۔"

مِنَ الخِصَالِ الثلاثِ التى شَدَّدتِ الآيةفى إلتِزَامِها، والعملِ بهاهى العدلُ: والعدلُ أن يعطِىَ الإنسانُ كلَّ ذِى حقٍ حَقّه، فالمدينُ يجبُ أن يؤدّىَ حقَّاالدائنِ، والأبُ يجبُ أن يُوؤدِّىَ حقَّه تِجَاهَ أولادِه، وأهلِه، و

الأولادُالكباريجب أن يؤدّواحقوقَهم تِجاهَ أَبَوَيْهِم.والمرءُيؤدّى ما يجبُ عليه من الحقوقِ من أهلِهِ وأسرتهِ،ومُجتَمَعِه،ووطنِه،وإخوتِه فى الإيمان والعقيدة،ومن لم يؤدى مايجبُ عليه من حقوقٍ من جِهَةِ شَرعِه الحنيفِ فهوظالمٌ.فالغاصبُ والسارقُ،والزانى،وشاربُ الخمرِ،والبائعُ الغشَّاشُ،والمشترى المخادِعُ،والراشى والمرتَشِى، والقاتلُ والمقتولُ كلُّهم ظالمون.

والخصلةالثانيةهى الإحسانُ،إذاكان العدلُ إعطاءُ كُلِّ ذى حقٍّ حقَّه،فالإحسانُ إعطاؤُه مافوق حَقِّه.فَمِن الحقِّ أن تأخذَدَينَك من المَدِين،فإن رأيتَه معسِراً،فعفوتَ له عن دَينِك فهذاإحسانٌ، فالإحسانُ أوسعُ مَعناومدلُولايتطلَّبُ الشعوربالعطف على الناس، و تقديمَ الخيروالبرلمن لايقدِرُ.فالغنىُّ مأموربالإحسان من مالِه للفقير، والعالِمُ مأموربتقديمِ زكاةعِلمِه للجاهل،والقوىُّ مأمور باستخدامِ قُوَّتِه لمَعُونَةالضعيفِ.

والخصلةالثالثة: هى التخصيصُ بإحسانِ الأقرباء.فهى مَبدأ التكافُل الاجتماعيِّ،والتضامنِ الأُسَرِى تَدرِيجيّامن المُحِيط المَحلِّى إلى المُحيطِ العامِ.فإذاكان الإحسانُ للناس عامةمن الأمورالواجبةفهو لذوى القربى أوجب وآكد.

أيهاالحضُورُ! إنّ المنهيّاتِ الثلاثَ التى وردتْ فى هذه الآيةالكريمة تَشملُ جميعَ الرذائلِ والجرائمِ.تشملُ تلك الجرائمَ التى يأتيهاالأفراد والتى لاتدخل فى نِطاقِ الحدودوالقصاص كالكذبِ،والحسدِ،و النفاقِ،والرياءِونحوذلك،وتشملُ تلك الجرائمَ التى يأتيهاالأفرادُو يعاقِبُ عليهاالقانونُ كالسَّرِقَةِ،والقتلِ،وشُربِ الخَمْرِ،وتَعَاطِى الزِّنَا،

وتَشملُ تلك الجرائمَ التى تقع على السُّلطاتِ الحاكمةكالسَّعْىِ فى هَدْمِ الحكومات،والبَغْيِ والفسادِ فهذه الأنواعُ مِن الجرائم تدخلُ فى هذه الرذائلِ الثلاثِ۔

فالفَحشاءُهى الأعمالُ القبيحةالتى تصدُرمن فاعِلهاوتُوذيه،ولذلك سُمّيَ البخيلُ أيضافاحشاً،والمنكرمايصْدُرمن الناس من جرائمَ تَضربهم،فالمُنكركلُّ أمرٍتنكُره الفطرةُ،كماأنكرتْهُ الشريعةُ،لأنها شريعةالفطرةِ،واعتادالقرآنُ أن يسمّيَ الفضائلَ الإجتماعية معروفة،والرذائلَ الإجتماعيةمُنكرات،فجعل من أصولِ الإسلام الأمرَ بالمعروفِ والنهىَ عن المنكرفقال:كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِوَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ۔(آل عمران 110)، أما البَغْىُ فَمَعْنَاهُ الخروجُ على السُّلطةالحاكمةبوسائلِ العُنفِ، فالإسلامُ يريدُ استقرارالسُلطة الحاكمةالواعيةالعادلةِ،فإنْ مالَتْ عن العدل و الحقِ،وسارت طريقَ المنكروالفحشاء يوجِّهُهَا أُولُواالأَمْر إلى الجِهَة الصالحةِ۔

وإنّ الأمةالتى تَتَّبِعُ هذه الأصولَ الثلاثةَالإيجابية،وتتجّنبُ هذه الأمورالثلاثةالسَّلْبِيَّة،إنهاأمةمثاليةٌ،وإنهاأمةعادلةٌ،وإنهاأمةمحسنةٌ وإنهاأمةقويةٌ،وفِعلاقدنَشَأجيلٌ فى أحضانِ النبوةالمحمديةتَحلَّى بأفضل الأخلاق،وتَزيَّنَ بأكرم الصفات،وتجرَّدَ عن أقبحِ الرذائل،و تَعَرَّى من أسواالعاداتِ،وتطَهَّرمن الذمائمِ ۔

أيهاالحضُورالكرامُ! إنّ أسلوبَ القرآنِ فى بابِ الأخلاق أسلوبٌ عَمَلِىٌّ يتعلّقُ بالواقع،وليس أسلوبُهُ أسلوبَ الفلاسفة،وأسلوبَ أصحابِ النظريّاتِ البَحتَةِ،إنّماهوأسلوبُ الفضائل فَيطَبِّقُها،ويوقِظُ

الهمـم والمشـاعِرلِتَتَحلَّى بها،وهوأسـلوبٌ يوافـق العامّةوالخاصّـة والجماهيروالفلاسفَه،إنّ القرآن دائمايقرِنُ الإيمانَ بالعمل الصالح، ويقـرن الأصـولَ والنظريـاتِ بالسـلوك والإلتزام،وإنّ تهـذيبَ الأخـلاق، وتطهيرالنفـوسِ مـن أقـذارِهاوأَدْرَانِها،ومن غَواءِلهاوحَبائِلِهاقـد شَـغَلَ مكانـاكبيرافى الدعوةالنبويـةِ،بل كـان هـومن مقاصـدِ البعثةالنَّبَوِيَّـةِ، وقدقـال رسـول الله ﷺ"بُعِثتُ لأتمّمَ مكارمَ الأخلاقِ".

واليـومَ لايـنْقُصُ المسـلمينَ شَـرْعُهُم ودُستورُهم،ولاينقُصُـهم مَـنهجُهم الخُلُقِى المُتَميّز،وإنّماينقصـهم تطبيـقُ هذاالدسـتورفى واقـعِ حيـاتِهم بدِقَّةٍ،وإلتزامٍ،وماقيمـةالأخلاقُ العَاليـةالتى تُـدْرَسُ فـى الصَّـحائِفِ،وماقِيمةالنَّظَرِيَّاتِ الرفيعـةالتى لاتُطبَّـقُ فى حيـاةالأفرادِ والجماعاتِ؟

وآخردعواناأن الحمد لله رب العالمين

حقيقة الدعاء

الحمد لله الذى اليه يلجأُ العبادُ،وأشهد أن لاإله إلاالله وحده لا شريك له،والصلاةوالسلام على البشيرالنذيروالهادى الى سبيلِ الرشادِأمابعد!

وَإِذَاسَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَالدَّاعِ إِذَادَعَانِ (البقرة186)

حضراتِ المستمعين! إنّالله سبحانه وتعالى خَلَقَ الخَلْقَ لِيعبُدُوه، ومَنَحَهُم العقلَ لِيعْرِفُوهُ،وأَسْبَغَ عليهم نِعَمَهُ ظاهرةوباطنةلِيشْكُرُوهُ، وأنزل لهم كتابامُهَيمِنالِيسْتَهدُوهُ،وبَعَثَ فيهم رسولًامنهم يعلّمِهم الكتابَ والحكمةويزكّيهم،لِيتَّبعُوهُ ويطيعوه طاعةكاملةً۔

أيهاالإخوة! إنّ المنهجَ الإسلامِيَّ منهجُ عبادةلاغيرُ،والعبادةذاتُ أنواعٍ وأسرارٍ،ذاتُ أبعادٍ وشُمُولٍ،فالصلاةُ،والزكاةُ،والصومُ،والحجُ، والجهادُ، والصدقةُ، وتلاوةالقرآن، والتدبُّرفيه، والذكربشموله وجامعيتِه،والتوبةوالدعاءُ عبادةٌ،بل هوالأخيرهومخُّ العبادة،قال النبىﷺ:أقربُ مايكونُ العبدُ من ربِّه وهوساجدٌ فأكثِروافيه الدعاء"

والدعاء لغةً،الطلبُ أوالنداءُ أوالرغبةإلى الله،وفى المُصطَلَحِ الشرعى،هواظهارالتذلُّلِ،والافتقارإلى الله،والاستكانةله،والمسألة إيّاه،والطلبِ منه ماينفعُ الداعى،ويكشِفُ مايضُرّه۔

أيهاالسادةُ! إنّ الدعاءَ نداءٌ متعالٍ من فطرةالإنسان، وهوحياة لقلبه الذى قد يموتُ فى رُكامِ التِيه والغفلةِ،وهوالرابطُ القوىُّ المتينُ

بينه وبين الله، فهوحِصنٌ الإيمان، وحضانةالرحمة الإلٰهيةِ، إنّه سلاحُ المؤمن، به يغلبُ على قلبه ومُعاناتِه، به يُنقذُ الداعى نفسَهُ من خندقِ حيرتهِ، ومَهَاوِى خَوْفِهِوهوالكنزُالمُدَّخَروقتِ الأزماتِ والشدائدِ، قال نبىُّ الرحمةوالهدى: "إذاسألتَ فاسألِ الله وإذا اسْتَعنتَ فَاسْتَعِنْ بالله".

ويردُّبه الداعى شرَّقَضاءِ ه، فهوجُمّاعُ الخيرِ، قال صلى الله عليه وسلم: لاتعجِزواعن الدعاء، فإنّه لن يهلِك مع الدعاء أحدٌ.

وليس شئٌ أحبُّ وأكرمُ على الله من الدعاء، لِماأنّ الله يحبُّ المُلِحّين والمستغفرين، ويفرّجُ عن المبتهلين، ويستجيب عن السائلين والملهوفين، قال الله عزوجل: أُدعُونى اَستَجِبْ لكم.

أيهاالإخوةُ!لاينبغى لأحدأن يستبطِئَ الإجابةويقولَ: دعوتُ ودعوتُ فلم يُسْتَجَبْ لى، فالداعى للربِّ، والمتضرّعُ إلى الرحمٰن تَضرُّعَ الخائفِ الذليلِ، الوَجِلِ المُشفِقِ لن يخَيِّبَه أبدا، إمّاأن يستجيبَ له دعوتَه، إمّاأن يدّخرثوابَهافى الآخرة، إمَّاأن يدفعَ عنه السوءَ، كماقال صلى الله عليه سلم: لايردُّ القضاءَ إلاالدعاءُ، ولايزيدُ فى العمرإلاالبرُّ، وإنّ العبدَ لَيحرمُ الرزقَ بالذنب يصيبُهُ"

إنّ الدعاءكالصلاة، وسيلةيتقربُ بهاالعبدُإلى الله، وهومناجاة ربّانيةٌ، ومكالمةإلهيةٌ، يقوم به الداعى عن تفريجِ كُرَبِهِ، ويستجلبُ منه مصالحَه، ويرتَشِفُ منه كأسَ الحُبِّ، والرِّضَى المُطْمَئِنِّ، والثقةو اليقينِ، ويحْتَمِى بِحِمىٰ قَوِيٍّ جَبّارٍ، ويرتَعُ فى خِصْبٍ نَدِيٍّ، حتى يكونَ أقربَ إليه من حبلِ وَرِيدِه، كما وردفى الحديث القُدسيّ " كنتُ سمعَه الذى يسمع به، وبصرَه الذى يبصِربه، ويدَه التى يبطشُ بها، ورِجلَه التى يمشى بها."

والله درالإمام الشافعى حيث قال:

أتهزابالدعاء وتَزْدَرِيه وماتـــدرى بماصنَع الدعاءُ

سِهامُ الليل لاتُخطى ولكن لهاأمدٌ وللأمدِ إنقضاءُ

وقال النبى صلى الله عليه وسلم: الدعاءُ مُخُّ العبادةِ.ثم قرأ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ.(غافر60)

إخـوتى الأفاضـلُ! الرجـوعَ إلى الدعاء.والتوبـةإلى الله مـع الخـوف والرجـاء.ولكم فى رسـول الله أُسْوَةحَسَـنَةٌ.فإنه يواظِـبُ على دُعَائِـه وإِسْتِعَاذَتِه من الله فى كُلِّ حينٍ وآنٍ.

وإنَّ مَـن أرادإسـتجابةدُعَائه فى جَنـابِ الله فعليـه أن يراعىَ آدابَـه ويترّقـبَ الأوقـاتَ الشـريفة:كالمسـاجدِالثلاثَة.ويومَ عرفَة.وليلةالعيـدِ.و غيرهـا.ويغتنمَ الأحـوالَ الشـريفَةكحالِ الزحفِ.وعندإقامةالصـلاةِ.و عنـد إفطـار الصـائم. وحالةالسُّجود. ويدعومسـتقبلَ القِبلَـةِ. ويكـونَ خاشـــعاذليلا. خائفامُترّقبا. باكياأومُتَبَاكِيا. مُلِحّافى دعـائه. يبدأبحمـــد اللهوالصـلاةعلى رسـول الله.ويكـونَ فـارّامن الـذنوب.ويكونَ رادّا مظـالمَ النـاسِ.ثم يجعَلُ مطعَمَـه ومشرَبه.وملبَسه.ومسـكنَه طيبا.قـال رسـول اللهﷺمخاطبـا لسـعدبن أبـى وقّـاصٍ: ياسـعدُ!أطِـبْ مَطعَمَـك تكُـنْ مُستجابَ الدعوةِ.

كمـاينبغى للـداعى أن يخفى دعـائه لأنـه أبلـغُ فى الإخلاص.وأعظمُ فى الأدب ادْعُواْ رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ "(الأعراف: 55). وَإِن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُووَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُو عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير-(الأنعام: 17)

الحياء فى الإسلام

الحمـد لله الـذى يهـدى مـن يشـاءإلى صـراط مسـتقيم،والصـلاة والسلام على صاحب الخلق العظيم،محمد وآله وأصحابه أجمعين، أمابعد!

قال الله تبارك وتعالىٰ: الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمْ أُوْلُوا الأَلْبَابِ (الزمر18)

وقال: وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (النحل 89)

أيهاالسـادةالاجلاّءُ! إنّ مـن علامـاتِ الخيرالحيـاءُ والوقـارُ،وإن مـن علاماتِ الشرالبذاءُ والجفاءُ والفحشُ،ونظراإلى أهميةالحياء عندالله وعندَرسـولِهِ خَصَّـص بَيانَـهُ فى حديثـهِ وأبـرزه للمسـلمين،وعَدَّه مـن شُعَبِ الإيمان فقـال: الإيمـانُ بِضعٌ وسـبعون شـعبةً،أعلاماقولُ لاإلـه إلاالله،وأدناهاإماطـةالأذى عـن الطريق،والحيـاءُ شـعبةٌمن الإيمـان، وقـال:الحيـاءُ مـن الإيمان،والإيمـان فى الجنة،والبـذاء مـن الجفـاءِ، والجفاءُ فى النار۔

ياإخوةالإيمـان! إنّ لكلِّ دينٍ خُلُقـاً،وخُلُقُ الإسـلام الحياءُ،والحيـاءُ والإيمان صِنوان ينبُتانِ من أصل واحد،وهونورالهداية،وفى هذاقال رسـولناالمختارصلى الله عليـه وسـلم: الإيمـان والحيـاءُ قرينـان،إذارُفِعَ أحدهُمارُفِعَ الآخرُ۔

الحياءمن أمهات مكارم الأخلاق التى بُعِثَ لإتمامهارسـولُ الله ﷺ،

وبالحياء تَنهضُ الأمم وتَحيا.وبالحياء تَمتنعُ عن الدناياوالسّفاسِفِ، وبالحياءتَترفَّعُ عَمَّالايليقُ من الصغائروالكبائرِ.وبالحياء تَتورَّعُ عن المحرّماتِ والموبقاتِ.ومن فقد الحياءَ فقد أُصيبَ بالرذائل والذمائمِ، فهولايتورَّعُ عن قبيحٍ.ولايمتنعُ عن سُوءٍ.ويؤذى الناسَ بيده.وينطقُ البذاءَ بلسانِه.ويأكلُ لحومَ الموتىَ.ويتسمَّعُ.ويتجسَّسُ.ويقوم بعملية الغشِّ والخديعةِ.ويأتى بالفجورفى السلوك والأخلاقِ.ويستخدمُ جوارحَه فى المعاصى.وإذا أرادَ الله أن يهلِك عبدانَزَعَ منه الحياءَ.فإذا نُزِعَ منه الحياءُيصيربَغيضامُبغَضاً.وحينمايكون بَغيضامُبغضانُزِعتْ منه الأمانةُ.ثم نُزِعتْ منه الرحمةُ.فَيبقَى رجيماملعونا.وحين يكون رجيماملعونا.نُزِعَتْ منه رِبقةالإسلام.ولهذاقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنّ مِمّاأدرك الناسُ من كلامِ النبوّةالأولى.إذالم تستَحِ فاصنَعْ ماشئتَ.وكماقال الشاعر:

إذالم تخشَ عاقبةالليالِي	ولم تَستَحِ فاصنَعْ ماتشاءُ
فلاوَالله مافى العيشِ خير	ولاالدنيا إذاذَهبَ الحياءُ

أيهاالحضورُ! وقد يكون الحياءُ فى الإنسان من ثلاثةأَوْجُهٍ۔

حياؤهُ فى الله.وهوإمتثالُ أوامِرِه.والكفُّ عَمَّانَهَى عنه.كمارُوِى عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه.قال: قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: اِستَحْييوامن الله عزَّ وجلَّ حقَّ الحياءِ.فقيل يارسول الله!فكيفَ نَسْتَحيِى من الله عزَّوجل حق الحياء؟ قال: من حَفظ الرأسَ وماحَوَى.والبطَنَ وماوَعَى.وترك زينةالدنيا.وذكرالموتَ والبِلى، فقدِ استحيىَ من الله عز وجل حق الحياء۔"

أما الحياءُ مِن الناسِ فيكونُ بكفِّ الأذى.وترك المُجالَدة بالقبيح،

وقد قال النبى صلى الله عليه وسلم "مَنِ اتَّقَى الله اِتَّقى الناسَ."

أمّا الحياءُ من النفس فيكونُ بالعِفَّةِ، وصِيانة الخَلَواتِ، فَلْيكُنْ إِسْتِحْياؤُك من نفسك أكثر من إِسْتِحْياءِك من غيرك، وقال بعض الحُكَمَاءِ "من عمل فى السِرِ عملا يستحيى منه فى العلانية فليس لنفسه عنده قدرٌ."

أيها السادةُ! والحياءُ الحقيقى لايمنع صاحبَه من الأمر بالمعروف والنهى عن المنكر، فالمسلم الذى لايتَجَرَّأ على أداء هذه الفريضة مُتَظاهِراحيائه، فهو جبانٌ ضعيفٌ، وشيطانٌ أخرسُ، كما قال بعض السلف: الساكتُ عن الحقِ شيطانٌ أخرسُ."

ومن عُقُوبات المعاصى ذهابُ الحياءِ الذى هو مادّة حياة القلبِ، و هو أصلُ كلِّ خيرٍ، فذهابُه ذهابُ الخير أجمعِه، كما ورد فى الحديث الشريف "الحياءُ كُلُّه خيرٌ..." ومن استحيى من الله عند المعصية استحيٰ الله من عقوبته يومَ القيامة، ومن لم يستَحِ من معصيتِه لم يستح اللّٰهُ من عقوبته.

فَخُلُق الحياءِ من أفضلِ الأخلاق، وأَعظمِها قدراً، وأكثرِها نفعاً، وهو خاصَّة الإنسانيّةِ، ومنَ حُرِم من الحياء فليس معه مِنَ الإنسانية إلاّ اللحُم والدمُ، وليس معه من الخير شئٌ، ولولا الحياءُ عند إمرئٍ لَمَا يكرِم الضيفَ، ولَمَا يوفِ الوعدَ، ولَمَا يُؤدِّ الأمانةَ، ولَمَا يقضِ لأحدٍ حاجتَه، ولَمَا يتَحَرّى الجميلَ، ولَمَا يمتَنِعْ عن الفواحش والمعاصى.

وقد ثبت أنّه صلى الله عليه وسلم كان أشدّ حياءً من العذراء فى خِدرِها، ولامع ذلك يقومُ دون غضبه شئ إذا انتُهِكَتْ حُرُماتُ الله. وقال عليه الصلاة والسلام: أربعٌ من سُنَنِ المرسلين الحياءُ، والتعطُّرُ،

والسواكُ،والنكاحُ۔

فإلى أصلِ الخصالِ،وإلى مكارِمِ الأخلاقِ ياإخوانُ! ويكفِى لناولكم أنه صفةمن صفاتِ الأنبياء،دعااليهارسولُ الله ﷺ،والأنبياءُ مِن قَبلهِ،نسألُ اللهَ أن يُجنِّبَناالفُحشَ والهُجْرَمن القولِ ويُحَلِّيَنابِمَكَارِمِ الأخلاقِ وزينة الحياة۔والحمدلله أولاوآخِراً۔

والسلام عليكم ورحمةالله وبركاته دائماأبداً۔

المعاصي والذنوبُ تَهدم والمَ الشُّعُوبَ

الحمــد لله مولانا، ونعوذبــالله مــن شرورأنفســناومن ســيئآت أعمالنا، والصلاةوالسلام على نبينا، وشفيعنا، وسَلَفِنا، وبعد!

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُواْ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا-وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَى بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا- (الإسراء 17،16)

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الأَرْضِ وَمَاكَانُوا سَابِقِينَ،فَكُلا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (العنكبوت39-40)

عـن ابـن مسـعود عـن الـنبى صلى الله عليه وسلم قـال: إيـاكم والمعصيةفإنّ العبـدَ لَيُـذنِبُ الـذنبَ الواحـدَ فينسـى بـه البـابَ مـن العلـم،وإنّ العبـدَ لَيُـذنِبَ الـذنبَ فَيحـرَمُ بـه قيـامَ الليـلِ،وإن العبـد لَيُذنِبُ الذنبَ فَيحرَمُ به رزقاكان هُيِّئَ له-

ياأنباءالأمةالإسلامية!كانت هذه الأُمَّةأُمَّةهدايةٍ،وأمةقيادةٍ،وأمة شــهادةٍ،وأمةأمانةإجتباهاالله فجعلهاخَيرأمـــةأخرجتْ للنـــاس، فجاهـدتْ فى الله حـقَّ جهادِه،وهزمـتِ الأحـزابَ كلَّها،ورفعـتْ كلمـة الإسـلام،و بلَّغـتْ دعوتَهـابِعَزمٍ وحَزمٍ،وبصـدقٍ وإخلاصٍ،فكانـت لهـا السـيادةو القيـادةفى المعمـورة،ثم دالـتْ دولتُها،وزالـتْ خلافتُهـا،

ووَهنــتْ قُوَّتُهــا، و تــداعتْ عليهــادُوَلُ الكفركماتَتَــداعَى الأكَلَــةعلى قَصْعَتِها، ومزَّقَتْهاشَـر مُمَزقٍ، كالـذِئابِ الضَـارِيةمع فريسـتِها، وجعلتْ منهاأممــاو طوائــف بعــد أن كانــت أمةواحدةً، ويداواحــدةً. إنّ هــذه أمتكم أمة واحدةوأناربُكم فاعبدونِ.

واليومَ، ومــاهى المصــائب لاتــزالُ تَنصَــبُّ علــى هــذه الأمة، وهــذه البَلايااوالرَزاياتقع عليهاكالزلازلِ، وهذه النوائبُ تتْرَى كأنهالم تَجِدْ غير دِيارِهاداراً، وكأنهالم تعرفْ غيرَمنازِلِهامَنزلاً.

إن الفوضَى السياسِيَّةَ، والفوضى الفكرِيَّةَ، والفوضى الأخلاقِيَّةَ، والفوضى الإجتماعِيَّةقد عَشعشتْ وباضتْ فى مُجتمَعاتِنا، وفى دُوَلِنا الإسلاميةحتى غدوناكأنّناالسناأبناءَ أولٰئك الأمجادِ الـذين تَربَّـواعلى العقيدةوالجهاد، ورفعوارأيةَالإســلام، وفتحواالبلادَ، وقادُوالعبادَ إلـى شاطئ الأمنِ والسلامِ، وأنقذُوالبشرمن جَورالأديان إلى عدل الإسلام.

أيهاالأكـارمُ! ينشاسـوالٌ، ماهى العوامـلُ؟ ومـاهى الـدواعى لهـذه الخطوب المتتابعةالتى أَوصَلَتْناإلى هذاالمُنحَدَرالسَّحيقِ؟!

والأسبابُ معلومةمعروفةٌ، ماظَهَرمِن شَرٍّ، ومافَشَامن داءٍ، وماطَرَا مـن بَلاءٍ، وماحَـدَثَ مـن نَكالٍ وعـذابٍ إلاوسـببُه الـذنوبُ والمعاصى، وترك أوامِرالله ونواهِيه، ونبذُ أحكامِه وراءَ الجدارِ.

وهــل عُــذِّبتْ ودُمِّــرَت أمــةمن الأمــم قديماوحديثاإلابــذنُوبهاو طغيانها؟!

ماالذى أخرج آدمَ وزَوجَه من الجَنَّةغيرُالذَنب والعصيان؟

وماالذى أغرقَ قومَ نوحٍ حتى علاالماءُ رؤوسَ الجبالِ الشاهقةغير الذنوب والعصيان؟

وماالـذى سلَّط الـريحَ العقـيمَ على قـومِ عـادٍ حتى ألقـتهم صَرعَى ومَوتَى كأنَّهم أعجازُ نخلٍ خاويةٍ،فهل ترى لهم من باقيةٍ؟

وماالذى أرسل على قومِ ثمودٍ الصيحةالتى قَطَّعتْ أمعاءَهم حتى ماتوابُكرةأبيهم غيرُالمعاصى والذنوب؟

وماالذى رَفَعَ قُرَى قومِ لُوطٍ حتى سمعت الملائكةنُباحَ كلابِهم،ثم قَلَّبهـاالله عليهم،وجعـل عاليهـا سـافِلَها،ثم أَتْبَعَهَاحجـارةمن سِـجِّيلٍ أمطرماعلى أهلهاغيرالعصيان والذنوب؟

وماالذى أرسل على قـوم شُعيب عـذابَ يـومِ الظُلَّـةِ،وأمطرعليهم ناراتلظَّى،فأهلكهم الله جميعا بذنوبهم،وبماكانوايصنعون؟

وماالذى أغرق فرعون اللعينَ وقومَه فى البحرغَيرجبروتِه،وكبريائه وغيرُعصيانِه وطُغيانِه؟

وماالذى أهلك القرونَ من بعد نُوحٍ بِأنواعِ العُقُوباتِ ودمَّرهم تدميراغيرُالذنوبِ والمعاصى؟

وماالذى بعثَ على بَنِي إسرائيل قوماأولِي بأسٍ شديدٍ،فَجاسُوا خلالَ الديار،وقتلواالرجالَ وسَبُوا النساءَ فأهلكوهم وتَبَرُّواماعَلَوا تتبيراً۔

سادتى!مانَزَل بالشعوب والأمم من عِقَابٍ ونَكالٍ،ومن قَتْلٍ و مَسْخٍ،ومِن حَرْقٍ وغَرْقٍ إلابِسَبَبِ المَعَاصِى والذُّنُوبِ۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يامَعْشَرالمُهاجرين خَمْسُ خِصَالٍ،أعوذ بالله أن تُدرِكُومنَّ،ماظهرتِ الفاحشةفى قومٍ قطُّ حتى أعلنوابهاإلاابتُلُوابالطواعينِ والأوجاعِ التى لم تكن فى أَسْلافِهِم،وما نَقَصَ قومٌ المِكيالَ إلاابتُلُوابالسنين،وشدّةالمؤنَةِ،وجَورالسلطانِ،وما

خَفَرقومٌ العهدَ إلاسلَّط الله عليهم عدوّامن غيرهم،ولم تَعْمَلْ أَئمَّتُهم بماأنزلَ الله مَن كتابهِ إلاجَعَلَ الله بَأسَهم بينهم شديدا۔

وهذاكتابُ الله بين أيدينا،يقُصُّ عليناعن الأُمَمِ السالفةوحَضَارتِها،وعُمْرَانِها،وتَطَاوُلِ بُنْيانِها،وجَنَّاتِها المَعْرُوشَةِ،وغير المعروشةِ،فَلَمَّاأَعرَضُواعن ذكرالله،واتَّبَعُواالهَوَى،وزاغُواأزاغَ الله قلوبَهم،وبدَّل نِعَمهم بالنِّقَم،وبدَّل أمنَهم بالخوف،وغنَّاهم بالفقر،وَابْتلاهم بصنوف من العذاب،فأُنَادِيكُم أَنِ اتَّقُواالله حَقَّ تُقَاتِه،وفِرُّوامن المعاصى والذنوب فِرارالخائفِ الحَذِرِ،هَذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ۔(آل عمران: 138)

وآخردعواناأن الحمد لله ربِّ العالمين۔

الصوم والتقوى

الحمد لله الذى أكرمَنابنعمةالإسلام وخَصّ لناشَهْررمَضَان بالصيامِ،والصلاةوالسلامُ على محمدوّأصحابه الأبرار،وآله الأخيار أمابعد:

"قال رسولُ اللهﷺ: فإذاكان صومُ أحدِكم فلا يرفُثْ،ولا يصْخَبْ، ولايجهَلْ،فإنْ شاتَمَه أحدٌ أوقاتَله فَليقُلْ إنّى صائمٌ،مرّتين"

سادتى وإخوانى: إنّ الحياةالتى نعيشُهاتحتاجُ إلى عزيمةصادقةٍ، ودافعٍ وجدانيٍ،وباعثٍ نفسيّ،يقهَرغوَائلَ الهَوَى،ويرُدّ هواجسَ الشرِّ، وينقذُ الفَرد من حَمأةالرذائلِ فى جميع الميادين۔

ماالذى يهوّنُ على الذينَ يدخُلونَ حَلبَاتِ المُصارعَةالحُرَّة أو المُلاكَمةآلامَ الضرباتِ الشديدةِ؟وماالذى يهوّنُ المشّقاتِ و الصعوبات على الذين يحفِرونَ المناجِمَ،ويُعرِّضُونَ أنفسَهم لمهالك قدتكونُ سببا لِهَلاكهم؟ والجوابُ،مايرجُونه من الظّفروالانتصَارِ،و الأجرالمادّى۔وكذلك الصائمُ يتحمَّلُ ألمَ الجوعِ والعطشِ رجاءَ ثوابٍ من اللهِ الوهّابِ ۔

أيهاالصائمون! الصومُ خيرمدرسةتُربّى العزيمةَ،وتَشحنُ الارادة القويةَ،وتُنَشّطُ النفسَ لِتَحمِلَ أعباءَالحياةَ،وأىُّ عزيمةتكونُ أقوى و أصدق؟وأىُّ نظامٍ يكونُ أدقَّ وأحكمَ من إمساك المرءعن طعامِه و شرابِه وقهرشهوتِه؟ وأىُّ إرادةتكونُ حُرَّةشريفةمِن إرادةالصائم الذى جرَّدَ نفسَه لمولاه؟ وأىُّ باعثٍ نفسيّ يكونُ أشدَّ وأقوى من باعثِ

الصائمِ الذى أمسك عن رغباتِه المُباحَة تقرُّبا إلى الله، ونَيلا لرضوانِه عزّوجلَّ؟

أيّها المؤمنون! هذه الحياة بسرَّائها وضرّائها، وهذه الحياة بشدَّتِها ورَخائها، وهذه الحياة بنعيمِها وشقائها، وهذه الحياة بيُسرها وعُسرها، وهذه الحياة بظُرُوفها المتقلّبةِ، وبمشكلاتِها المتنوّعةِ تحتاجُ إلى صبرٍ، و الصومُ هو الصبرُ، والصومُ هو درسٌ روحىٌ يتلقّاهُ الصائمُ طولَ الشهر تطبيقا عمليّاً، يقدِّر النعمة، ويرجو الثوابَ من اللهِ بقيامِ رَمَضانَ، و بتلاوة القرآن، وبزيادة النوافلِ، وبذكر الله، وبصلواتِه على النبى المصطفىٰ، وهذا الشهرُ شهرُ البَرَكَة واليمْنِ، شهرُ الرحمة والعطاءِ، شهرُ تتَنسَّمُ فيه النفحاتُ الإلٰهيّةُ، وتَغْشَاهُ ملائكة الرحمة، ويضَاعَف فيه عملُ ابنِ آدمَ، حيثُ قال النبى صلى الله عليه وسلم: "كلُّ عملِ ابنِ آدمَ يضاعَف الحسنة بعَشر أمثالِها إلى سَبْعِ مأة ضِعْفٍ، قال الله تعالىٰ: إلا الصومُ فإنّه لى وأنا أجزِى به، يدَعُ شهوتَه وطعامَه من أجلِى"

شهرٌ أولُه رحمةٌ، وأوسطُه مغفرةٌ، وآخرُه عِتقٌ من النارِ، شهرٌ أنزلَ الله فيه القرآنَ، وشهرٌ خَصَّهُ الله بلَيلَة القَدْرِ، وما أدراك ما ليلة القدرِ؟ ليلة القدر خير من ألفِ شَهرٍ، شهرٌ خَصّه النبىُ صلى الله عليه وسلم لإعتكافه فى عَشرِه الأواخرِ، وشهرٌ تُفتَحُ فيه أبوابُ الجنّةِ، وقد رَوَى لنا أبوهريرة رضى الله عنه عن النبى ﷺ أنه قال": إذا دخلَ رَمَضانُ فُتِحتْ أبوابُ الجنةِ، وغُلِّقتْ أبوابُ النارِ، وسُلسِلتِ الشياطينُ، وشهر ينادِى فيه مُنادٍ كلَّ ليلةٍ، يا باغِىَ الخيرِ هَلُمّ، ويا باغىَ الشَرِ أقصرَ"

والغاية الأصلية من فريضة الصومِ، هى الحُصولُ على مَرتبة التقوىٰ لقوله عزّوجل: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا

كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔(البقرة183)

وقد وَرَدَتْ كلمة التّقوىٰ فى القرآنِ الكريم فى أماكنَ متعدِّدَةٍ،وقد يرادُبها الخوفُ والخشيةُ،وقديرادُبها التوبةُ،وقديرادُبها ترْك المعصيةِ، وقد يرادُبها الإخلاصُ،فالتّقوىٰ هى معرفة العبدِ ربَّه معرفة شاملةً،هى العُبودِية له خالصةً،هى البُعدُعن الشّركِ،هى الأمربالمعروفِ والنهيِ عن المُنكرِ،هى الحِفظُ والصِّيانة عن المعَاصِى والآثامِ صغيرِها و كبيرِها،هى الابتعادُ عن سُخْطِ الله وعِقابِه،هى الرجُوعُ إلى الله بالخوفِ والرجاءِ،وهى الوصولُ الى حقيقة دعوة الأنبياءِ فكراوعملا۔

فحينما يتّقِى العبدُالمسلمُ ذاتَ الله حقَّ تُقَاتِه،ويسعىَ إليه بالخُضوعِ،والتَّذلُّلِ،ويدفَع عن نفسِه الشرور والضغَائنَ،ويتجنّبُ المحظوراتِ والمنكراتِ،يكون مستقيماً،بَرّاً،تقِيّاً،مملوءاقلبُه بحُبّ الله،وبحبّ رسولِه،يشعربرقابة الله دائماً،ويخافُ من غَضَبِه،وقَهرِه، و يتطلَّعُ إلى رضاه،ويتحَرّجُ من أن يراهُ مولاهُ فى حالة لايرضاهُ،فهذه الحَسَاسِيَّة هى التقوىٰ،وهوحاصلٌ على مرتبة التقوىٰ،وداخلٌ فى زُمرة أولياءِ الله الذين قالَ الله عنهم: أَلا إِنَّ أَوْلِيَاء اللَّهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ(يونس 62)

سأل سيّدُناعُمَرُبْنُ الخَطّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ماالتقوىٰ؟ قال: هل وجدتَ طريقاذاشَوك ياأميرالمؤمنينَ! قال نعم،قال كيف صنعتَ؟ قال: شَمرّتُ أذيالى ومررتُ،قال: ذاك التقوى۔"

وذاك التقوى الذى يريد الإسلامُ أن يرى فينا،فكَتَبَ علينا فريضَة الصيامِ قائلا" لعلّكم تتَّقُونَ"،قال النبى صلى الله عليه وسلم:

مَن صامَ رَمَضَانَ إيماناواِحتساباغُفِرله ماتَقَدَّمَ مِن ذَنْبِه،وقال: يقولُ اللہ تبارك وتعالىٰ: كلُّ عَمَلِ ابْنِ آدمَ له إلاالصومُ،فإنّه لی وأناأجزِی به،وقال فی نفس الحديث: لَخَلوفُ فَمِ الصائمِ أطيبُ عند الله يومَ القيامةمن رِيحِ المِسْكِ۔"

فیجبُ علیناأن نَتمسَّك بصومِ رَمَضَانَ کماأمرناربُّناونُکثِرالذکرَ، والدعاءَ،والاستغفارَ،ونتضَرَّعَ إليه،ونُذِلّلَ أنفسَنا،ونُکثِرصلواتِنا، ونَهتمَّ بالنوافل،فإنّ النوافلَ بعدِ الفرائضِ هی التی تُقرِّبُنا إلی الله،و نُغادرشهْررمضانَ وقلوبُنامُطَهَّرةٌ،ونفُوسُنامُزَكّاةٌ،وأرواحُناشفّافةٌ، يقولُ سَعِيدٌ الخُدْرِیُّ أنّ رجلاجائه،فقال أَوْصِنِی فقلتُ له:سألتَ عما سألتُ عنه رسولَ الله من قبلِک،أُوْصِيك بِتَقْوَی الله،فإنّه رأسُ کلِّ شئٍ،وعليك بالجهادِفإنّه رَهْبَانِيّةالإسلام،وعليك بِذِكْرالله وتلاوة القرآنِ فإنّه روحُك فی السماءِ۔

وآخردعواناأن الحمد لله ربِّ العالمين۔

الإيمان باليوم الآخر

الحمد لله الملك الديّان، والصلاةوالسلام على سيد البشر وأكرم الإنسان، محمدوآله وصحبه فى كل حين وآن، أمابعد!

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (الزلزال7ـ8)

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لا تُرْجَعُونَ(المؤمنون115)

أيهاالمستمعون الكرامُ! عَرفَ أهلُ الحق أنّ الموتَ ليس غايةً، ولٰكِنَّهُ البدايةُ، وماهوبنومٍ ولٰكنَّه يقظةٌ، الناسُ نِيامٌ فإذاماتوا إنتبهوا، وإنهم عرفواأنّ وراءَ الموتِ حياةأطولَ لاتكادُ تَنْتَهِى، إمّاأن يكونَ فيها النعيمُ المقيمُ، إمّاأن يكون فيهاالعذابُ الأليمُ۔

الموتُ، وقد ينساه الإنسانُ ولكنّ المؤمنَ يذكره دائما، ويكون على إستعدادٍلإستقبالِه دائماً، كُلَّماأصبحَ، وكلماأَمْسٰى، يحَاسِبُ نفسَه، ويخافُ يوماتَقلَّبُ فيه القلوبُ والأبصارُ، ويخْشٰى مابعد الموت من العذاب وسُوءِ العقابِ، ويرجومابعدَه من المُكَافَاةوحُسنِ الجَزاءِ، ويستعينُ على ذلك بالصبروالصلاةِ۔

حضراتى!الإيمانُ باليوم الآخرمن أركان العقائد وركائزالإيمان، و قبل أن ياتى اليومُ الآخرُ، وقبل أن ياتىَ البعثُ يسبقُه أحداثٌ غريبةفى هذا الكون: منهايخرج دابَّةمن الأرض، ومنها يظهرياجوجُ حَتّٰى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ، وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا-(الأنبياء 96، 97)

ومنهايُرفَعُ العلمُ،ويظهرالجهلُ،وتُشرَب الخمرُ،ويظهرالزنا،ويقِلُّ الرجالُ،وتَكثرُالنساءُ،وتَنْدُرالإنابةُوالخَشِيَّةُ،وتضطربُ موازينُ المُجْتَمَعِ،فيرتفع المُنخَفِضُ،ويهبطُ العالى،ثم يظهرالدجّالُ،وينزل عيسى ناصر الشريعةعلى دينِ خاتمِ الرُسُل محمدٍﷺ،ثم تَقعُ الزلازِلُ الهائلةُ،فيصابُ المجتمعُ البشرى بفَزَعٍ عامٍ،ورُعبٍ شامِلٍ،يبلُغُ من شِدَّتِهِ أن الأُمَّ تُذهِلُ عمّاأرضعتْ،والحواملُ يُسقِطن من الرعبِ مافى بطونِهنّ،والناسُ يكادون يفقِدون عقولَهم الواعيةَ،فتراهم سُكارَى،و ماهم بسكارَى ولكن عذابَ الله شديدٌ،اذا السماء انشقت،واذاالبحار سُجِّرت،واذاالأرضُ مُدَّت،وألقت مافيها وتخلت،واذاالجبالُ سُيِّرت، فتكونُ كثيبامهيلًا،وتصيرالأرضُ قَاعا صَفْصَفاً،لاعِوَجَ فيهاولاأمتاً، والكواكبُ ينْتثرعِقدُها،والسماءُ تُطْوَى كماتُطْوَى الصَّحَائفُ،ثم تكونُ النفخةفَيصعَقُ مَن فى السماواتِ والأرضِ۔

ثم يبعَثُ كلُّ مَيِّتٍ على الحالةالتى مات عليها،فيظنّ أنّه لم يمُرَّعليه إلاساعةأوساعاتٌ،هؤلاءأهلُ الكهف الذين نامواثلاث مأة وتسعَ سنين فى الدنيا،ثم قاموايظنّون أنهم ماناموا إلاساعاتٍ،وكذ لك حالُ الإنسانِ عند البعثِ،يَظُنُّ أنّه مانامَ إلاقليلا،يشيرالقرانُ إلى تلك الحقيقةقائلا:أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوبَعْضَ يَوْمٍ(البقرة259)

يرَى المَرْءُصَديقَه الحَميمَ،وقريبَه الوَشِيجَ،فلايسْألُ عنه،ولايبالى به،يومَ يفِرالمرءُمن أَخِيهِ وأُمِّه وأَبيه وصَاحِبَتِهِ وبَنِيه،وفَصِيلَتِهِ التى

تُؤْوِيهِ.يُساق إلى المحشر كلّ من الجنّ.والإنس.والشياطينِ.و الوُحُوشِ.من آدمَ إلى آخرذُرّيَّتِهِ.مَن مَاتَ على فِراشِه.ومن غَرِقَ فى البحرفى سفره.ومن أكله السَّبُعُ.ومن أُحرِق بالنار.ومن ذُرِّيَ رَمادُه فى الهواء.يجمعهم خالقُهم.ويعيدُهم بارئهم الذى أوجدهم عن العَدم. مُهطِعين إلى الدَّاعِى.يقول الكافرون هذايومٌ عَسِرٌ.

ثم يحاسبون بعد أن يقامَ ميزانُ العدل.فمن ثقُلتْ موازينُه فأولئك هم المفلحون.ومن خفّتْ موازينُه فأولئك الذين خُسروا أنفسهم.بماكانوايجحدون بآياتِ.محاكمةعادلةمن اللّهِ.لاظلَم اليوم.اليوم تُجزى كلُّ نفسٍ الله كقوله تعالىٰ:وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ (الأنبياء 47)

إخواني: هويومُ الفَزعِ الأكبر.ترون فيه كلَّ أمّةجاثيةأمام رَبِّها. وترون فيه كلَّ أمةتُدعى إلى كتابها.وجِئ من كلّ أمةبشهيدٍ.وتُنشر الصحُفُ.وتُكشفُ الأعمالُ.فَيلقىَ كلُّ إنسان كتابَه منشورا.وقيل له:إقرأكتابَك كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا.فمن كان ميزانُه ثقيلٌ ناولَه كتابَه بيمينه.فإذارأى مافيه.فَرِحَ واستبشركمايفرح التلميذُالناجحُ فرحامسرورا.فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتَابِيَهْ، إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلاقٍ حِسَابِيَهْ، فَهُوفِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (الحاقة19-21) ومن كان ميزانُ سَيِّأتِهِ ثقيلاً.ناولَه كتابَه بشِمالِهِ. فَيبْكِي على نَفسِهِ.ويتَحَسَّرعلى سَخافَتِهِ.ويوقِن بهَلاكِه فيقولُ: يَالَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ،وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ،يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ،مَا أَغْنَى عَنِّي

مَالِيَهْ،هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ،(الحاقة25ـ29)

تصَـوّرُو!إذاوقـف الكفارللحسـاب فَيلجـأُون إلى الانكار،ويحلفون كِذْباعلى بـرائتهم"واللّـهِ ربّناماكنامشـركين" فيمسـك الله بِأَيـدِيهم، و يمنعهم من أن ينطقوا،قـال تعـالىٰ:الْيَـوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْـوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَـا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (يٰسن65)

فإذاثبتـت ذنوبُهم،وتمّـتْ شـهادتُهم ضـدَّ أنفسِهم،عـاتبواأعضـاءَ هم وقـالوالجلودهم لـم شَهِدُتم علينا،قـالواأنطقَنَاالله الـذى أنطق كل شيْءٍ،ويمرّون جميعـاعلى صراطٍ فـوق جهنم ـوَإِن مِّنكُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا كَانَ عَلَـى رَبِّـكَ حَتْمًـا مَّقْضِـيًّا،ثُمَّ نُنَجِّـي الَّـذِينَ اتَّقَـوا وَّنَـذَرُ الظَّـالِمِينَ فِيهَـا جِثِيًّا(مريم 71.72) ثُمَّ فى النهايةدخولُ الجنة،أودخولُ النار،السعداءُ فى الجنة،والأشقياءفى النـار ـفَأَمَّاالَّذِينَ شَقُواْفَفِي النَّارِلَهُمْ فِيهَازَفِيرٌوَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَامَادَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّمَاشَاءرَبُّكَ،إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيـدُ،وَأَمَّا الَّـذِينَ سُعِدُواْ فَفِـي الْجَنَّـةِ خَالِـدِينَ فِيهَـا مَـا دَامَـتِ السَّـمَاوَاتُ وَالأَرْضُ إِلاَّ مَا شَاء رَبُّكَ عَطَاء غَيْرَ مَجْذُوذٍ،(هـود: 106، 108) ـادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ (الزخرف 70)

وفى الحـديث القدسى: أعـددتُ لعبـادى الصـالحين مـالاعينٌ رأَتْ، ولاأُذُنٌ سَمِعَتْ،ولاخَطَرعلى قلـبِ بَشـر،وفى الـذكر الحكيم :فَـلا تَعْلَـمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاء بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (السجده 17)

اللهم أدخِلناالجنةوأعِـذْنامن عـذاب النار ـوآخردعوانـاأن الحمـد لله رب العـالمين،والصلاةوالسلام على سيد المرسلين ـ

الحج

الحمدُ لله الذى أكملَ الدينَ، وأوجبَ على المستطيعِ زيارةبلدهِ الأمينِ، والصلاةوالسلامُ على رسوله المبينِ، أمابعد:

الحجُّ عبارةعن مجموعةمن الشعائروالمناسك التى يُؤدّيها المسلمُ المكلّفُ فى أوقات خاصّة، وفى أماكنَ مُحَدَّدَةٍ، ويُؤدّيهاوِفقَ ما شَرَعَهُ اللهُ، وبالطريقةالتى أدّاهارسولُ الأنامﷺ، فقال: خُذُواعنِّى مناسككم۔

شاء اللهُ أن تكونَ الكعبةالمشرَّفةحرماآمِنا، وداراللاسلام، ولواءً للتوحيد، ومنارالوحدةالمسلمين۔

شاء اللهُ أن تُغرسَ أشجارالايمان فى هذاالوادى الجديب، و تهفولهاقلوبُ الوالهين۔ ويزدحم هذاالمكانُ بالطائفين والراكعين والساجدين، فأوحى الى سيّدناأبراهيم وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ (الحج:27)

انطلق هذاالنداءُيخترقُ الآفاقَ، فتسابقت اليه قوافلُ الحجاجِ سعياوتلبية، لبَّيك اللّٰهُمَّ لبَّيک، لبَّيك لاشريك لك ---

الحجُّ سنةأبينا ابراهيمَ، وسنةنبيِّنامحمَّد۔ عليهماالصلاةوالسلامُ۔ الحجُّ رحلةالأرواحِ والأبدانِ معا، الحجُ احتمالٌ للمتاعب والمشقَّات، الحجُّ محبةوشوقٌ الى لقاءِ الله، الحجُ عبادةيشترك فى أداءها الجسمُ والمالُ، ويشترك فيهاالنفسُ والمشاعر، فهوعبادةماليةوبدنيةفى وقتٍ معا، الحجُّ ركنٌ أساسىٌّ من أركان الاسلام الأربعةِ، ودعامةرئيسيةمِن

دَعَائمِ الايمانِ،وقد تَواتَرتِ النصوصُ والأحاديثُ بأَهميَتِهِ ومَكانَتِهِ ـ

فَفِى الحجِ يَلْتَقِى المؤمنون القادمون مِن كُلِّ بُلْدَانٍ،من مُختَلَفِ الشُّعوبِ والقبائلِ،وفى الحج يَشْهَدُون أروعَ مشاهدِالمساواةِ،والأُخوَّة الانسانيَّةِ،وفى الحج يَخْتَرِقُون كلَّ حَوَاجِزِ الحُدُودِ،ويُجَاوِزُون الموانعَ الاقلِيمِيَّةَ،والقَوميَّة،والعُنصُرِيَّةِ،وهم يطوفون بالبيتِ الحرامِ،و يَسْعَون بين الصَّفَاوالمَرْوَةِ،يتذكَّرُون كيف كانت هاجر تَسْعَى هُناك بَحْثاعن الماءِ،ويَخرُجون الى عرفات،فَيَقِفُون على صعيدواحد، لباسُهم واحدٌ،وهدفُهم واحدٌ،لافرقَ بين عربىّ وعجمي،ولا فرقَ بين أبيضَ وأسودَ،ولافرقَ بين أميروفقير،بلِ الجميعُ اخوةفى اللهِ،يدعون ربَّهم خاشعين،ضارعين ،ويرفعون نداء واحدالبَّيک--- ثم يَتَّجهون إلى مزدلفة،يبيتون عند المشعرالحرام،ثم يَقصِدون الى مِنىٰ فَيَرْجُمون الجمراتِ ،ثم يأتُون مكةللطواف،تملأصدورَهم السعادةوالبهجة بعطاءالله،وغُفرانِه ـ

الحجُّ مجاهدةتربوية،وسياحةدينيَّةلِضُيُوفِ اللهِ،والحجُّ صبرعلى الأذى ،وتحمُّلٌ فى الشدائد،يترك ضيوفُ الرحمن أهلَهم وذَوِيهُم و أوطانَهم وبُلدانَهم ،ويَحِنُّون الى مكةالمكرمةِ،مهبطِ الوحيِ،ومنبعِ التوحيد،وقبلةالمسلمين،ومولدِ الرسول ﷺ ـ

أيُّهاالاخوةُ! فالحجُّ من الناحيةالروحيةطاعةمقدسَّةيقفُ الحاجُّ من يَدَى ربِّه،يهتفُ بصوتِهِ العذبِ،لبيك اللهم لبيك ---والحجُّ من الناحيةالصِحيَّةِرياضةبدنيَّة،يتمتَّعُ فيه الحاجُّ بهواءالصحراءِ الجافِّ،ويَسْتَشْفِى بماءِ زمزم الذى ثبت تأثيرُه فى شفاء الأمراض،الحجُّ تَدريبٌ عَسْكَرِيٌّ للأمّةالمسلمةرجالّاونساءً،شَبَاباوشَيْباً،يتحمّلُ الحاجُّ

علـى مشـقَّةالأسـفار،وشَـظَفِ العيش،وخُشُـونَةالمقام،الحج وسـيلة ناجحـةلِتَعَارُفِ أبنـاءِ العـالم الاسـلامى،ففى الحـج تـأتَلِفُ القلـوبُ،و تَهـوِى الأفئِـدةُ،الحجُّ مؤتمرولقـاءٌ سـنوىٌّ،يلتقِى فيـه المسـلمون مـن مشـارق الأرض ومغاربهاليتدارسواشُئُونَهُم،ويَحُلُّوامشـاكلَهم،ويبحثوا عـن أسـباب عـزَّتِهم ومجـدِهم،والحجُّ سـوقٌ عـالمىٌّ عظـيمٌ يتبـادلُ فيـه أصلُ الشَّرْقِ بَضَائعَهُم،وصِناعاتِهم مع أهل الغَرْبِ،الحجُّ هديةربَّانِيَّة مـن الله لعبـاد ،فمن حـجّ حجـامبرورافليس لـه الجـزاءُ إلاالجنـة۔قـال رسولُ الله ﷺ: يباهى اللهُ ملائكتَهُ بأهلِ الموقفِ قائلا:

أنظـروا الى عبـادى أتـونى شُـعْثاغُبْراً،مِن كُـلِّ فَـجٍّ عَميقٍ،يَرجُـون رحـمتى ويخـافـون عذابى،أُشـهدُكم أنى قـد غفـرتُ لهم،ووهبتُ المُسـيئَ للمُحسِنِ منهم۔

أكتفى بهذه القدر،وأحمدُ الله رب العالمين۔

المرأةومكانتُهافى الاسلام

الحمـد لله الـذى خَلَـقَ الخَلْـقَ مـن نفـس واحـدة،وخلق منهـا زوجَها،وبثَّ منهمارجالاكثيراونساء ،والصلاةوالسلامُ على سيدناونبينا الذى حُبِّبَ اليه الطيبُ والنساءُ،أمَّابعدُ!

قال تعالى:لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُواْ اللَّهَ مِن فَضْلِهِ-(النساء 32)-

أيهاالسادة! ان هـذه المرأةالـتى نالـتْ قسـطا مـن مكانتهـا فى ظِلِّ الجمهوريةاليومَ،لهامكانةعاليةفى الاسلام بعد أن كانت قبلَ مَبعثِ نَبِيِّ الهُـدى والرحمةمحرومةَالحق،مَؤكُولةالمالِ،محرومةَالِارْثِ،مسـلوبة العزِّ والكرامـة- -سُلِبَتْ حُرِّيَّتُهـا،وَابْتُزَّتْ مكانتُهـافى اليونـان،ولم تَتحـرَّر هـذه المرأةفى الرومـان اِلَّايـومَ تَحَرَّرمنهاالأَرِقَّاءُ،ولَمَّاانْغَمَسَـتِ الدولـة الرومانيـةفى تَرَفِهاوفسـادِها،واأولِعَتْ بالملـذَّاتِ والشـهواتِ العارمـة شـاعَتْ فكرةالزهد،ووفكرةُالاعتزال عن المرأة،وفكرةُالايمان بنجاسَتِها، وَاسْتِخْفَا فِهابلعنَةالخَطِيئَة،فكان الابتِعَادُ منهاحسنا مأثورا-

لـم تكُنْ تعـرِفُ هـذه المرأةفى الهنـدِ حقَّهاالمستقلَّ عـن أبِيهاوزوجِهـا أوولدِها،وكانت تموتُ حقيقةيومَ تموتُ عنهازوجُها،بل تُحرَقُ معه على نيران مُلْتَهِبَـة،وكانت تُعَامَلُ مُعاملةالِاماءِ،وقـد يخسـرالرجلُ زوجتَـه فى القمار-

وكانـت هـذه المرأةفى جزيرةالعـربِ قبلَ القـرنِ السـادِس المَسِيحِيِّ، تُؤكَلُ حقوقُها،وتُبْتَزُّأموالُها،وتُحرمُ ارْثُها،وتُورَثُ كماتُورَثُ الأموالُ والـدَّ

وَابٌ،وبلغتْ كَراهةالبَناتِ عندَ أُناسٍ الى حَدِّ الوَأدِ ،فمنهم من كان يَئِدُ البناتَ أحياءً مخافةالعارِ،أوتشاؤُمًا،أوخشيةالانفاق ،وخوفَ الفقرِ۔

كانتِ المرأةتعيشُ بين مَعاوِلِ هذه القوانينِ الجائرَةِ،والأَعرافِ الطاغِيَةِ،وبين أَنانيَّةالرجالِ وهَمَجِيَّةالمجتمع،اذْ بَعَثَ اللهُ رسولَه ﷺ فَقَضَى على هذه المظالِمِ اللّاإنسانِيَّة،وجعلهاوالرجلَ سواءً فى دين الله،وجعلهانِصْفَ المُجتَمَعِ البشرى،فأَعلنَ بوضوح:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا (النساء:1)

وسوَّى بينهمافى قَبول الأَعمالِ،والنجاةالسعادة،والفوزِ فى الآخرة، فقال:

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوأُنثَى وَهُومُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيرًا (النساء :124)

وهيالهاالحياةَالسعيدةالفاضلة،ومنحَهاكلَّ نوع من الكرامةو الجزاء،وهُدُوءِ النفسِ وطُمَانِينَةالبالِ،فقال:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوأُنثَى وَهُومُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (النحل 97)

وجعل المؤمنين والمؤمنات كُتْلَةً واحدةمُتَعَاوِنَةً،مُتَعَاضِدَةعلى البِروالتقوى،والأحكامِ والأعمالِ فقال:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔(التوبة71)

صرف الاسلامُ نظرَه عن المعاييرالوَضْعِيَّةمن الجِنْسِ والنسلِ و

الـدمِ واللونِ،وجعـل التقـوىٰ أساسـا للبلـوغ الـى المنزلـةالعُلياء،و الوصولِ الى الكرامةالانسانيةفقال يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّاخَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍوَ أُنثَـى و جَعَلْنَـاكُمْ شُـعُوبًاوَقَبَائِلَ لِتَعَـارَفُواإِنَّ أَكْـرَمَكُمْ عِندَاللَّـهِ أَتْقَـاكُمْ (الحجرات13)۔

جعلهاالاسـلامُ شـقيقةالرجلِ ورفـع شـأنَها،وعدَّهانعمةعظيمة، وهِبَةكريمـة،ونظراليهماكآياتِ اللهِ ليسـعَدَ كلٌّ منهمابألأخر،ويـأنسَ كـلا هما فى الحياةالزوجيَّه بالمودَّهِ والرحمةِ،فقال: وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (الروم: 21)۔

عاشتِ المرأةفى ظِلِّ تعاليم الاسلام،مِلْؤُهاالحفاوةوالتكرُّمُ فى جميع أَحـوالِ حياتِهـا،ففى حـديثِ أنـس ؛أَنَّ رسـولَ الله ﷺ قـال: مـن عـال جـارِيَتَيْن حـتى تَبْلُغَاجـاء يـوم القيامةأناوهوكهاتَيْن،وضـمَّ أَصـابِعَه، ودعاالقرآنُ الكريمُ الى اكرامهاأُمًّا،فقال: وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا(الاسراء23)

بـل الأُمُّ أكـثر بِـرًّا واحسـاناأليها،فقال رسـولُ اللهِ ﷺ: وَاسْتَوصُـوا بالنساء خيرا،فـانَّهُنَّ عَوَانٌ عندكم ۔ (متفق عليه)۔

وقـال:أَكمـلُ المـؤمنين ايمانـاً،أحسـنُهم خُلُقاً،وخِيـارُكم خِيـارُكم لِنِسَائهم (رواه أحمد)۔

وقال :خيرمتاع الدنياالمراء ةالصالحة(مسلم) ۔

وقـال:ولايكـونُ لأحَـدٍ ثلاثُ بناتٍ،أوأَخَواتٍ،فيُحْسِـنُ اِلَـيهِنَّ اِلادخـل الجنة(الترمذى)۔

وحـثَّ على عَـوْنِ الأرامِلِ،ومسـاعدتِها،ورعايتِها،كمافى الصحيحين؛

"والساعِي على الأَرْمِلَةوالمسكينِ كالمجاهدِ في سبيل الله،أوكالقائم الذى لايَفْتُرُ،أوكالصائم الذى لايُفْطِرُ۔

وأعطاهاحقَّ الاختيارفى نكاحِ الأيِّم،فقال ﷺ :لاتُنْكَحُ الأيِّمُ حتَّى تُسْتَأمرَ،ولاالبِكْرُحتَّى تُسْتَأذنَ"،وجعلهمامحلًّاللاستشهاد،وقداستشارهنَّ النبيّ ﷺفى مُنَاسَبَاتٍ شَتّٰى،وفى مسائل عُظْمىٰ،وأعطاها حريَّةتامَّة فى التكسُّبِ والاقتصادِ ،وفى البَيْعِ والشِّراءِ،وأعطاهاحقَّ التَّمليك والمِيرَاثِ،كماجعلَ الاسلامُ مَهْرَهاحقًّالها،وحرَّم نكاحها المُؤَقَّتَ صونا لكرامتها،وأعطاهاحقَّ المطالبةبالتفريق بين الزوجين مايُسَمّٰى بالخُلَعِ،وحقَّ فَسْخِ الخِطْبَة،وحقَّ حضورالأعيادِ والجَمْعِ والجَمَاعَاتِ، وحُضُورساحاتِ القتالِ عندَ الضرورَةِ۔

فكانت هذه النظرةالجديدةُ،وهذاالاعتبارُوالتكريمُ فى ضوءِ المَبَادِئِ الاسلاميةوِلادةجديدةللجِنْسِ النِّسَوِى فى وقتٍ كانت هى والحيواناتُ الداجنَةسواءً،وكانت هى وآلاتُ الغناءِ وسيلةًلِإشْبَاعِ الغَرائزِ الانسانِيَّةِ، ولكنَّهابفضلِ الاسلامِ دَخَلَتْ فى عالم الأَخلاقِ والمُسَاوَاةِ،وصارتْ هى نَسْمَةمباركةسعيدةفى الحياةالمَنْزِلِيّةوالرابطةالزَّوْجِيَّةِ۔

اخوانى الأعزَّةُ! لقد عرفَ أَعداءُ الاسلام مانالتِ المرأةمن سُمُوٍّ وكَرَامةٍ،ووعِفَّةوطهارة،وصيانَةوطُمانِيْنَةفى ظِلِّ الاسلام،وفى سِيَاجِ الايمان،فراحوايُخرجونهامن بيتِهالِكُلِّ شارِدةوواردةٍ،ليحرِّرُوهامن دينهاوقِيَمِهَا،تارةباسم الحُرِيَّةِ،وحِيْنًاباسمِ التَقَدُّمِ والرُّقِيِّ الكاذبَ، وطَوْرابِاسمِ المُسَاواةوتَحرِيرالمرأة،وبالمُصْطَلَحاتِ،واللافِتَاتِ، ظاهرُها الرحمةُ،وباطنُهاالشروالعذابُ۔

وآخردعواناأن الحمدُ لله ربِّ العالمين۔

صفاتُ المؤمنين فى القرآن

الحمـد لله رب العالمين،والصلاةوالسـلام على أشـرفِ المرسـلين سيّدنامحمدوعلى آله وصحبه والتابعين أجمعين،وبعد!

أَكْمِلْ على النفسِ وَاسْتَكْمِلْ فَضائلَها

فـأنتَ بالــروحِ لابالــجسمِ انسانُ

أيهاالسـادة! قـام الاسـلامُ على المَبَـادِئ الـتى تَقتَضِـيهاالفطرة،و التعاليمِ التى سَلِمَتْ من الشوائبِ،وصَفَتْ من الأكدار،وأقام النبىّ ﷺ المُجتَمَع الاسلامىّ على هذه المبادئ قولا وعملًا،عقيدةوسلوكاً۔

وقداستفاض القرآنُ بأوصاف الكافرين والمؤمنين القانتين الصا لحين الذين عَرَفُواربَّهم،فَراقبواجَلالَهُ وعَظَمَتَهُ،وشاهدوافى صحائفِ الكَـونِ قدرتَـه وملَكُوتَهُ،فدانُوالـه بالعبادةوالعبوديَّةِ،وأَذْعَنُوالـه بالأُلُوهِيَّةوالرُّبُوبِيَّةِ،وصـاروا عبيداله حقـا،ولمولاهم مِلكاو رِقا،فكتب اللهُ لهم السعادةفى الدنياوالآخرة،وخصَّهُم اللهُ بالِاضَافَة اليه فى الآية الكريمة:إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ(الحجر:42)۔

ومِـن صِـفَاتِ المـؤمنين أنَّهُـم يَشْـعُرُون بِمَعِيَّـةالله وصُحْبَتِهِ دائمـا، فَيَعِيشُـون فى نَعِيمٍ مَوصُولٍ بالقُربِ الرَّبَّانِى،يَحسَبُون دائماالنوريَغْمُرُ قلوبَهم،ولويكونـوافى ظُلمـةالليلِ البَهِـيمِ۔فهم فى أُنْـسٍ وطُمَانِيْنَـةٍ،و يتفكَّرُون فى خلق السماوات والأرض:ربَّناماخلقتَ هذاباطلا،فيرون أن الكـونَ لـيس عَـدُوّالهم،بل هومجـالُ تفكـيرِهم،ومَسْرَحُ تـأمُّلاتِهم،و مَظهرنِعَمِ اللهِ وآثاررحمتِه،يرون كلَّ خلقٍ يَخْضَعُ لِنَواميسِ الله،فهم

يحسبون كذلك،ويشعرون قلوبَهم أوسعَ قلبا،ويجدون صدورَهم أرحبَ أُفُقا،لأنَّ النفسَ اذاضاقتِ،ضاق الصدر،واذاضاق الصدرضا قت المعيشةُ،واذاضاقت المعيشةضاقت الحياةُ،واذااتَّسعت النفسُ اتَّسعت الحياةُ،وقديماقال الشاعرُ:

لَعَمْرُك ماضاقتِ البلادُ بأهْلِهَا

ولكنَّ أخلاقَ الناسِ تَضِيْقُ

وسُئل الرسولُ الكريمُ ﷺعن قوله تعالى:أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلإِسْلامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ(الزمر22)،فقال ﷺ: انّ النوراذادخل القلبَ اتَّسعَ وانْفَسَحَ،فَمَن يُرِدِاللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلامِ وَمَن يُرِدْأَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًاحَرَجًا(الانعام 125)والمؤمنون يجعلون الغَاياتِ كُلَّهافى غايةواحدةٍ،عليهايَحرِصُون،واليهايَسْعَون، ويجعلون همَّ حياتِهم رضوانَ الله،فلايُبالُون بِرِضَى الناس،كماقال الشاعرُ:

فليتَك تَحلُووالحياةمَريرة ولَيتَك تَرْضَى والأنامُ غِضَابُ

وليتَ الذى بَينى وبَينك عامر وبَينِى وبَينَ العالَمِينَ خَرابُ

اذاصحَّ منك الودُّ فالكلُّ هيِّنٌ وكلُّ الذى فوقَ التُّرابِ تُرابُ

فماأعظمَ الفرقَ بين رَجُلٍ ورَجُلٍ،رجلٌ عَرَفَ الغايةَ،وعرف الطريقَ،فعرف ربَّه،وعرف سِروُجودِه،فَاطْمَأَنَ واسْتَرَاحَ،وآخرضَالٌّ، خَبَطَ فى عَمايَةٍ،ومَشَى الى غيرغايةٍ،لايَدْرِى أين يَسِير؟ ولايدرى أين المصيرُ؟ فلم يعرف نفسَه،ولم يعرف ربَّه فَضَلَّ وغَوَى ،قال تعالى: أَفَمَن يَمْشِي مُكِبًّاعَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّاعَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ(الملك:22)

أيهاالمستمعون!يستهينُ المؤمنون فى سبيل هذه الغايةبكلّ

صعب،ويستعذبون كلَّ عذاب،ويسترخصون كلَّ تضْحِيَةٍ،ويُفَدُّون أَنْفُسَهُم بكلّ رِضاوبِشر-ألاترون الى خُبَيب-رضى الله عنه-وقدصَلَبَهُ المشر كون،وأَبْدَوْافيه شماتَتَهُم،ظنُّواانَّهاستنهاركمزّمتُهُ وتضطربُ نفسُه، ويخورايمانُه،ولكنْ نظراليهم فى يقين ساخر،وفى ايمان ثابت كثُبُوتِ الجِبالِ الراسِيَاتِ وقال:

لستُ أبالى حين أُقْتَلُ مُسلِما على أَيِّ جَنْبٍ كان فى الله مَصْرَعِى
وذاك فى ذاتِ الِالَهِ وإنْ يَشَأْ يُبارِك على أوصَالِ شِلْومُمَزَّع

هذه الصفاتُ التى وَصَفَهَاالله لأَصْفِيَائهِ وأَولِيَائهِ،هى ثمرةالثباتِ واليقينِ،والصدقِ والاخلاصِ،تمَّت هذه الصفاتُ والفضائل للصحابةالأمجادِ،فتحوَّلَ مُجتَمَعُهم،فصارمجتمعاأفضَلَ مثاليّا،وَازْدَهَرَتْ مَدَنِيَّتُهم فكانت أَرْقَى مَدَنِيَّةٍ،اِعتدلَ فيهاميزانُ الروح وَالْمَادَّةِ، فلم تَطْغَ فيهاالمادَّةطُغيانَهافى الأمم الأخرى،ولم تطغ فيهاالروحُ الى حدِّالغُلُوو الاِفراطِ،بل كانت قَوَامابين هذين،واقتصادابين اثنين؛و بهذه الصفات كانواأمةعزيزةالجانب،منيعةالحِمَى،مَوهوبةالقوَّة، قال تعالى:وكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًالِّتَكُونُواْشُهَدَاءعَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا(البقرة143)

أيهاالسادة! قد أُبْتُلِىَ المؤمنون فى غزوةالأحزابِ،وزُلزِلُوازلْزَالًا شديدا،اِذْ جاء هم الأعداءُ من فوقِهم ومن أسفلَ منهم،واِذْ زاغتِ الأبصار،وبلغتِ القلوبُ الحَنَاجِر،فى هذاالجوالرَّهِيْبِ كانوامُطْمَئنِّيْن، غيرقَلِقِيْنَ،ثابِتِين غيرمُتَرَدِّدِين،فمدحهم القرآنُ :

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلاَّ إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا (الأحزاب 22)۔ انقادُوالِحكم الله مع رِضَاالنَّفْسِ،وأدُّواحقَّ العُبُودِيَّةكاملةً،وحطَّمُوا كلَّ صنم فى قلوبهم،ولم يبتغواغيرالله حكما،ولم يتَّخِذُواغيرالله ندّاولاوَلِيًّا۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (النور:51)

وبهذه المُثُلِ العُلْيَا،والصفاتِ الفُضْلَى انتشرالاسلامُ،ودخل الناسُ فى دين الله أفواجا،وأشرق نورُه فى الآفاق،وامتدَّتْ ظِلالُه الوارفةُالى أقصى المعمورة،فكان اسلامُهم هُدًى بعد ضلالة،وعلما بعدجَهالة،ومدنِيَّةبعدوحشةٍ،وحضارةبعدهَمَجِيَّةٍ،وأمنابعد فسادٍ،و اِنْقَاذاللانسانيةمن شَرٍّوطُغيان ۔

وكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرة143)

وآخردعواناأن الحمد لله رب العالمين۔

حقوق الانسان فى الاسلام

الحمدلله الذى خلق الانسان وعلمه البيان،والصلاةوالسلامُ على نبيِّ الاَنِس والجانِّ،والذينَ اتَّبَعُوهُم باحسانٍ ،أمّابعد :

أيهاالسادةُ! مِن رحمةاللهِ سُبحانُهُ وتعالى أنّه جعل الانسانَ سميعا بصيراً، وجعلهُ خليفة لِعِمَارَةِ الأرضِ،وجعله سيّدامخدوما لِلْكَونِ،وقَرَّرله حقوقالِحِفْظِ كَرامتِهِ،وأداءِ مُهِمَّتِهِ،وأعطاه الاسلامَ كرحمةمُهْدَاةٍ،وكمنهج للحياةِ،وهذاهوالمنهجُ الحقُّ الوحيدُ الذى يَجمعُ ولايُفَرِّقُ،ويَعدِلُ ولايَظْلِمُ،ويُصلِحُ ولا يُفسِدُ،ويَرحمُ ولايَقْسُو۔

أيُّهاالحُضورُ! يَظهرسُمُوُّحُقُوقِ الانسانِ فى الاسلام حين نَقومُ بِالمُوَازَنَةبينهاوبين حقوقِ الدياناتِ والشرائع الأخرى ۔

فالكُتُبُ المُقَدَّسَةعند الهِندُوسِ تُقَرِرالتفاضُلَ بين الناس بحسبِ عناصرِهِم ونَشأتِهم،وقُدَماءُاليُونانِ اعتقدواأنَّهم شَعْبٌ مختارقد خُلِقُوامِن عناصِرخاصَّةغيرالعناصرالتى خُلَقَتْ منهاالشعوبُ الأخرى والاسرائيلِيُّون يعتقدون،وأنَّهم أبنَاءُ اللهِ وأحِبَاؤهُ،وأنَّ العربَ كانوا يعتقدون أنَّهم شَعْبٌ كاملُ الانسانيَّةِ،وغيرُهم وَضِيْعَةوناقصةُالخَلْقِ، وأمَّاالاسلامُ فقدرَفَضَ هذه النَّظَرِيَّاتِ رَفْضًاباتًّا،وجعل المساواةأصلًا وجوهرافى الحقوقِ والواجباتِ۔

فَمِنْ هذه الحقوقِ فى الاسلامِ أَنَّه طلبَ من الانسانِ المحافظةعلى عقله،وحثَّ عَلَى اسْتِخْدَامِ فكرِهِ،فقال تعالى:أَوَلَمْ يَنظُرُواْ فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ (الأعراف:185)،وأنكرالجُمُودَ،و

التقليدَالأعْمَى،ورَفَضَ اِتِّبَاعَ الظَنِّ والأهواءِ،وطلب من المنكرين المعاندين الحُجَّةوالبُرْهانَ.

ومِن حقوقِ الانسانِ فى الاسلامِ:أنَّهُ قَرَّرالمساواةبين الناسِ فى أكملِ صُوَرِهَا،فجعلهم سَوَاسِيَة فى طبيعتِهم البَشَرِيَّةكأسنانِ المُشْطِ،فليس بينهم أىُّ تَفَاضُلٍ حَسْبَ عناصرِهم الأولى،وانَّماجرى التفاضلُ بينهم على أُسُسِ كِفَاآتِهِم وأعمالِهِم،قال تعالى: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًاوَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات:13)

وقد صدعَ نبيُّ الرحمةوالهُدَى مُقَرِّرًامَبْدَأالمُساواةفى خُطبتِه بِحَجَّة الوَدَاعِ،فقال :

أيهاالناس!انّ ربَّكم واحدٌ،وانَّ أباكم واحدٌ،كلُّكم لآدمَ وآدمُ مِن تُراب،وليس لعربيٍّ على عجميٍّ،ولالعجميٍّ على عربيٍّ،ولالأحمرعلى أبيضَ،ولالأبيضَ على أحمرفَضْلٌ اِلّابالتقوى،ألاهل بَلَّغتُ؟،اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ،أَلَافَلْيُبَلِّغِ الشاهدُ الغائبَ.

ومِن حقوق الانسان فى الاسلام:أنّه دعاالى العلم،والأخذِبأساليبِ التفكيرالعِلْمِيّ،وجعله واجبادِينِيّا،فقال: طلبُ العلم فريضةعلى كلِّ مسلمٍ،فبالعلمِ والعقلِ ثبتَ وجودُ اللهِ،فلامجالَ عنده للصِّرَاعِ بين العلم والدين،فالدينُ عنده علمٌ،والعلمُ عنده دينٌ.

ومِن حُقُوقِ الانسان فى الاسلام: أنّه اهتمَّ بالصِحَّةالجِسْمِيَّةو النَفْسِيَّةِ،ورَحَّبَ التربِيَّةالبَدَنِيَّةالتى تَزِيدُ الجسمَ قُوَّةً،وشَهَامَةً،و بُطُولَةً،فالمؤمنُ القوىُّ خيروأحبُّ الى الله مِن المؤمنِ الضعيفِ.ومن

هنـــامَنَعَ المُمَارَسَـــاتِ الجنســـيَّةَ،والفواحشَ والمُنكراتِ،كمـــا حظـــرا لمُخَـدّرَاتِ والمُسْـكِرَاتَ التى تَضُـرُّبالأَنْفُسِ والأجسـامِ،لأنَّه لاضَـرَر ولا ضِرَارفى الاسلام۔

ومن حقوق الانسان فى الاسلام :أنّه مَنَعَ عن كلِّ نَوعٍ من الفساد، والاتلافِ،والتخريبِ والاِهمالِ،فقال:لاتُفْسِدُوافى الأرض بعدَاِصْلَاحِهَا ۔بَلِ أَكَّـد على صيانةالبِيْةمن التلَوُّثَاتِ الرُوحِيَّةوالمَادِيَّـةِعن طريـقِ التشجيروالتخضيرِ،فقال النبىّ الكـريمُ عليه الصلوةوالسلامُ: اِنْ قَامتِ الساعةوبِيَدِ أَحَدِكُم فَسِيْلَةفَاِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاتَقومَ (الساعةُ) حتى يَغْرِسَهافَلْيَفْعَلْ،وقال: مَامِن مُسلمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا،أويَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأكُلُ منه طيرأوإنسانٌ أوبَهِيْمَةاِلَّاكانَ لهُ بِهِ صَدَقَةٌ۔

وحَـثَّ الاسلامُ على تعـميرالأرضِ وتَثميرِها،وحَـثَّ على النظافـةو التطهيرِ،وحَـثَّ علـى زيادةالشُـكرعلى نِعَـمِ اللهِ،ومَوَارِدِهِ،وثَرَوَاتِـهِ الحَيْوَانِيَّةِ،والنَّبَاتِيَّة،والزِرَاعِيَّةِ،والمائِيَّة،والبحرِيَّةِ،والمَعْدَنِيَّـــةِ،حتى حَذَّرالذين يَقتُلُون عُصْفُورًاعَبَثًا۔

ومن حقوق الانسان فى الاسلام: أَنَّه أَمَرالعَدْلَ والاحسانَ فى كُلِّ شَيْئ ،فقال:ولايَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوأَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ(المائدة:۸)

وأَمَرالرحمةوالاحســانَ فـى ألأرضِ وتُرْبَتِهَا،ومـاءِ ها،وهوائهـا،و شُـجَيْرَاتِهَا،وحَيْوَانَا تِها،فقال: اِذاقَتَلْتُم فَأَحْسِنُواالقِتْلَةَ،واِذاذَبَحْتُم فَأَحْسِنُواالذِّبْحَةَ۔

ومـن حقـوق الانسـان فى الاسـلام: أَنّـه حَـثَّ على العملِ،أَيّاكـان

العملُ، مادام مشروعا، فقال هُوالَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ ذَلُولا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (الملك: 15)

وقال ﷺ :ماأكلَ أَحَدٌ طعاماقَطُّ خَيْرًامِن عملِ يدِه، وأعطى حَقَّ الرجلِ وحَقَّ المرأةفى الكَسْبِ والجَزَاءِ، قال تعالى: لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ(النساء:32)۔

اِتَّخَذَ الاسلامُ الحُرِّيَّةالفردِيَّةدِعَامَةللمُجْتَمَعِ، فلم يُقَيِّدْ حُرِّيَّتَهُ اِلَّافى الحُدُودِ والضَّوَابِطِ، وصانَ المرأةكرامتَهاوشَرَفَها، وأعطاها حقوقالم يَصِلْ اليهاخيالُ المُفَكِّرِين اِلَّافى العصرالحديث، وحَفِظَها مِن أن تكونَ مُبْتَذَلَةفى ميادينِ الرجالِ، وسِلْعَةرَخِيصةللعابِثِيْنَ ۔

واخردعواناان الحمدُ لله ربِّ العالمين۔

الاسلامُ فی حاجةالی رجالٍ

الحمـدُ لله كمـايليقُ بجـلالِ وجهـهِ وعظـيمِ سلطانه،والصـلاةو السلامُ على رسوله وحبيبه،وعلى آله وصحبه أجمعين،أمابعد۔

كــلامُ النّبيّيْن الهُدَاةكلامُنا

وأَفعالُ أَهلِ الجاهِلِيَّةنَفْعَلُ

أيُّهاالحضورالكرامُ ! الاسلامُ من عند الله لايَقبلُ نَقْصاولاتَقْصِيرا لأنَّه مُوَجِّهٌ الى الفِطْرَةالانسانِيَّةالسليمة،وخالِقُ هذه الفطرةأَدْرَىٰ بما يَتَنَاسبُ معهاويُوَافِقُ على طبيعتها،كما قال تعالىٰ: أَلا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُواللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (الملک:14)۔

اِنَّ الاسـلامَ مَحْجـوبٌ اليـومَ بأَهْلِـهِ ،لأَنَّ دُعاتَـهُ ورِجالَهُ،وشَـعبَه ليســوامُمَثِّلِيْن مــنهجَ الاســلامِ بِتَصَــرُّفَاتِهم وسُــلُوكِهم تَمثِيلاكـاملا، وليسواعلى المُسْتَوَى المطلوبِ لِحَمْلِ رسالتِه ۔

أَلَا! اِنَّ المسلمين الأَوَائـلَ كـانواهم يُمَثِّلُـون الاسـلامَ فی مُعَـامَلاتِهم وأَخْلاقِهـم وسُلُوكِهم،فدخل النـاسُ فی دين اللهِ أَفـواجًـا۔ومَلَائِيْن مـن المسلين اليـومَ يَـدعُـون النـاسَ الى الاسـلامِ فلايَسْـتَجِيبُ لهـم أَحـدٌ،اِنَّ مَنَابِرَهُم مُزَخْرَفَةٌ،واِنَّ مَلابِسَهُم مُزَيَّنَةٌ،واِنَّ وُجوهَهُم نَيِّرَةٌ،واِنَّ أَسبابَ حَيَاتِهِم عالِيَةٌ،ولكِنَّهُم خُـوَاءٌ فی تَمْثِيْلِهِم للاسـلام ،وكـان منبرالرسـول صلى الله عليه وسلم مصنوعـامن الخَشَبِ مِن ثَلَاثِ دَرَجَاتٍ،فنـادىٰ فَلَبَّتْ نِدآئَهُ الدنيا بأَسْرِها،فَلِماذاهذاالتَّغَيُّرياتُرىٰ ؟

اِنَّ روحَ الاســلامِ لــم تَتــغَيَّرولكنَّ أَهلَــهُ هُــمُ الــذين تَغــيَّرُوا،اِنَّ

التَّناقُضَ بَيْنَ أَقوالِهم وأَعمالِهم لَهُوجُلُّ المصائبِ الكُبْرَى،وقدأحْبَبْنا هـذاالتَناقُضَ البَيِّنَ،والنفـاقَ العَمَلِيَّ الىٰ أَنْ أَصـبحَ سُـكَّانُ العـالم ينظرون اليناالنَظْرَةَالإسْتِخْفَافِ والاِسْتِهْزَاءِ،ونَظْرَةَالحِقْدِ والكَرَاهِيَّةِ،و صارت حالُناكماقال الشاعر:

أَنّىٰ اتَّجَهْـتَ الى الاسلامِ فى بلدٍ
تَجِدْهُ كالطَّيرمَقْصُوصًاجَنَاحَاهُ

اِنَّ الـدعـوةالى الاسـلامِ الكامـلِ تَتَطَلَّـبُ رجـالاتَنْعَكِسُ فـيهم روحُ الاسلامِ،وتَتَمَثَّلُ فيهم أَخلاقُ الاسلام،تَتطَلَّبُ هذه الدعوةمِنَّارجالًامَنِ ابْتَعـدُواعن مَطـامِعِهِم الشخصـيَّةِ،وَابْتَعَدُواعن اِسْـتِغْلالِ الـدينِ لِقضاءِمَآرِبِهِم،ولِحُصُـولِ مَناصِـبِهِم،انَّهاتَحتاجُ الى رجـالٍ يعيشـون للاسـلامِ،ولأَجْلِ الاسـلامِ قولاوعملا،ويدعون النـاسَ اليه صدقاواِخلا صاو منهجا،وتَطبيقا۔

اِنَّ الداعيةالـذى يَعِظُ النـاسَ قبـلَ أَن يَـتَّعِظَ،واِنَّ الداعيةالـذى يُطالِبُ مـن المسلمين تمثيلَ الاسلامِ فى واقـعِ الحياةقبلَ أَن يُّمَثِّلَـهُ فى دُنْيَاقلبِه،لَهُوتاجرخاسـرٌ،دعوتُهُ حِرْفَة،وكلامـهُ تجـارةيَخرُجُ مــن اللسـانِ ولايُجَـاوِزُ الآذانَ،سـأل عمرُبْنُ ذَرٍّأباهُ،مَالَك اِذاتكلَّمْتَ أَبْكَيْتَ الناسَ؟فاذاتَكَلَّمَ غيرُك لم يُبْكِهِم؟فقال:يابُنَيَّ!اليستِ النائحَةكَالثَّكْلىٰ۔

اِنَّ الدُعَاةالـذين يتكلّمـون ولايفعلون،فـقد تَوَعَّـدَهُم اللهُ بقـوله: يَا أَيُّهاالَّـذِينَ آمَنُـوالِمَ تَقُولُـونَ مَالاتَفْعَلُونَ،كَبُرَمَقْتًاعِندَاللَّـهِ أَن تَقُولُوامَـالا تَفْعَلُونَ (الصف : 30) أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّوَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (البقرة:44)۔

وقال النبىُ صلى الله عليه وسلم:رأيتُ ليلةأُسْرىٰ بى رجالاتُقْرَضُ شِفَاهُهُم بِمَقَارِيضَ مِن نار،قلتُ: مَن هؤلاءِ ياجبرئيلُ ؟قال هؤلاءِ خُطَبَاءُمِن أُمَّتِك،يأمرون الناسَ بالبِرويَنْسَون أَنفُسَهُم (مسندأحمد) وقال ﷺ:يُؤتَى برجل يومَ القيامة،فَيُلْقىٰ فى النارفَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِه، فيدوربِهِ كما يدورالحمارفى الرَّحىٰ،فيجتمعُ اليه أهلُ النارفيقولون: يافلانُ! مَالَكَ -أَلَمْ تَكُنْ تأمربالمعروفِ وتَنْهَى عن المنكرِ؟ فيقولُ: بلى! كنتُ آمُرُ بالمعروف ولاآتِيْهِ،وأَنْهَى عن المنكروآتِيْهِ (متفق عليه)وقال ﷺ:آيةالمنافقِ ثلاثٌ: اذاوَعَدَ أَخْلَفَ،واذاحدَّث كَذَبَ،واذاأُؤتُمِنَ خَانَ (متفق عليه)وقال الامامُ الشافِعِيُّ:

ياواعــظَ الناسِ عَمَّاأَنتَ فاعـلُه
يامَــن يَعُدُّ عليه العُمْربالنّــَفَسِ
كحاملٍ لثيابِ الناسِ يَغْسِـــلُها
وثوبُه غارقٌ فى الرِّجْسِ والنَّجَسِ
تَرجُوالنَّجاةولم تَسلُك مَسالِكَها
اِنَّ السفيــنةلاتَجْرِى على اليَبَسِ

أيهاالسادةالكرامُ!انَّ الغربَ وعملاؤُهُ أَخْطَأُوافى فَهْمِ الاسلامِ،وانَّ المسلمين فى الشرقِ ظَنُّواالاسلامَ ديانةتخُصُّهم،ثمّ انّهم أُصِيْبُوا بِانْحِطَاطٍ على مَرالزَّمَنِ،وتَخلَّفواعن رَكْبِ الحياةفأُصيبَ العالمُ بخسارةفادحةٍ،واليومَ يُعَانِى هوأَزْمَاتٍ،ومُشكلاتٍ،ويُقَاسِى رَزَايَاو بَلَايَا،والنجاةمنهاتكمُنُ فىُ وجودِ رجالٍ مؤمنين،وشُبَّانَ غَيَارَى يَحْمِلُونُ روحَ الاسلامِ،ويُطَبّقُون دُسْتُورَهُ فى حياتِهم،ويَتَحَلَّون بأخلاقِ الصحابةمِصْدَاقًا لقول الله عز وجل إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ

هُدًى (الكهف:13) ـ

أَيُّهاالحُضُور! تعالَوانَسْتَمِعْ بقلوبٍ واعيةٍ،وآذانٍ صاغيةالى ماقا له أَحدُ الأَساتذةالأَمْرِيكِيّيْنَ فى مُؤتَمرٍاسلامي عَقَدَهُ مسلموبريطانيا مخاطباتَجَمُّعَ المسلمين:

"اِنَّكم لم تَسطيعواأَنْ تُنَافِسُواالدُّوَلَ الكُبْرَىٰ عِلْمِيًّا،أوتَقْنِيًا،أو اقتصادِيّاً،أوسياسِيّاً،أوعَسْكَرِيّا،ولٰكِنَّكم تَستطيعون أن تَجعلُواتلك الدُّوَلَ تَجْثُوعلى رُكَبِهَاأَمامكم بالاسلام،أَفِيْقُوامِن غفلتِكم لِقِيْمَةهذا النورالذى تَحْمِلُونه،والذى تَتَعَطَّشُ اليه أَرواحُ الناسِ فى مُختلفِ جَنْبَاتِ الأَرْضِ،تَعَلَّمُواالاسلامَ،وطَبِّقُوه،وَاحْمِلُوه لِغَيْرِكُم من البشر تَنْفَتِحْ أَمامَكُم الدُّنيَا،ويَدْنُ لكم كُلُّ ذِى سُلْطَانٍ،آتُونِى أَرْبَعِيْن شَابًّا مِمّن يَفهمون هذاالدينَ فهماعميقا،ويُطَبِّقُونه على حياتِهم تطبيقا دقيقا،ويُحْسِنُون عَرْضَهُ على الناسِ بِلُغَةالعصرِ،وأُسْلُوبِه وأناأَفْتَحُ بهم الأمرِيكَتَيْن(البعث الاسلامى ربيع ألأول 1420هـ)ـ

فهل أرجومنكم أن تكونواأحدَ الأربعين شابًّامِنْ هذاالطِّرَازِـ

رسالة القرآنِ الكريمِ

الحمدلله الذى أنزل الفرقان ليكون للعالمين نذيرا،والصلاةو السلام على النبىّ المصطفى الذى أرسله الله بالحق بشيراونذيرا،و داعياالى الله باذنه وسراجامُنيراأمَّابعد!

قال تعالى: كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ،بَشِيرًا وَنَذِيرًا (فصلت: 4)

وقال:ذَلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ(البقرة: 2)۔

ولِلّٰهِ دَرالقائل:

جاء النَبِيُّون بِالآياتِ فَانْصَرَمَتْ
وجِئنَابكتابٍ غيرِمُنْصَرِمِ
آياتُه كُلَّماطَالَ المَدٰى جُدُدٌ
يَزِيْنُهُنَّ جمالُ العِتْقِ والقِدَمِ

أيهاالحضور! القرآنُ كلامُ الله،ونورُه المبين،القرآنُ مَنْهَجُ الله فى الأرض،وصراطُهُ المستقيمُ،القرآنُ نجاةللهالكين،وعِصْمَةلِلْمُتَمَسِّكِيْنَ به،وهورحمةوشِفاءٌلمافى صدورالمؤمنين،القرآنُ هوالكتابُ الذى أنْزَلَه اللّٰهُ بالحق،مُصَدِّقالمابين يديه،وأنزلَ التوراةوالانجيلَ مِن قَبْلُ هُدًى للناسِ وأنزلَ الفُرقانَ،الفرقانَ بين الحقِّ والباطلِ،وبين الهُدَى والضلالِ،وبين النوروالظُّلُماتِ،وبين العلمِ والجهلِ،وبين أولياءِ الله السُعَدَاءِوأعداءِالله الأشْقِيَاءِ ۔

لقد منّ اللهُ على عبادِه المؤمنين إذْ أمرهم أن يَعْتَصِمُوابالكتابِ و

السنةِ. فإنَّهما الأصلان المُتَّفَقُ عليهما. ولايُعارَضَانِ قطُّ- لابرأى. ولا بِذَوق. ولا بِمَعْقُول. ولابِقِيَاسٍ. اِنَّ هذاالقرآنَ يَهْدِى للتى هى أَقْوَمُ. "فيه نَبَأمَن قَبْلكُم. وخَبَرُمابَعْدكُم. وحُكْمُ مابَينكُم. وهوالفَصْلُ ليس بالهَزْلِ. مَن تَرَكَهُ مِن جَبَّارٍقَصَمَهُ اللهُ. ومَنِ ابْتَغَى الهُدَى فى غيرِه أَضَلَّهُ اللهُ. هوحَبْلُ اللهِ المَتِينُ. وهوالذِّكْرالحكيمُ. وهوالصراطُ المستقيمُ. و هوالذى لا تَزيغُ به الأهواءُ. ولاتَلْتَبِسُ به الأَلْسُنُ ...من قال به صَدَقَ. ومَن عَمِلَ به أُجِر. ومَن حَكَمَ به عَدِلَ. ومَن دَعَااليه هُدِىَ الى صراطٍ مستقيمٍ".

وعن عبد الله بن مسعودٍ قال: قال رسولُ الله ﷺ:

"اِنَّ هذاالقرآنَ مأدبةاللهِ تعالى. فتَعَلَّمُوامِن مأدُبَتِه مَااسْتَطَعْتُم. اِنَّ هذاالقرآنَ حبلُ اللهِ. وهوالنورالمبينُ. والشفاءُالناجِعُ. عِصْمَةلِمَنْ تَمَسَّك به. ونجاةلِمَنِ اتَّبَعَهُ. لايَعْوَجُّ فَيُقَوَّمَ. ولايُقَوَّمُ فَيُسْتَعْتَبَ. ولا تَنْقَضِى عجائبُه. ولايَخْلُقُ بِكَثْرَةالرَّدِّ. فَاتْلُوه فَاِنّ اللهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تلاوتِه بكلِّ حرفٍ حسنةً. والحسنةبِعَشْرأَمْثَالِها. لاأقولُ الم حرفٌ. و لكِنَّ الِفْ حرفٌ. ولَامْ حرفٌ. ومِيْمْ حرفٌ "(رواه أحمد) -

وقال ﷺ: مثلُ الذى يقرأالقرآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةطَعْمُهَاطَيِّبٌ. و رِيْحُهَاطيِّبٌ. والذى لايقرأكالتَّمْرَةِ. طَعْمُهَاطيّبٌ ولاريحَ لها. ومثلُ الفاجرالذى يقرأالقرآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةرِيحُهَاطيّبٌ. وطَعْمُهَامُرٌّ. ومثلُ الفاجر الذى لايقرأالقرآنَ كَمَثَلِ الحَنْظَلَةطَعْمُهَامُرٌّ. ولاريحَ لها-

أيهاالأحبابُ! فَمَن تَمَسَك بكتابِ اللهِ. وتَدَبَّرفيه. ونَهَجَ صراطَه المستقيمَ. وعَمِلَ بمافيه مِن آياتِه الحكيمةِ. ووَصَاياهُ النافعةسَعِدَو نَجَحَ فى نفسه. وفى مُجْتَمَعِهِ. وفى دنياه وآخرته - هذاالكتابُ وحدهُ

هوسرنجاحِ المسلمين،وسروَحْدَتِهِم وتضامُنِهِم،وسرمجدِهِم وسلطانِهِم،وبذلك مَكَّن اللهُ لهم مِن الأرض،وَاسْتَخْلَفَهُم فيها،وبَدَّلَهُم مِن بعدِخَوفِهِم أَمْنًا، وبه نصراللهُ الصحابةالغُرالمَيَامِينَ، وأوليائهُ الصالحينَ،وأيَّد الغُزَاةالفاتِحينَ ،وبه أَنْقَذُواالانسانيةمِن كَبْوَتِها،وبه فتحوا أَعْيُنًاعُمْيًا، وآذانًاصُمًّا، وقلوبًاغُلْفًا، وصَدَقُواماعاهدُوا اللهَ عليه،فَرَضِىَ اللهُ عنهم وأرضاهم،ونحن اليومَ فى أَمَسِّ حاجةالى أن نَرْجِعَ الى هذين المصدرَين نتلقَّى منهماالأصولَ لمعالَجَةالقَضَايَاكَيْ يَسُودَ السلامُ،وتَنجوالبشريّةمن البواروالضلالِ،فليس عندنا-

يامَعْشَرَالمستمعينَ-الِاهذَينِ الأصْلَينِ العظيمينِ،والمصدرَينِ الأساسيَّيْنِ؛كتابَ اللهِ وسُنَّةرسولِ الله،قال تعالى:مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَافِي الصُّدُورِوَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (يونس: 57)-

وقال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا-(النساء 174)

يقولُ العلاّمةأبوالحسن عليِ الندوى رحمه الله فى كتابهِ الفَذِّ الشهير"ماذاخَسِرالعالمُ بِانْحِطَاطِ المسلمين:"

"القرآن وسيرةمحمدﷺقُوَّتانِ عظيمتانِ تَستطيعانِ أن تُشْعِلَا فى العالمِ الاسلامى نارالحَماسةوالايمانِ،وتُحْدِثَافى كلِّ وقتٍ ثَورَةعظيمةعلى العصرالجاهلى،وتَجْعَلَامِن أُمَّةمُسْتَسْلِمَةمُنْخَذِلَةناعِسَةٍ،أُمَّةفَتِيَّةمُلْتَهِبَةً،وحَماسةوغَيْرَةوحَنَقًاعلى الجاهليةِ،وسُخْطًا على النُّظُمِ الجَائِرَةِ، اِنَّ عِلَّةالعالمِ الاسلامى اليومَ هوالرضابالحياة الدنياوالاطمئنانُ بها،والارتياحُ الى الأوضاعِ الفاسدةِ،والهُدُوءُالزائدُ فى

الحياة، فلايُقْلِقُـهُ فسـادٌ، ولايُزْعِجُهُ اِنْحِرَافٌ، ولايُهَيِّجُـهُ مُنْكَر، ولايَهُمُّـهُ غيرمسـائلِ الطعـامِ واللبـاسِ، ولكنَّ بتـأثيرالقرآنِ والسـيرةالنبويَّة- اِن وَجَـدَاالى القلـبِ سـبيلًا-يَحْدُثُ صـراعٌ بـين الايمـانِ والنفـاقِ، واليقينِ والشـكِ، بين المنـافِعِ العـاجِلَةوالـدارِالآخرةِ، بين راحةالجسـمِ ونَعِـيْمِ القلـبِ، بين حياةالبِطَالَـةِوموتِ الشـهادةِ، صـراعٌ أَحْدَثَـهُ كـلُّ نبـيٍّ فى وقته، ولايَصْلُحُ العـالَمُ اِلابه --- إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى، وَرَبَطْنَـا عَلَـى قُلُـوبِهِمْ إِذْ قَـامُوا فَقَـالُوا رَبُّنَـا رَبُّ السَّـمَاوَاتِ وَالأَرْضِ لَـن نَّدْعُومِن دُونِهِ إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَـطَطًا(الكهف:13، 14)، هُنالك تفـوحُ روائِحُ الجنةِ، وتَهَبُّ نَفَحَاتُ القرنِ الأوَّلِ، ويُولَدُللاسلامِ عـالَمٌ جديدٌ، لا يَشْبَهُ العالمَ القديمَ فى شيءٍ"-

وآخِرُدعواناان الحمدُ لله ربِّ العالمين-

وماأرسلناك اِلاّرحمةللعالَمين

حمداعلى جزيلِ نَعْمَاءِه،وعَمِيْمِ آلائه،وصلاةوسلاماعلى أفضلِ أنبيائهِ،وأحبِّ أصفيائهِ أمّابعد!

قال تعالى مخاطبالنبيه محمدﷺ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الأنبياء: 107) ـ

أيُّهاالسادةُ!اِنَّ أنواعَ الرحمةمختلفةٌ،ودَرَجاتُهامَتبائِنَةٌ.فَأحَدُنا يُقَدِّمُ الى أَخِيه العَطْشَانَ ماءً باردًا،وأحدُنايُرشِدُ المسافرالغريبَ الى طريقِهِ،وأحدُنايُقدِّم الى الجائع المسكينِ طعاما،وأحدُنايَقْرِى الضيفَ ،ويَكْسُوالعُرْيانَ،والوالدُ يُرَبِّى ولدَه،والمدرّسُ يُعلِّمُ تلميذَه،كلُّ هذامِن ظَواهرالرحمةِ.ثُمَّ أحدُنايُغَامِرويُنْقِذُ أخاهُ من خندقِ الموتِ،وأحدُنا يُهَرْوِلُ الى أَعْمَى،وقدأَشْرَفَ على الوُقوعِ فى هُوَّةسَحِيْقَة،فيأخُذُ بِحَجُزِهِ ويَمْنَعُهُ من السقوطِ،فهذه الظاهرةمن الرحمةأجلُّ وأكبرُ من الرحمةالأُولى،ولكِنَّ الرحمةالكُبْرَى أن يُنْقِذَأحدُناالبشريَّةمن الهَلاک، لامن هلاك الجَسَدِ،بل مِن هَلاك الرُّوحِ،وكانت رحمةالأنبياء من هذا النوع ـ

وكانت هذه البشريةفى القَرْنِ السَّادِسِ المَسِيْحِيّ أَسْواحالٍ وأَخَسَّ شَأنٍ،فكان أمامَهابحرٌهائجٌ مائجٌ حيثُ تَرتفِعُ الأمواجُ عاتِيَةً،وحيثُ الذِّئابُ الضارِيةمُفْتَرِسَةً،وحيثُ العواصِفُ الهَوجاءُلاعبةبالانسان، وحيثُ البراكينُ مُشْتَعِلَةبالنِّيْرَانِ،وماكانت هذه الأمواجُ والعواصفُ والبراكينُ سِوَى الجَهْل عن معرفةالله وصفاتِه،سِوى الجهلِ عن آلائهِ

ونِعَمِهِ،سِوى الجَهْلِ عن حاكِمِيَّتِه ومَلَكُوتِه،كأنَّ البشرقد رَضِىَ بِانْحِرَافِه عن الحقائق،وكأنّه أصرَّعلى عبادةالآلِهَةالكاذبَةِ،وكأنَّه عَكَفَ على المَنَافِعِ العَاجِلَةِ،لابَلْ تَحَوَّلَتْ طَبِيْعَتُهُ الى الثَّعَابِيْنَ والعقَارِبِ،حتى صارت الحياةنارامُتَأَجّجَةً،وشيطانامارِدًا،ففى هذه الفترة الرهِيبَةهَبَّت نَفْحةالرَّحمةالإلٰهِيَّةِ،وسَمِعَتْ أُذْنَا الانسانِ هذاالنداءَ الخالدَ:"وماأرسلناك الّارحمةللعالمين"

كان هذاالعصرمُظْلِمًامابعدَه ظلامٌ،ومابَقِيَتْ للانسانيَّةِالَّاساعاتٌ ولحظاتٌ،وكادتْ أن تَغِيبَ فى خندقٍ من اللَّهِيْبِ،وقدأشارالقرآنُ الكريمُ الى تَرَدّيهم قائلا:

وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم(آل عمران:103)،وقال رسولُ اللهﷺ : "مَثَلِى كَمَثَلِ رجلٍ اِسْتَوقَدَ نارًا،فلمّاأضاءَت ماحولها جعل الفراشُ وهذه الدوابُ-التى تَقعُ فى النار- يَقَعْنَ فيها،وجعل يَحْجِزْنَ ويَغْلِبْنَ فَيَقْتَحِمْنَ فيها،فأناآخُذُ بِحُجَزِكم عن النار،وأنتم تَقْحَمُون فيها،فذلك مَثَلِى ومَثَلُكم أناآخُذُ بِحُجَزِكُم عن النار فَتَغْلِبُونِّى وتَقْحَمُونَ فيها(متفق عليه)

هذه الرحمةهى التى أَوْصَلَتْ سفينةالانسانيةالى شاطِئِ النجاةِ، هذه الرحمةُهى التى بَعَثَتْ فيهاالعزَّوالكرامة،وبَعَثَتْ فيها القُوَة والحَيْوِيَّةَ،وبَعَثَتْ فيهاالهِمَّةوالغايةالنبيلةَ،هى التى مَنَحَتْها الرَّبَّانِيَّةَ، ومَهَّدَتْ لهاسُبُلَ المَدَنِيَّةِ،والتى هَيَّأَتْ لهاعالمًاجديدًا،و صاغَتْها انسانا جديدامُتَمَيّزا،جامعابين حَسَنَتَىْ الدنياوالآخرةِ-

اِنَّهامَنَحَتْهاعقيدةالتوحيدِ،العقيدةالتى أَتَتْ بِالمُعْجِزَاتِ،و العقيدةالتى دَمَّرَتِ الآلِهَةالباطلة،وقلَّبت الأوضاعَ والطبائع،وحَوَّلَتِ

الانسانَ الذى اسْتَعْبَدَ الأحجارَالصَمَّاءَ،وادّعى الرُّبُوبِيَّةوالحَاكمِيَّةَ، حوَّلْتهُ الى إنسانٍ لايخافُ أحداًالاالله .انّهامَنَحَتْهُ مَبْدَاالانسانية والمُساواةِ،وبعدَ قُرونٍ طويلةٍ،أعلن رسولُ الله ﷺ إعلانا أثارالأفكار،و أدْهَشَ العقولَ،وغَيَّراالمَقَايِيْسَ ـ

أيهاالناسُ! اِنَّ ربَّكم واحدٌ،واِنَّ أباكم واحدٌ،كلُّكم آدمُ وآدم من تُرَابٍ،اِنَّ أكرَمَكُم عند الله أتقاكُم،وليس لِعربيٍّ على عجميٍّ فضلٌ اِلابالتقوى۔

اِنَّ الرحمةالمحمّديةرَفَعَتْ مكانةالانسانِ وكرامتَه،اِنَّهاأعادتْ ثِقَتَهُ وشَرَفَهُ وعُلُوَّهُ،وكان الانسانُ أصغرشيئٍ،وأحقرشيئٍ فى الوجود، وكانت بعضُ الحيواناتِ،وبعضُ الأشجار،وبعضُ الأُسَرالكريمة مُقَدَّسَةًقبل هذاالاعلان،فصارالانسانُ هوأَغْلَى وُجودٍ،وأكرمَ نَسَمَة بعدهذاالاعلان،كماقال تعالى:

وَلَقَدْكَرَّمْنَابَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرّوَالْبَحْرِوَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلاً (الاسراء: 70)۔

انّ هذه الرحمةالمُهْداةبَعَثَتْ فى الانسانِ الأَمَلَ والرَّجاءَبِمُسْتَقْبَلِه، بعدَ أنْ كان مُصَاباباليأسِ وسُوءِ الظَّنِّ بفطرته،فأعلن القرآنُ بكلِّ صَرَاحةٍ:أَلاَّ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى، وَأَن لَّيْسَ لِلإِنسَانِ إِلاَّمَاسَعَى،وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى،ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الأَوْفَى،النجم:38)۔

اِنَّ القرآنَ فتح أمام المُذنِبين الخَطَّائيِّين باباواسعاللرجوع الى الله، وفَتَحَ للغَارِقِيْنَ فى حَمْأَة المَعصية والرذيلة بابَ التَّوبةِ، فقال بأُسْلوبٍ فيه الُّلطْفُ والعَطْفُ،وفيه التشويقُ والترغيبُ:

يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوالْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر:3). إنَّه مَلَأبهذا الاعلان الفجوةالواسعةبين الدين والدنيا،وقَرَّبَ المُتَبَاعِدَين المُتَنَافِرَين يَتَعَانَقَانِ فى إلْفٍ وتَودُّدٍ،ويَتَعَايِشَانِ فى سَلامٍ ووِئامٍ ،فقال: رَبَّنَاآتِنَافِي الدُّنْيَاحَسَنَةًوَفِي الآخِرَةِحَسَنَةًوَقِنَاعَذَابَ النَّارِ(البقرة:201).

وقال: إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الأنعام:162).

لقدتَغيَّرتِ الدنيابعدهذاالاعلانِ الخالدِ،كمايَتَغَيَّرالجَوُّوالطَّقْسُ، وكمايَتغيَّرالجديبُ بعد هُطُولِ الأمطارِإلى خُضْرَةِالدِّمَنِ،وتَغيَّرتِ القلوبُ وأشْرَقَتْ بنورربِّها،وتَغيَّرالانسانُ كأنَّه اسْتَيْقَظَ بعدنومٍ عميقٍ دامَ قُرُونا،فصارهذاالانسانُ رَبَّانِيّا،وباذِلانفسَه لِلّهِ،وصار مُطِيعاله،وداعياليه،وصارانساناحقِيقِيّا،مُخلِصاً،وعبداصادقا، مُجاهِدا،وراحمارحيما،وصدق الله العظيم.

وماأرسلناك الّارحمة للعالمين.

الى الرجعة الصادقة أيها المسلم!

الحمدُ لله فالقِ الحَبِّ والنَّوىٰ، ومُخرجِ الحيِّ من الميِّتِ، ومُخرجِ الميِّتِ من الحيِّ، والصلاةوالسلامُ على رسولِ الهُدىٰ، وعلى من اتّبعهم بالاحسان من أهل التُقىٰ، أمّابعد!

حضراتِ المستمعين ! انّنانتحدّثُ كثيراعن حاجةالمسلمين الى رَفْعِ مُسْتَوَى الحياة، وتوفِيرالمالِ، والاختصاصاتِ العِلميَّةالمَادِيَّةِ، ولا نتحدّثُ اِلّاقليلًاعن حاجةالمسلمين الى صدقِ الايمانِ باللهِ، وتَمْتِيْنِ الصِلَةبه، واِمْتِثَالِ أمرِهِ ونَهْيِهِ، وتَحَرّى رِضْوانِهِ ـ

كم رأيناالمالَ فى أَيْدِى المسلمين-فضلاعن غيرهم- مَفْسَدَةلهم، ومَهْلَكَةلِدينِهم وخُلُقِهم--- كم رأيناالفكروالعلمَ مُطِيْعَيْنِ للأغراض التافهة، ووسيلةللمنافع الحقيرة--- كم رأينامَن يُسَمَّوْنَ العلماءَ يَضْعُون أنفُسَهُم فى خدمةأعداءِ الاسلام، ويُحاربون أوليائه، ويَشترُون بآيات الله ثمناقليلًا، ويَتَهافَتُون على المناصِبِ والجاهِ الحقيرِ، تهَافُتَ الفَرَاشِ على النار ـ

وآسَفَاهُ!لقدتَغَيَّرَتْ مَقَاييسُ المسلمين اليومَ، فَيَرَون أنّ سِرنَجاحِ الاسلامِ وَانْتِصَارالمسلمين هى الوسائلُ الماديّةُ، وكان سرانْتِصَارِ المسلمين الأوائلِ اِيمانَهم الصادقَ الخالصَ، وَامْتِثَالَ أوامِرِاللهِ بِرِضَا القلبِ، ورغبتَهُمُ العميقةَفى التَّفَانِى فى سبيلِ الله ـ

احتاج الاسلامُ فى القَرْنِ الأوَّلِ الى الدُّعاةِ، فكان المسلمون الأُوَلُ خيرَدُعاةٍ، وأَجْرَأَدُعاةٍ، وأصبردُعاةٍ، بَلَّغُوارسالةاللهِ بأقوالِهم وأفعالِهم ـ

وأخلاقِهِم،وأدَّواالأَمانَةبِبَذْلِ أموالِهم وأرواحِهم،وشَقُّوالهاالطريقَ فى أَصْعَبِ الظُرُوفِ،وأَحْرَجِ الأوقاتِ،صَبرواعلى الأذى المَرِيْر،والبَلاءِ الشديدِ،وقد تَكالبَتْ عليهم أعداءُ هم۔

احتاج الاسلامُ الى الدَّمِ الذَّكِي للدفاعِ عنه والقتالِ لأعدئهِ، فَاسْتَبَقَ المسلمون فأَرَاقُوادِمَائهم،وضَحَوانُفُوسَهم ونَفِيْسَهُم،و قَاوَمُوا مُعَانِدِى الحقِّ وجُنُودَ الباطلِ،ودَحَرُواعَبِيدَ الأهواءِ والمَطامِعِ، ورَأَوا الشهادةانتصارا،ورأوارضوانَ اللهِ هَدَفاوغاية۔

احتاج الاسلامُ الى المَعارِف،والجهودِ العلميّةِ،وتِبْيَانِ الأحكامِ، وتوجيهِ الحياةِ،وكَشْفِ أَباطيلِ المُتَشَكِّكِيْنَ فيه،فَنَهَضَ العلماءُ المخلصون بذلك أحسنَ نُهُوضٍ،وبادَرُواالى سَدِّ هذه الثَّغْرَةمِثلما بادَرُواالى الجهادِ بالأموال والأرواح۔

أيُّهاالاخوةالكرامُ! هذاحالُ أولئك المسلمينَ الأوّلِيْنَ الذينَ آمنوابا لله ورسوله،واليومِ ألآخر،وانقادُواانقياداطَبِيْعِيًا،وعندماحصلت المقدَّماتُ أَعْقَبَتْهاالنتائجُ،وعندماثَبَتَ الأصلُ الحيُّ فى الأرض نَمَتْ الشجرةوازْدَهَرَتْ،وَامْتَدَّتْ الفروعُ الى السماء،وعندمارسخَ الأساسُ المتينُ أمْكَنَ أن يقومَ عليه البناءُ الشامخ،ولولم يكن هذاالاصلُ الثابتُ للايمان فى مكّةَ،لَمَاكانت لوازمُه ونتائجُه فى المدينة،ولولم تكُنْ هذه العقيدةالراسخةلَمَاكانتِ الشريعةالسمحةُ،ولَمَاكان المجتمعُ الاسلامىُّ،ولماكانتِ العواصمُ الاسلاميةمن بغدادَ،وقُرطبةَ،وغَرناطةَ، والقاهرةِ،ودلهى ولاهور،ولَمَاكانتْ مراكزُ العلم وآثار الحضارةو المَدَنِيَّةِ۔

فلابُدَّ إِذَنْ مِن تأصِيلِ هذه العقيدةفى القلوب والضمائر،و

العواطفِ والمَشَاعِرأَوّلاً، حتى تَبْدُوآثارُه ومظاهرُه فى السلوك الخارجيّ، وفى العالَمِ الوَاقِعِيّ ،فلابُدّ اِذَنْ أن نبدادعوةالاسلام بالجُذُورو الأُصُول، لابالفُروع والآثار۔

أيُّهاالسادة! ماحالُ المسلمين اليومَ ؟خَلَاالقلبُ من الايمان المَتِينِ، فَحُرِمُوا النتائجَ واللوازمَ، غُلَّتْ أَيْدِيهم بالأاف والتقاليدِ، و حَلَّتْ فى حياتهم مَحَلَّ الروحِ، رَغِبوافى مُوَالاةأعداءِالله، ووقفواجنبا الى جنبِهم، يُحارِبُون معهم الاسلامَ ايثاراللسلامة، وحُبّا للمَصْلَحة، وتَزَلُّفاللسياسةِ، أوخَشْيَةِمن طُغَاةالأرضِ، يَخْشَوْنَ النَّاس كَخَشْيَةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَن يَّخْشَوْهُ۔

هذاوجهُ المسلمين ألأقْبَحْ، وفيهم أربابُ الذَّكاءِ والقلمِ، وأصحابُ المَهَارَةوالفنّ، وأصحابُ المعرفةوالعلمِ، وأصحابُ الاختصاصاتِ والمَو اهِبِ، ومع الأَسَفِ كُلُّهُم شاغِلون عن الاسلامِ۔ فَأَدْعُوالغَيَارَى الى رَجْعَةحَقِيْقِيَّة۔ لارَجْعَةكَلامِيَّة۔ أدعوهم الى تَجديدِ اِيمانِهم، ونَبْذِ كُلِّ ، مايُوَلِّهُونَ من دُونِ اللهِ، أَدعوهم الى أَن يُجَدِّدُواعَهدَهم بالله، ويُحَوِّلُوا قلوبَهم الى اللهِ ،ويَشْحَنُومابِحُبِّهِ، وأدعوهم الى مَعرِفَتِه، وتَوثِيقِ الصِّلَةبه، وصِدْقِ العُبُودِيَّةله، ورَبْطِ الفكرِوالمشاعِربأمرِهِ ونَهْيِهِ ، لابأسَ أن يَعِيشُوافى الدنيا، ويأخذوانَصِيبَهُم منها، ولٰكِنَّ طَرِيقَهُم و هدفَهُم هوجَنَّةالخُلْدِدائماأَبَدا۔

بهذاالايمانِ الصادقِ المُتَدفِّقِ يَنْبَعِثُ الاسلامُ قَوِيّاغَلَّابا، ويَقَعُ الانقلابُ الجَذَرِى العَمِيْقُ بِاذْنِ اللهِ۔

فياشبابَ الاسلامِ! لوعَرفتُم اللهَ هذه المعرفة، صَغُرعندكم كُلُّ ماسِوَاهُ، وذابَ فى أَعْيُنِكُم كُلُّ ماعَدَاهُ، وإِذَاأَيْقَنْتُم أَنَّ اللهَ معكم، رَأَيْتُم

أَنْفُسَكُم أَقوىٰ مِن كُلِّ قُوَى الشيطانِ،واذارَجعتُم اليه هذه الرَجْعَة تَحَوَّلْتُم خَلْقاجديرًابِحَمْلِ الأَمَانَةالتى أَشْفَقَتْ مِنهاالسمواتُ والأَرضُ والجبالُ،واتصلتْ أَرْوَاحُكم مِن وَراءِ القُرون بروحِ رسولِكم الكريمِ،و بصحابتِهِ الميَامِيْن ،اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَامِنْهُم ـ

وآخِردَعْوَانَاأَنِ الحمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِيْن۔

الصحابة كُلُّهُم مِن أهلِ الجَنَّةِ

الحمد لله رَبِّ الأَرض والسموات العُلى، والصلوٰة والسلامُ على النبى المصطفى، وعلى آله وصحبه الذين اهتدوا بالهُدىٰ - أما بعد!

قال اللهُ تعالى: مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنْجِيلِ - (الفتح 29)

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطُنا　　طَلَّقُوا الدُّنْيَا وخَافُوا الفِتَنَا

نَظَرُوا فيها فَلَمَّا عَلِمُوا　　اَنَّها لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَناَ

جَعَلُوها لُجَّة وَاتَّخذُوا　　صَالِحَ الأعْمَالِ فيها سُفُناَ

أَيُّها السادة الكرامُ ! اِنَّ الصحابة العظامَ رأسُ ألأَوْلِيَاءِ وصَفْوَة الأَتْقِيَاءِ، وخيرُ عِبادِ اللهِ بعدَ الأنْبِيَاءِ، جَمعُوا بين العلمِ والعملِ، وبَينَ الجهادِ والقتالِ، شَرَّفَهُمُ اللهُ بِمُشاهدة خاتَمِ الأنبياءِ، وصَحِبُوهُ فى السَّرَّاءِ والضَّرَّاءِ، وبَذلُوا أَنْفُسَهُم وأَموالَهُم فى سبيل الله، ورَفعُوا رأية الحقِّ حتى صاروا أَفْضَلَ القُرُونِ وخيرَ الأُمَمِ بشهادة الكتابِ وتَرجُمانِ السُّنَّةِ، هُمُ الذين أَقامُوا أَعْمِدَةَ الاسلامِ، وهُمُ الذين شَادُوا قُصُورَا الايمانِ، وهُمُ الذين قَطَعُوا حبائلَ الشركِ، وهُمُ الذين رَفعُوا لِوَاءَ العدلِ فى أَطْرَافِ المعمورة، فهم أَدَقُّ الناسِ فَهما، وأَغْزَرُهُم عِلْما، وأَصْدَقُهُم ايمانا، وأَحسنُهم خُلْقاً، وكيفَ لا؟ وقد تَرَبَّوْا على يَدَىْ مُعَلِّمِ الانسانية ﷺ، ونَهَلُوا من ماءِ مَعِيْنِهِ الصَّافِى، وشَاهدُوا التنزيلَ، وطَبَّقُوهُ

فی وَاقِعِ حیاتِهم .یقول عبدُ اللهِ بْنُ مسعودٍ رضی الله عنه :

اِنَّ اللهَ نَظَرفی قلوبِ العبادِ.فَوَجَدَ قلبَ محمَّدٍخیرقلوبِ العبادِ. فَاصْطَفَاهُ لنفسهِ.وَابْتَعَثَهُ برسالتِه.ثُمَّ نَظَرفی قلوبِ العبادِبعدَقلبِ محمّدفوجد قلوبَ أَصحابهِ خیرقلوبِ العبادِ .فجعلهم وراءَنَبِیّهِ . یُقاتِلُون علی دینِهِ (رواه احمد)

وردتِ لأَیاتُ القرآنیة.والأَحادیثُ النبویةالشریفةفی فضائلِ الصحابةلایُمْكِنُ الحَصْرعلیهافی جلسةأَووَقْفَةٍ.ولكِنْ نَتَحَلّی بذكر بعضٍ منهاقال اللهُ تعالیٰ:

وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ۔(التوبة100)

وقال: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَافِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا (الفتح:18)۔

وقال:لِلْفُقَرَاء الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلامِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًاوَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ. وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةًمِّمَّاأُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوكَانَ بِهِمْ (الحشر8۔9)

وقال رسولُ الله ﷺ فیماروا ه البخاری عن عِمرانِ بْنِ حُصَیْنٍ: خیرُأُمَّتِی قَرْنِی ثُمَّ الذینِ یَلُونَهُم ثُمَّ الذینَ یَلُونَهُم ۔

وعن أَبی سعیدٍ الخُدْرِیؓ قال: قال رسولُ الله ﷺ:لاتَسُبُّواأَحدامِن أَصحابِی.فانّ أَحَدَكُم لَوْأَنْفقَ مِثْلَ أُحَدٍ ذَهَباماأَدْرَك مُدَّ أَحَدِهِم ولا نَصِیْفَهُ ۔

يقول سيِّدُناعلى -رضى الله عنه- عن اِخوانِهم الصحابة:

"أَيـن القـومُ الـذينَ دُعُـواالى الاسـلامِ فَقَبِلُـوهُ،وقَرأُواالقرآنَ فـأَحْكَمُوهُ،هُيِّجُواالى القتـالِ فَوَلَهُواوَلَـهَ الِّلقَـاحِ الى أَولادِها،وأَخَـذُوا بـأَطْرَافِ الأَرضِ زَحْفازَحْفاً،وصَفًّاصَـفًّا،بعضٌ هَلَـك وبعـضٌ نَجَـا،لا يُبَشَّرُن بِالأَحْيَاءِ،ولايُعَزَّوْنَ بالمَوْتىٰ -

كانواخاضِـعِين لكلمةالاسلامِ،ناصـرِين للمسـلمين ،أَوْفِيَـاءَلله و لرسـولهﷺ،مُؤاسِـين للأَيْتَـامِ والأَرَامِـلِ،راغِبِين عـن طريـقِ الكفروالبا طلِ،اِنَّهم مَحَوارُسُـومَ الجَهْـلِ ،وهَدَمُواأَسـاسَ الطـاغـوتِ وأَخْضَـعُوا رُؤُسَـهُم أمـامَ أحكـامِ الدينِ،وبَـذَلُواأرواحَهُم وأمـوالَهُم فى سـبيل الله، اذاكان فيمابينَهُم خِلافٌ فى شيئ فلم يكنْ مَصْدَرُهُ اِلاالِاخلاصُ ، واذا كانوايَتنازَعُون حولَ أمْر،فكانَ ذلك النِّزَاعُ أَفضلَ مِن سِلاحٍ ومُسَالَمَة، وماكـانوايَتَكَلَّفُون فـى الطعـام والشـراب،ولاكانوايَتَوَخَّوْن الزينـةو الهِنْدَامَ من وراء اللباسِ،لقد كان القـائدُ والجيشُ فى مُسْتَوىٰ واحدٍ، وكـذلك الـغنىُّ والفقيرفى حالةواحدة،لقـد كـان الخليفـةحارسَ الأُمَّـة كمايَحْرِسُ الرُّعاةقُطْعَانَ الغنَمِ ،وما كانوايُمَيِّزُون بين المسلم والذِمِّى، ولاكـانوايعرفون الفـرقَ بـين الحُروالعَبْـدِ،كانوايُرَاعُون الاقتصـادَفى مكانِ الاقتصاد،والسخاءَ فى مَحَلِّ السخاءِ ،ويَتَمَسَّكُون بِمَبْدَاَلاتِّزَانِ فى الحُبِّ والعداوةِ،فكانوايُحِبُّون بدون جزاءٍ،ولايُبْغِضُون فى غيرعِلَّـةٍ، فَمَن خَضَعَ للحـقِّ خَضَعُواله،ومن أَعْـرَضَ عـن الحـقِّ أَعْرَضُـواعنه ، (الرسول الاعظم ص56-57)

سَعِدُوابتربيةالرسـول وصُحْبَتِهِ ﷺ،فَتَحَلَّـتْ حيـاتُهم بالـصفـاتِ الرَّبَّانِيَّة،ولقـد صَـوَّرالقرآنُ هـذه التربيةالنبويةالفَذَّة،وهـذاالتأثير

الجذْرِىَّ العميقَ أحْسَنَ تصويروأروَعَ بيانٍ۔

فكان كلُّ فردٍ من الصحابةالكرامِ نُموذَجافَرِيداللتربيةالنبوية،و مَفْخَرَةللبشرية،يقول العلامةابوالحسن على الحسنى الندوى عن هذاالنَّمُوْذَجِ الانسانى :

"انَّ ايمانَهم الراسخَ،وعلمَهُم العميقَ،وقلبَهُم الصادقَ،وحياتَهم الساذجةَ، وتَواضُعَهُم، وخَشِيَّتَهُم، وعِفَّتَهُم، وطُهْرَهُم، وعَطْفَهُم، و رَأفَتَهُم، وشَجَاعَتَهُم، وجَلادَتَهُم، وتَذَوُّقَهُم للعبادةِ، وحَنِيْنَهُم الى الشهادةِ،وفُرُوسيَّتَهُم بالنهار،وقيامَهُم بالليل،وتَحَرُّرَهُم من سُلطانِ الثَّرْوَةِ،والقَنَاطِيرِ المُقَنْطَرَةمن الذهب والفِضَّة،وزُهدَهُم فى زَخَارِفِ الدنيا،وعدلَهُم ،وحُسْنَ تدبيرِهم،كلُّ ذلك مِمَّالايُوجَدُ له نظيرفى الدنيا،ومن مَآثِرالنُّبُوَّةأَنَّهاصَنَعَتْ رجالًاكانواأَفْذَاذامِن نوعِهِم فى التاريخ ۔ (الرسول الاعظم 19۔20)

حملواأَمَانةالاسلامِ ،وسَاحُوابهاأَقْطَارالأرضِ فَنَشَرُوها،وحملوا أَمانةالخلافةوالجهادِ وحقوقَ الانسان ونَقَلُواالأُمَمَ مِن حَضِيْضِ الشرك والظلمِ الى سماءِ التوحيدِ والعدلِ،ويَصْدُقُ عليهم قولُ الشاعرالحُطَيْئة:

يَسُوسُونَ أَحْلامابعيداأَنَاتُها فَاِنْ غَضِبُواجاءَ الحَفِيْظَةوالجِدُّ
أُولٰئِك قومٌ اِنْ بَنَواأَحْسَنُواالبُنَا وانْ عَاهدُواأَوْفواوانْ عَقَدُواشَدُّوا
وانْ كانتِ النَّعْمَاءُ فيهم جَزَوابِهَا وانْ أَنْعَمُوالاكَدَّرُوهاولاكَدُّوا
مَطَاعِيْنُ فى الهَيْجَاءِمكَاشِيْفُ للدجىٰ بَنَى لهم آبَاؤُهم وبَنىٰ الجَدُّ

فنحنُ نُحِبُّ أَصحابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ،ولانَذْكُرُهُمْ اِلابالخير،ونَشْهَدُ لِمَحاسِنِهِمْ وفَضَائِلِهِمْ ونَقتدِى بِهَدْيِهِمْ ونَكُفُّ عَمَّاشَجَربينهم ،رَضِىَ اللّٰهُ عنهم ورَضُواعنه ذلك لِمَن خَشِىَ رَبَّهُ ۔

وفاة الرسول ﷺ

الحمدُلله الذى خلقَ الموتَ والحياةَلِيَبْلُوَكُم أَيُّكُم أَحْسَنُ عَمَلًا، والصلاةوالسلامُ على سيِّدناونبيِّنا، الذى ترك لناسُنّةواضحةوأُسْوَة حسنةً، أمّابعد!

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوقُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئًا (آل عمران:144)

أيهاالحضورالكرامُ! مكث رسولُ الله ﷺ أربعين سنةمِن عُمْرِهِ فى مكّةالمُكرّمةولم يُوحَ اليه شىءٌ، قال تعالى محاكيا عنه: فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ (يونس:16)۔ حتى بَعثَهُ اللهُ نبيّاو رسولًا، وأنزل عليه الوَحْىَ بعدالأربعين من عُمْرِه: اِقْرَاابِاسْمِ ربّك الذى خَلَقَ، خَلَقَ الانسانَ مِن عَلَقٍ ۔۔۔ثُمّ اسْتَمَرالوَحْىُ، ومَشَى موكبُ الدعوةبِالْبُطْءِ وَالْهُوَيْنٰى، وهاجرالرسولُ الأعظمُ الى المدينة، فقامتْ فيهادولةالاسلام، ولمّاكانت السنةالعاشرةمن الهجرةالمباركةظهرت أماراتُ أَجَلِهِ، وبَدَتْ علاماتُ اِرْتِحَالِهِ مِن الدنياالى لِقَاءِ رَبِّهِ، فَحَجَّ بالناسِ تلك السَّنَةَ، وعَلَّمَهُم مَناسِك الحَجِّ قائلًا: خُذُواعَنِّى مَنَاسِك الحَجِّ، وأُنْزِلَتْ عليه بِعَرَفَة: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا (المائدة: 3)

وفى عَرَفَةأشارفى خُطبتِه الى اِقترَابِ الأَجِلِه، فقالﷺ: لَعَلِّى لا

أَلْقَاكُم بعدَ عَامِى هذا،ألا،فلاتَرْجِعُوابَعدِى كُفَّاراً،يَضرِبُ بعضُكم رِقَابَ بعضٍ،ألاإنَّ دِمَاءَ كم وأموالَكم عليكم حرامٌ كَحُرْمَةِيَوْمِكُم هذا،فى بَلدِكُم هذ،ألاكُلُّ شئ مِن أَمْرالجاهليةتحت قَدَمِى موضوعٌ ـو فى أيّامِ التَشريقِ نَزلتْ عليه سُورة،فيهااِعْلامٌ بِاقْتِرَابِ أَجَلِهِ الشريفِ: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ،وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (النصر:1ـ3)ـ

ابتدأالوجعُ برسولِ اللهﷺفى آخرصَفَرفى السَّنةالعاشرةمن الهجرة،فقال لِنَفَرمن المسلمين فى حالِ مَرَضِهِ فى بيتِ عائشةرضى الله عنها:أُوْصِيْكُم بِتَقْوَى الله،وأَسْتَخْلِفُهُ عليكم،انّى لكم منه نذير مبينٌ،أَلاتَعْلُوعلى الله فى عبادِه وبلادِه،فانّ الله قال لى ولكم :تِلْكَ الدَّارُ الآخِرَةُنَجْعَلُهَالِلَّذِينَ لايُرِيدُونَ عُلُوًّافِي الأَرْضِ وَلافَسَادًاوَالْعَاقِبَةُلِلْمُتَّقِينَ ـ (القصص:83)

وكان يقولُ فى مَرَضِهِ : الصلاةالصلاةَ،م ومامَلَكَتْ أَيْمَانُكُم ! قيل له:انّ الناسَ يَنْتَظِرُونَك،فقال: مُرُوا أَبَابَكْرفَلْيُصَلِّ بالناسِ،يَأبَى اللّٰهُ و رسولُه اِلّاأبابَكْر،ولمّاكَشَفَ رسولُ الله سِتْرحُجْرَةعائشةورأى الناسِ صُفُوفايُصَلُّون،بَرِقَ وَجْهُهُ كأنّه وَرَقَةمُصْحَفٍ،ثُمّ تَبَسّمَ يضْحَكُ، فَهَمَمْنَاأَنْ نَفْتَتِنَ من الفَرَحِ،وظَنَنَّاأنّ النبىّﷺ خارجٌ الى الصلاة فَأَشار اليناأَنْ أَتِمُّوا صلاتَكم،وأَرْخَى السّتْر،وتُوُفّىَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺـ

ياأبناءالأُمّةالاسلامية! أَوْصَى رسولُ اللهﷺخلالَ مَرَضِهِ أنْ نَفِّذُواجَيْشَ أُسَامَةَ،وأَجِيْزُواالوَفْدَ بماكنتُ أُجِيْزُهُ،وأَخْرِجُوااليهودَ و النَّصارَى مِن جزيرةالعربِ،وقال : لاتَبْقَى خُوخَةفى المسجد اِلاسُدَّتْ،

اِلاخُوخَةُأبی بَكْرٍ،قـال علیّ رضی لله عنـه:أَوْصَی رسـولُ اللهﷺبالصلاة والزكاةوماملكتْ أَيْمَانُكم،قالت عائشةرضی اللهُ عنها: ذَهبتُ أَعُودُهُ، فَرَفَعَ بصرَه الی السـماء يقـول: اللّٰهُمَّ ! الرّفيـقَ الأعلَی، وتُوُفّیَ،وهـوابنُ ثلاثٍ وستين سنةً،وتُوُفّیَ أبوبكروهوابنُ ثلاثٍ وستين سنة،وتُوُفّی عُمَر، وتُوُفّی عَلِیٌّ وهماابناثلاثٍ وستين سنة۔

تُوُفّیَ رسـولُ الله ﷺ وهـويَحْكُمُ جزيرةالعربِ،ويَرْهَبهُ مُلُوك الدنيا، ويُفَدّيْـهِ أصـحـابُهُ،وماتَرَك ديناراولادِرهما،ولاعَبْداولاأَمَـةً اِلّابَغْلَتَـهُ البَيضاءَ،وسِلاحَهُ ۔ تُوُفّیَ،ودِرْعُهُ مَرهُونَةعند يهوديٍّ بثلاثين صاعامن شعير۔

نزلـت وفـاةالرسـول ﷺ علی الصحابةكالصَّاعِقَةلِشِـدَّةحُبّهِم لـه، فَتَحَيرُّوامُضطربين،قـال بعضُهم :تُوُفّیِ،وقـال بعضُهم: لم يَمُتْ،و أقبلَ أبوبكرٍرضی لله عنه علی النـاس وقال:

أيهـالنـاسُ! اِنّه مَن كان يعبدُ محمّداًفانّ محمّداقـد مـاتَ،ومَن كان يَعبُدُ اللهَ فَاِنَّ اللهَ حَیٌّ لايموتُ،ثُمَّ تَلاهذه الآية:

وَمَامُحَمَّدٌإلاَّرَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوقُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّـاكِرِينَ (آل عمـران: 144)۔ قـال عمـر: فلمَّاتَلاهـذه الآية،اِنْقَطَعَ لها ظَهْرِی،كأنّی لم أَسْمَعْ لهاقَبْلَ اليومِ،وأيقنتُ أنّ رسـولَ اللهﷺقـدمـاتَ۔ وبَايعَ المسلمون أبابَكْربالخلافةحتی لايجدِ الشَّـيطانُ سبيلاالی تفريقِ كَلِمَتِهِم،وتَمزيقِ شَـمْلِهِم ۔يقـول أنس رضی الله عنه:لمّامات رسـولُ الله ﷺكنّاكالغَنَمِ المَطِيرَةِ،فمـازال أبوبكريُشَجّعُنَاحتی كُنّاكالأُسُـودِالمُتَنَمِّرَةِ۔

وفى اليوم الثالث من مَوتِه تَوَلَّوا تَجْهِيْزَهُ وتَغْسِيْلَهُ. ثمّ دخل الناسُ يُصَلُّون عليه أَرْسَالًا. صَلَّى عليه الرجالُ، ثمّ النساءُ، ثمّ الصِّبْيَانُ، وكان ذلك يومَ الثُّلَاثَاءِ، وكان يوماحزينا فى المدينة، تقولُ أُمُّ سَلَمَةَ أمُّ المؤمنين: يَالَهَامِنْ مصيبةٍ، ماأصابَنَا بعدَها بمصيبةٍ الّاهَانَتْ اذاذَكَرْنَا مُصِيبَتَنَابه ﷺ.

وقال ﷺ: أيها الناسُ! أيُّماأحدٌ من الناس أُصِيْبَ بمصيبةٍ فَلْيَتَعَزَ بمصيبتِهِ بِى، فانّ أحدامِن أُمَّتِى لن يُصَابَ بمصيبةٍ أَشَدَّ عليه مِن مصيبتى (رواه البخارى).

وقال ﷺ: انّكم تُعْرَضُون عَلَيَّ يومَ القيامة، فَأَعْرِفُكُم بِسِيْماكُم و أسماءِكم كمايَعْرِفُ الرجلُ الغريبةمن الابل فى اِبِلِهِ، وأنّه يُؤخذُ بأناس من أُمَّتِى ذاتَ الشِّمال فأقول: ياربِّ! أُمّتى! فيُقالُ: انّك لاتدرى ماأحد ثُوابعدَك، فأقول: بُعْداوسُحْقالِمَنْ غَيَّربعدى، وأقولُ كماقال العبدُ الصالحُ: كُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ، إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، (رواه مالك وأبوداؤد والآيةمن المائدة:117-118).

لقد تَجَرَّعَ حبيبُ الرحمن المصطفى كأسَ الموتِ، وماتَ كمايموت كلُّ ذِى رُوْحٍ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ (الزمر:30)

ولاحَتِ الحقيقةالكُبْرَى فى هذاالوُجُودِ، حقيقةالموتِ والفَنَاءِ الذى يَسْقُطُ أمامَه الطُّغاةوالعُصاةُ، والمُتَجَبِّرُون والمُلحِدُون، أوالرسُلُ و الأنبياءُ، أوالمُقَرَّبُون والأَصْفِيَاءُ، فكلُّهم عَبِيْدٌ أذِلَّاءُ لِقَيُّومِ السماواتِ

والأرضِ۔

فَلْيأتِ طُغاةالعصر، ودعاةالعلم، ورَوّادواالغزْوِ، ويُحَشّدُواكلَّ أقمارِهم الصّناعيّةِ، ويَستعينُوا بكلِّ اِمْكاناتِهم ومُخْتَرَعَاتِهم على أن يُزِيْحُوا شيئامِن سُلطانِ الموت، ويُبْطِلُوا التحَدّى الالٰهِى : "كلُّ نَفْسٍ ذائقةالموت "، فاِنْ فَعلُوا فَلَهُم حَقُّ الطُغيَانِ والكُفْرَانِ، والتَّأَلُّهِ و التَّمَرُّدِ، واِلافَالأَحْرَى بهم أن يومنوابِأَنْ لاأُلُوهِيَّةَ، ولاحاكِمِيَّةَ،ولا سُلطانَ،ولابَقَاءَ اِلاللهِ الواحدِ الفردِ الصمدِ،كلُّ مَن عليهافَانٍ،ويَبْقَى وجهُ رَبِّك ذوالجلال والاكرامِ۔

قضية الإيمان وحقيقة التوحيد

الحمد لله،ونستعين بالله،ونُصَلِّي ونُسَلِّمُ على رسول الله،وعلى آله وصحبه الذين تَمسَّكُوابشريعةالله،أمّابعد!

قال تعالى:يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيَ أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْبِاللَّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيدًا (النساء 136)

سادتى !اِنَّ قَضِيَّةَالايمانِ والعقيدةليست أَمْراهَيِّنا،اِنَّمَاهى أمرذ وأَهْمِيَّةبالغةٍ،تَتعلَّقُ بوجود الانسانِ ومَصِيرِهِ،تَتعلَّقُ بحياتِه ومَآلِهِ، اِنّهاالسعادةالأبَدِيَّةُ،أوالشَّقَاءُ الدائمُ،اِنّهاالجنةأبدا،أوالنار أبدا، والايمانُ هوتصديقُ القلب بالله ورسوله،التصديقُ الذى لا يَتطَرَّقُ اليه أَدْنَى شَكٍّ،التصديقُ الذى يَطمَئنُّ به القلبُ تمامَ الاطمِئنَانِ، التصديقُ الذى يَنْبَثِقُ منه العملُ والحركةُ،ويَنْطَلِقُ منه الجهادُ بالمالِ،والجهادُ بالنفسِ فى سبيل الله،التصديقُ الذى يَذُوْقُ صاحِبُها حلاوةالايمان بالله،قال النبىّ ﷺ:ثلاثٌ مَن كُنَّ فيه وَجَدَ بهنّ حلاوة الايمان : أن يكون اللهُ ورسولُه أَحَبَّ اليه مِمَّاسِواهُما،وأَنْ يُحِبَّ المرءُ لايُحِبَّه اِلاللهِ،وأن يَكْرَهَ أن يَعُودَ فى الكُفربعدَ أنْ أنقذَهُ اللهُ منه كما يَكرهُ أنْ يُلْقَى فى النار(متفق عليه)

أيُّهاالاخوة! فَلايَكْفِى اِذَنْ مُجَرَّدُ اعلانٍ بأنَّنامؤمنون،فما أكثر المنافقين الذين قالواآمَنَّابِأَفْوَاهِهم ولم تُؤمِنْ قُلوبُهم،كما جاء فى الذكرالحكيم :وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم

بِمُؤْمِنِينَ،يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُونَ،(البقرة:8،9)۔

لیس الایمانُ مُجَرَّدَ القولِ،أومُجَرَّدَ العملِ،أومُجَرَّدَ التصدیقِ، اِنَّماهواِدْرَاك ذهنیٌّ،واِذعانٌ قَلبِیٌّ،اِنَّماهواِرادۃووِجْدانٌ، اِنَّماھومعرفة جازمةٌ،اِنَّماھواِنْقِیَادٌ اِرادِیٌّ،وتَسلیمٌ کاملٌ یَبْعَثُ علی العملِ،اِنَّماھو ثباتٌ واستقامة فی سبیل الأُلُوھِیَّةوالرُّبُوبِیَّةِ، اِنَّماھو الْتِزَامٌ بالأخلاقِ الاسلامیةِ، والسلوك الدینی،اِنَّماھو اعتصامٌ بِمَنهَجِ اللهِ الکاملِ: اِنَّ الذین قالواربُّنَاالله ثُمَّ اسْتَقَامُواتَتَنَزَّلُ علیهِمُ الملاءِکَةُ۔

وقد شَهِدَ القرآنُ الکریمُ،اِنَّ ھذاالایمانَ باللہ وبِرُسُلِهِ ھوسفینة النجاۃِ،واِنَّ التکذیبَ به وبِرُسُلِهِ ھوسببُ الهَلَاك والبَوَار،کماقال تعالی فی قِصَّةنُوحٍ: فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُواْ قَوْمًا عَمِينَ (الأعراف:64)

وقال فی ھود وقومه: فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُواْ مُؤْمِنِينَ (الأعراف:72)

أیھاالمستمعون الکرامُ! ھذہ ھی عقیدۃ التوحیدالخالصةُ التی بُعِثَ بھاالرُّسُلُ والأنبیاءُ جمیعا،ونَزلتْ بھاکُتُبُ السماءِ قاطِبَةً،ھذہ ھی حقیقةسرَمدِیَّة علَّمها سیّدُناآدمُ بَنِیْهِ،وأعلنَهانوحٌ فی قومه،ودعا الیهاھودٌ وصالحٌ،وجَاھَدَ فی سبیلهاابراهیمُ ولُوطٌ،وجاء بهاموسی فی تَورَاتِه،وداوُدُ فی زَبُورِهِ،وعیسی فی اِنْجِیْلِهِ ۔

وھذہ ھی العقیدۃالنَّقِیَّةالتی جاء بھاخاتَمُ الأنبیاءِ،وأفضلُ الرُّسُلِ سیّدُنامحمدٌﷺ،وعَرَضَهَاعلی البَشَرِیَّةعَرْضاجدیدا،ونَقَّاھامِمَّاشَابَهَا

بعقيدةالتَثْلِيثِ،والشَّفَاعَاتِ الفاسدةِ،والتشبيهِ والتجسيمِ، و قدبَيَّنَ لنا،أَنَّ اللهَ واحدٌأحدٌ،ليس له شريكٌ،وليس له مَثِيلٌ،لافى ذاتِه ،ولافى صفاتِه،ولافى أفعالِه،ولافى أمرِه،ولافى نَهْيِهِ،ولافى أُلُوهِيَّتِهِ،ولافى رُبُوبِيَّتِهِ،ولافى حاكِمِيَّتِهِ،ولافى مَلَكُوتِهِ،فهوربُّ السماواتِ و الأرضِ،خَلقَ كُلَّ شيئٍ فَقَدَّرَهُ تَقديرا،وأعطى كلَّ شيئٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى،فلايجوزُ التَّوَجُّهُ اِلَّااليه،ولايجوزُ الخُضُوعُ اِلاأمامَه،ولايجوزُالانقيادُاِلالِحُكْمِهِ،والبشركلُّهُم سَواءٌ،لايَملِكُون لأَنْفُسِهِم ضَرّاولانَفْعا،ولاموتاولانُشُورا ـهذاهوالتوحيدُ الخالصُ الذى دعااليه الاسلامُ،قال تعالى: تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاء بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ (ال عمران:64) ـ

اِخْوَتِى!هذه هى العقيدةالتى تَتَمَثَّلُ فى" لااله الاالله"،فهى ثَورة على الأصنامِ والالِهَةِالمَزْعُومَةِ،وهى ثَورةعلى عُبُودِيَّةالانسانِ للانسانِ مِثْلِهِ،فهى ثَورةٌعلى جَبابِرَةالأَرْضِ،وطَواغِيتِ الجاهليَّةِ، وهى نداءٌ صارخٌ لِتحرير البشر، وعنوانٌ جَلِيٌّ لِمَنْهَجِ اللهِ، وحَجرٌأساسِيٌّ لِبِنَاءِ المُجْتَمَعِ الرَّبَّانِى،هذه العقيدةتَشملُ الروحَ والمادَّةَ،تَشملُ الحقَّ و القُوَّةَ،تَشملُ الدينَ والعِلمَ،تَشملُ الدنياوالآخرةَ،وتَغْرِسُ فى النفسِ الكرامةَوالحُرِيَّةَ،وتَأبَى أن يَتَّخِذَ الناسُ أَرْبَابامِن دُونِ اللهِ،هذه العقيدةهى المِفْتَاحُ الأصيلُ لِكُلِّ بابٍ مُقَفَّلٍ فى الحياة۔

بهذه العقيدةاِنْطَلَقَ العربُ من جزيرتِهم يُخرجون الناسَ من الظُّلُماتِ الى النور،ويَنْقُلُون البشرمن عبادةالخَلْقِ الى عبادةخالقِ الكَوْنِ،ومن ضِيْقِ الدنيا الى سَعَتِهَا،ومن جَورالأديانِ الى عدلِ الاسلامِ،بهااِنْتَصَرَتِ الأُمَّةالاسلاميةعلى العالَمِ كُلِّهِ واليومَ تواجهُ هذه

الأمَّةحَرْباشَرِسَةً ضِـدَّها،ولن تَجِدَلِنفسِهاسِلاحاأَمْضَـى مـن الايمـانِ القويّ،الايمانِ الذى ذَاقَ صاحِبُه حلاوتَه،فلابُدَّ اِذَنْ أن نَلتَزِمَ بشروطِ الايمـانِ،ونُحَقِّقَ فيناصـفاتِ العلـم المُنـافِي للجَهْـلِ،واليقينِ المُنـافِي للشـرك،والحبِّ المُنـافِي للبُغْضِ،والانقيـادِ المُنـافِي للاِمْتِنَـاعِ، والتسـليمِ المُنـافِي للـرفْضِ،ثُمَّ نَلـتَزِمُ بالإِعْـدَادِ الحَرْبِي كماأمرَنالله،عندئـذٍ تَعلُو و تَنْتَصِر كلمة"لااله الاالله"،وستكون كلمةالكفروالنِّفاقِ هى السُفْلَى، قـال تعـالى: بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوزَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (الأنبياء: 18)۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۔

الدعوة الاسلامية

الحمدلله ربّ السماواتِ والأرضِ،والصلاةوالسلامُ على إمامِ الدُّعاةِ،وخَيرالهُدَاةمحمّدٍ وعلى آلِهِ وأصحابِهِ،ومَن دَعَابِدَعوَتِهِ الى يومِ المَمَاتِ،وبعدُ!

اِخْوَتِى وأَحِبَّائى! أَرَأَيْتُم القُوةالكامنةفى الجَهَازِ المُحَرِّك لآلَةحَدِيثَة كيف تدفع بهاالى أن تُحَلِّقَ بهاآفاقَ السماء،وتَجوبَ أَجواءَ الفَضَاءِ، وتَقطعَ مَسافاتٍ شاسِعَةبِبُرْهَةيَسيرةٍ،كذلك الأمورالمعنوية تَحتاجُ الى قُوَّةكامنةتُدفَعُ بِعَجْلَةمُحَرِّكَةالخيرفى الافرادِ والجماعَاتِ لِتَتَفَيَّا الظِّلالَ الوَارِفَةمِن الأمنِ والقِسْطِ،وتَجْنِى ثِمَارالايمانِ والدعوةيَانِعَة شَهِيَّةً،فانّ الدعوةالى اللهِ هى التى تُحْيِى القلوبَ،وتُصلحُ الأُمَّةَ،وتُقَوِّى يقينَها،وتأتى لهابخيرِهاوسعادتِهافى الدنياوالآخرة۔

لقد أرسل اللهُ رُسُلَهُ مَبَشِّرين ومُنذِرِين،وخَتَمَهُم بأشرفِ الأنبياءِ و المرسلين محمدٍ ﷺ،بَعَثَهُ بالهُدَى ودينِ الحقّ،وأرسَلَه رحمةللعالمين، وقُدوةللمؤمنين،ومناراًللسالكين،وحُجَّةعلى الخَلْقِ أجمعين،لاخَيْر الادَلَّ الأُمَّةعليه،ولاشَرّاًالّاحَذَّرَهامنه،ودعاالى الله على بصيرة؛قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ(يوسف:108)۔

اِنّ رسالةالاسلامِ تَتَلَخَّصُ بكلمةواحدة(لا الـه الّا الله،محمد رسولُ الله)،انهادعوةقائمةعلى بصيرةوحُجَّةواضحةٍ،ويقينٍ صادقٍ ، اِنّهاتُنابِذُ كُلَّ أَنواعِ الشرك ويَقْضِى عليه قضاءً مُبْرَما۔

لقد كان مَنهجُ رسولِ اللهِ ﷺ فى دعوته أَكملَ مَنهَجٍ،وهَدْيُهُ فيها أَتَمَّ هَدْيٍ،تَحَلَّى بالرِفْقِ والأَنَاةِ،والحكمةِ،والموعظةالحسنةِ،فأثمرتْ وآتتْ أُكُلَهَا،وقددخل الناسُ أفواجاً،وسادتِ المحبَّةُوالسلامُ بين العبادِوشهدالعالمُ حضارةًاسلاميةًعرِيقَةعالَمِيَّةً،لمْ يشْهدِالتاريخُ لها مَثِيلًا،وسارعلى مَنهجِهِ صحابتُه الكرامُ،والتابعون لهم بِإحسانٍ،و المؤمنون المُخلِصون فى كلِّ زمانٍ،فكانُواأُسُودَ الوَغَى،ولُيُوثَ العَرِينِ ضِدَّالشرك والفسادِ،يُوؤَلِّفُون قُلوبَ المؤمنين،ويَنشُرون الحقَّ،يقول الله تعالى:

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (فصلت:33)

وعن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضى الله عنه:أنّ رسولَ الله ﷺ بَعَثَ عَلِيّايومَ خَيبر،وأَمَرَهُ بالدعوةالى الاسلام ثم قال:فَوَاللّٰهِ،لأن يَهْدِىَ اللّٰهُ بِك رَجُلًاواحداخيرلك مِن حُمُرالنَّعَمِ۔

سادتى! لم يبدأالاسلامُ دعوتَه بالفُرُوعِ،وإنّمابَدَادعوتَه بالأُصُولِ والجُذُورِ،لم يُطالِبْ ۔أوّلَ ماطالَبَ۔بالقتال،ولابالزكاة،ولابالصوم،ولا بترك الخَمْروالمَيْسِر،ولابِدَوْسِ الرِّبَا تحتَ الأَقدَامِ،وإنّماطالَبَ۔أوّلَ ما طالَبَ۔ بالايمان بالله وحدَهُ،ونَبْذِما يَعبدُون من دونِهِ،لقدبدأ الاسلامُ بالعقيدةِ،ولم يبدأبغيرمامن التكاليفِ الشرعِيَّةِ،لأنّهاالأساسُ الذى يبنى عليه كلّ تكليف،بدأالاسلام بتطهيرالباطنِ قبلَ الظاهر،و بتزكية القلب قبلَ كلِّ شيئٍ،لأنّ التغيير يبدأمن أعماق الفكر،والانطلاقُ يَنْبَعِثُ من داخلِ النفسِ۔

صَدَعَ رسولُ الله ﷺ بهذه الدعوةلَمّاأمرَهُ اللهُ باظهاردينِهِ قائلا:

فَاصْـدَعْ بِمَـاتُؤمَرواَعْرِضْ عـنِ المُشْـرِكِيْنَ. دعارجالَ قومِـهِ وقـال:يـا مَعْشَـرقُريشٍ ! اِنّي لاأملِك لكم من الدنياالمَنفعـةً،ولامن الآخرةنصيبا، الِاأن تقولـوا:لااله الاّالله-قـال تعـالى:قُلْ إِنَّمَاأَنَابَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ أَنَّمَاإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌفَاسْتَقِيمُواإِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ(فصلت:6)

اِنَّـه هـوالمنهجُ الـذى نَهَجَـهُ رسـولُ الله ﷺ،وهـومنهجُ الرُسُـلِ جميعـافى الـدعوةالى الله،واِقامةشَـرْعِهِ،وهوالمنهجُ الـذى يُلائـمُ الفطرةالبشـرية،اِنْتَهَجَ المسـلمون بِهـذاالمَنْهَجِ،فَانْقَادُوااِنْقِياداطَبِيعِيّا لكلِّ ماجاء هم به رسولُ الله ﷺ،وانْتَهَواعَمَّانَهَى عنه،وثم لم يَحتاجُوا الى اقنـاعٍ جديدٍ عند كلِّ تكليـفٍ نـازلٍ من السـماءِ،ولم يُعَانُوامَشَـقَّةً كبيرةًفى تَطبيقِ كلِّ حُكْمٍ،لِماأَنَّ الأصـلَ الحَيَّ قـد ثَبَتَ ثُبُـوتَ الجبـالِ، وتَعَمَّقَ فى القلـبِ عُمْقَ البحارِ،عنـد مارَسَخَ أسـاسُ البِنَـاءِ،أَمْكَنَ بِنَـاءُ القصرالشـامخِ المَتينِ فى السـماء-

لـولم يكن هذاالايمانُ الصـادقُ العميقُ،لـولم تكن هـذه العبودية الخالصـةُ،ولَـولَمْ تَكُـنْ هـذه المراقبةالدائمةلِلّـهِ،ولـولم يَكُـنْ هـذا الاسْتِسْـلَامُ الكاملُ،لَمـاأمكنَ لهـم بُلُـوغُهم الى أَهـدافِهم،ولَماأمكنَ لهم تحقيقُ غايـاتِهم فى حياتِهم،ولَمـاأمكنَ لهـم اصلاحُ دُنيـاهُم وأُخـرَاهُم، ولَمـاأمكنَ لهـم طـاعتُهم لله،واقـامةدِينِـهِ فى دُنْيَاالوَاقِعِ،ولَمـاأمكنَ لهـم تَحكِـيمُ شَـرْعِهِ فى القلـوبِ والمجتَمَعِ،ولَماسـهُلَ لهـم النهـوضُ بكـلِّ مَطلَبٍ،وعِنـدَمَاتَوَفَّر لَـدَيْهُمْ الاسـتعدادُ التـامُّ ،هَانَـتْ لهـم التضحية والفِدَاءُ،وعِنـدَماطَلَبَ الاسـلامُ مـنهم دِمـاءَهُم الذَّكِيَّـةَ،فلم يَتَرَدَّدُوافى بَـذلِ دِمائهم،وتَضحِيَةحياتِهم،رَأَوْاالشـهادةأُمْنِيَةغَالِيَةً،ورَأواالفرار الى الله فَوزاوانْتِصَارا،ورَأوااِسْتِجَابةنِدَاءِ اللهِ ظَفراورِضاً-

كيف نرجوفلاحا،وقد أضَعْنَاكثيرامِن مُقَوِّمَاتِهِ،كيف نَصبُوالى عِزٍّ وتَمكِينٍ،وقد فَرَّطْنَافى حُكمِ اللهِ وشَرِيعتِهِ،أَنّى لناالسُؤدَدُ والنصر،وقد حَكَّمْنَـاالقوانينَ الوَضْـعِيَّةَ،وأَهْمَلْنَافى الأمربـالمعروفِ والنهـى عـن المنكر،وأَطْلَقْنَاشَهْوَاتِنَا،وكيف نَتَخَلَّصُ من المِحَنِ والبَلايَا،وفينارجالٌ يَسْعَونَ فى الأرضِ الفَسَادَ،ويَحمَلُون لِوَاءَ كُلِّ زَيْغٍ وضَلالٍ۔

هناأُنَـادِى المسـلمين عـامّةً،والشـبابَ الغَيُّـورِين خاصّـةالى تجديـدِ ايمـانِهم بمَـدْلُولاتِ"لااله الاالله" الشـاملةِ،وأدعـوهم الى محبّـةالله المخلصـةِ،والى طاعـةالله الكاملـةِ،والى توثيـقِ الصِّلَةبه،وصِـدْقِ العُبُـو دِيَّةلـه،والتزامِ طاعتِـه لـه،،وحَمْلِ لِـوَاءِ الدعـوةللانسـانِ التائِـهِ، فـإنْ أَجِبْـتُم هذاالنــداءِ،وحققتُم مدلولَـهُ فى واقــع الحيــاة،تكونُواأنتمُ مسـتعلين،وتَكونواقَدْرامِن قَدْرِاللهِ،وتحَوَّلُواخَلْقاجديداً،جـديرابحَمْلِ الأمانـةالتى أَشْـفَقَتْ منهاالسـماواتُ والأرضُ والجبالُ،وتَلْتَحِقُوابـذلك الرَّكْبِ الخالدِ المُبارك الذى رضى اللهُ عنه،وهم عنه راضون۔

قُوَّةالرُّجُولةالإيمانيةِ

الحمد لله ،ولاحول ولاقوة إلابالله ،ونُصلِّي ونُسلِّم على رسول الله ، أمابعد ! قال رسول الله ﷺ :المؤمنُ القَوِيُّ خيروأَحَبُّ الى الله مِن المؤمنِ الضعيفِ(مسلم)۔

أيهاالإخوَةالأَعِزَّةُ! اِمْتَاز المسلون فى أوّلِ أمرِهم،وفجْرحياتِهم عن المسلمين اليومَ بِصفةالرُّجُولةِ،وبقُوّةِالشجاعةِ،فكانواهَامَةَالشرَفِ، وكانواغُرَّةالمَجْدِ،وكانوعنوانَ الرُّجُولة،وكانواعلامةالحَمِيَّةِ۔

تَجَلَّتْ هذه الرجولة،والشجاعةالنادرةفى شخصيَّةمُحمّدٍ سيّدِ ناوسيِّدِ الأنبياءﷺإذْ يقول:" واللهِ لووَضَعُواالشمسَ فى يَمِيْنِى، و القمرفى يَسارِى على أنْ أترُك هذاالأمرحتّى يُظهِرَهُ اللهُ أوأَهْلِك فيه ماتَرَكْتُهُ"۔

تَجَلّت هذه الرجولةفى حادثِ الطائفِ،وتجلَّتْ هذه الرُجولَةفى غزوةأُحَد،وكان يقودُ جَيْشَ صحابتِه الكرام،وتَجَلَّتْ هذه الرجولةفى صُلْحِ الحُدَيْبِيَّةِ،وتَجَلَّتْ هذه الرجولةفى غزوةحُنَيْن ،وفى غزوةتبوك ۔ وحياتُه المثاليةالفَذَّةكلُّهاسلسلةذَهَبِيّةمِن آثارِالرُّجولةالحقَّةِ، والبَسالَةالنادِرَة،والجُرْأَةالخَارقةللعاداتِ ،كان يحملُ إيمانا لاتُزَعْزِعُه الشدائدُ،ويَحْمِلُ صبراعلى المصائب لاتُزَلْزِلُهُ الحوادثُ ،يَسِيرفى دَرْبِ الحقِّ مَعَ خُطىً مستمِرَّةلاتَمْنَعُهُ العقَبَاتُ۔۔۔ عملٌ دائبٌ ،وهُيَامٌ بمعالِي الأمور،وتَفَانٍ فى سبيل العقيدةلم تَصُدَّهُ العَرَاقِيلُ۔

اِنَّ آثارالرُّجُولَةوالشَّهَامَة،والغَيرةالإيمانِيَّة،والثقةالكاملةبِالْمَنْهَجِ

الرَّبَّانِيّ ظهرت فى الرَّعِيلِ الأوَّلِ من الصحابةمالم يَرَمامثلَهاالراؤُوْن ولن يَرَوْمَاالى أبَدِ الدهر.اِقْرَؤُوْاتاريخَ هذه الزُمْرَةالصالحةِفى صدر حياتِهم ،وَاقْرَؤُواتاريخَ الخُلَفَاءِ الراشدين،وَادْرُسُواأحوالَ المجاهدين تَمْلَؤُ كُم رَوْعَةوجَلالًا،وتَبهَرُكُم عَظَمَةوفَخَارا۔

كيف تَغَيَّرَتْ طبيعةهؤلاءِ البدوالذين لم يَتَخَرَّجُوافى مَدرَسَة عِلْمِيَّة،وكيف صاروارُوَّادًا للبشريةِ،ولم يَتَلَقَّوْاالنَّظرِيَّاتِ السِيَاسِيَّة، كيف صاروا قُوَّاداعَبَاقِرَةولم يَتَدَرَّبُواللتَجْنِيدِ العَسْكَرِى ،اِنَّماهى روحُ دينهم التى بَثَّتْ فيهم هذه الرجولةالفائقةالفائرةَ،وهذه القوة الجَيَّاشةالمُنْبَعِثَةَ،هذه الروحُ هى التى سَمَتْ بهم،وأَعْلَتْ مَنزلتَهم حتى أقبلُوايَفتحُون أرْقَى الأُمَمِ مَدَنِيَّةًوأَعْظَمَهاحضارةً،ومافتحواالبلادَ فتحاحَرْبِيّاعَسكرياوكفى، واِنّمافتحوماروحاوقلبا،انَّمافتحومافتحا مَدَنِيّاوحَضارِيّاً،انَّهم فتحوما،ودَرّسُواأَمَالِيَهَاوقُضَاتَها العدلَ، فتحوماوزَوَّدُوا عُلَمائها العلمَ والمَعرِفةَ،وعَرَّفُوامُفَكِّرِيهاأنَّ قُوَّةالأَخْلاقِ والسُلوك الحَسَنِ فوقَ قُوَّةالعِلم ،وعَرَّفُواالناسَ أَنَّ قُوَّةالاعتقادِباللهِ فوقَ النَظَرِيَّاتِ والأيدلُوجِيَّاتِ،وليستِ الأُمَمُ بِفَلْسَفَتِها،اِنَّماهى برُجُولَتِها،وبِخُلُقِها،وبِقُوَّتِهاالمعنويَّةِ۔

وأهمُّ عناصرالرُجولةِ،والقُوّةالمَعْنَوِيَّةقُوَّةالعقيدة،فصاحبُ العقيدةالقَوِيَّةيُؤ منُ بالله ،ويَتوكّلُ عليه،ويَتَقَوَىَّ بمَعِيَّتِهِ،ويتّصلُ بحبلهِ المتينِ،قال رسولُ الله ﷺ لابن عباس:

ياغلامُ! اِنِّى أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ :اِحْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ،اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تِجَاَهَك ،واذاسألتَ فَاسْأَلِ اللهَ ،واذااسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بالله،وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةلَواجْتَمَعَتْ على أن يَنْفَعُوك بشيٍ لم يَنْفعُوك اِلابشيئ قد

كَتبهُ اللهُ لك،ولَواجْتَمَعُواعلى أن يضُرُّوك بشيئ لم يَضُرُّوك بشيئ قد كتبه اللهُ عليك،رُفِعَتِ الأقلامُ ،وجَفَّتِ الصُّحُفُ۔(الترمذى)

بِهذاالتَّصَوُّرالرَّبَّانِيِّ،وبهذه الرُّجُولةالايمانِيَّةجعل اللهُ لرسوله من الضُّعْفِ قُوَّةً،ومن القِلَّةكَثرةً،ومن الفقرغِنًى،كان فردافصارأمَّةً،كان أُمِيّا،فصارمُعلِّما،عَلَّمَ الملايِيْنَ،كان قليلَ المالِ فصارأغْنَى ألأغنِيَاءِ،و كان مُهاجِراوآوِيـاالى غار،فصـارحاكما،قال تعالىٰ"اَلَمْ يَجِدْك يتيما فَاٰوَى ،ووَجَدَك ضَالًّافهدىٰ،ووَجَدَك عَائِلًافَاَغْنى"۔

بسبب قوةالايمانِ والرجولةيتماسَك المرءُ أمامَ المصائبِ والبلاياراضيابقضاءِ اللهِ وقَدْرِهِ،قال رسولُ اللهِ ﷺ:عَجَبـاالأَمْرالمُؤمنِ اِنَّ أمرَهُ كُلَّه خير،وليس ذلك لأَحَدٍ اِلاللمؤمن،اِنْ اُصابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَر، فكانَ خيراله ،واِنْ أصابَتْه ضَرَّاءُ صَبَر،فكان خيراله (رواه مسلم)

وبهذه الرجولةالايمانيةيُحافظُ المؤمنُ على الفرائضِ ،ويجتهدُ فى الطاعات،ويَتنافَسُ فى الخيراتِ،ولايتعامَلُ اِلّامع الحلال۔وبهذه القوة الايمانيةوالغيرةالدينيـةِ،فَتح المسلون الأوائلُ قلوبَ الناس،وزَلْزَلُوا عُروشَ الِامْبَرَاطُوْرِيَّتَيْنِ،وأَعْلَوْامَنَارالهُدىٰ،وأنقذُواالعالَمَ التَّائـه الشَّارِدَمِن الفسادِوالضلالِ، وبهذه القوةوالرجولةالدينية تَغَالَبُوا الشَّهَوَاتِ،وتَجَنَّبُواالهَوىٰ،قال تعالى: وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ(آل عمران:55) ۔وقال: وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُواوَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ (آل عمران:139)

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه ۔وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔

معانی الکلمات

الفاظ و معانی

(۱) لماذا بعثت هذه الامة

المهمة	مشن
غاية من الخطورة والجدية	حددرجہ اہم اور سنجیدہ
تدر أرضهم لبنا وعسلا	ان کی زمیں دودھ شہد اگلتی ہے
البلاد المتحضرة	مہذب ممالک
مؤظفين	ملازم، پیشہ ور، اسٹاف
اداريين	ملازمین، منتظمین، ذمہ داران
عملاء مرتزقة	وظیفہ خور ایجنٹس، پٹھو
النظم الادارية	سرکاری نظم ونسق
الوظائف الحكومية	سرکاری آسامیاں
حياة رفاهية	خوش حال زندگی
لباسا بهيا	دلکش لباس
الأثاث	فرنیچر
الكماليات	آرام وآسائش، زینت کا سامان
الوحوش	درندے، آدم خور اور وحشی
طليعة ربانية	خدائی خبر رسانی دستہ
لاهين (لَهَا، يلهو، ن)	غافل لوگ
تائهين (تاه، يتيه، ض)	بھٹکے ہوئے، حیران وسرگشتہ
انتبه، انتباها	بیدار ہونا
معطاة	بہت دینے والا
عبٌّ ج أعباء	بوجھ، ذمہ داری
أعباء تكاليف الأمانة الالهية	امانت الٰہی کی ذمہ دریوں کا بوجھ
مَتعب ج مَتاعب	پریشانیاں، مشکلات، تھکن
واجه مواجهة	سامنا کرنا، ٹکرانا
لاهثين (لهث، ف)	تھکے ہوئے
التبعية والخنوع	ماتحتی (غلامی) اور ذلت
المادي ج الماديون	مادہ پرست لوگ
مكبين (أكب على)	ٹوٹ پڑنے والے
مصير	انجام
خلَّص، تخليصا من	چھٹکارہ دلانا، بچانا
استصرخ، استصراخا	فریاد کرنا، آواز دینا

(۲) هم تلاميذ محمد

تكوَّن، تكوُّنا	بننا، وجود میں آنا
قائد ج قوادالجيش	فوج کے کمانڈر
قاضي ج قضاةُ المحاكم	عدالتوں کے جج
ناسك ج نساك	زہاد، عبادت گذار
أربابُ الفكر الثاقب	ذہن رسا کے مالک، بیدار مغز لوگ
ساسَ سياسةً ن	حکومت کرنا، انتظام وتدبیر کرنا
أهلُ الحنكة	تجربہ کار
دوخَ تدويخاً	زیر کرنا، مغلوب کرنا
اضطهد اضطهاداً	ظلم کرنا
غاشم ج غاشمين	ظالم
اقتحم، اقتحاماً	خطرے کی جگہ میں گھسنا، جان کو خطرے میں ڈالنا
توغّل توغلا	اندر گھسنا
رفرف العلم	پرچم لہرانا
غضاضة	ذلت، عیب، خامی
أنف أنفا من: ض	نفرت کرنا، ناک چڑھانا

صنديد ج صناديد	سرداران	مخدرة	نشہ میں مبتلا
أصحاب الأنفة	خودار،مغرور،آن والے	نتف نتفا ،ض	بال اکھیڑنا،نوچنا
ثلة	بڑی جماعت،گروہ،جتھا	نتفا يسيرا	نہایت معمولی حقیر
زمرة (ج) زمر	گروپ، جماعت	الانحلال الخلقي	اخلاقی انتشار
ضحى تضحية	قربانی دینا	الخروج على شريعة الله	اللہ کے قانون کی خلاف ورزی
(۳) النصر مع العودة الى الاسلام		الورم	سوجن
حيكت لها المؤامرات	سازشیں بنی گئیں	ينبوع ج ينابيع	چشمہ
حاك حياكة، ن	بننا	تجاوز تجاوزاً	آگے بڑھ جانا
منهار	گرنے والا	دَسَّ دسّا ن	خفیہ حیلہ کرنا، چال بازی سے چھپانا
انهار،انهياراً	گرنا،منہدم ہونا	الدسم	چکنائی، گوشت کی چربی
مبعثرة	بکھرا ہوا	الحلوىٰ	مٹھائی
ساسةُ الأمم	قوموں کے سیاست داں	الرعيل الأول	پہلی جماعت (صحابہ کرام)
زحف،زحفاً ف	دھیرے دھیرے آگے بڑھنا	جيل النصر	کامیاب نسل
	،پیش قدمی کرنا	الشمول	ہمہ گیر، جامعیت
حيوية	حیات بخش	أكد تاكيداً	زور دینا، یقین دہانی کرانا
حشيش	سوکھی گھاس	الترابط	باہمی مضبوطی
عفواً	خودبخود	التكافل	باہمی تعاون
اعتباطاً	بلاسبب	توزيع	تقسیم کرنا
اعتبط الموت	بلاسبب موت آنا	التنمية للانتاج	مصنوعات کی ترقی
سجل تسجيلاً	ریکارڈ کرنا	ازدواجية	ڈبل، دوہرا
بخيلها ورجلها	گھوڑسوار و پا پیادہ لشکر کے ساتھ	ثنائية	دوپر مشتمل، دونفری
الفجوة ج الفجوات	کھائی	قاوم مقاومة	مقابلہ کرنا، ڈٹ جانا
اتسع اتساعاً	پھیل جانا، گنجائش ہونا	طاغ ج طغاة	سرکش ظالم
خذله خذلاناً ،ن	مدد چھوڑ دینا	شيوعي ج شيوعيون	کمیونسٹ

رأسمالي ج رأسماليون سرمایہ دار
غربي ج غربيون یورپی، مغربی باشندہ
شرقي ج شرقيون مشرق کا باشندہ
ابليس ج أبالسة شیطان کا نام
تلقى تلقياً پانا، حاصل کرنا
جيل ج أجيال نسل
جدارة اہلیت
ركب کارواں

(٤) الاسلام والمسلم

مطردة عام، لگاتار، مسلسل
قطب محور، مدار
مذعنة فرماں بردار، معترف
مضبوطة پختہ، منضبط
وِفق موافق
دار دوراناً ،ن چکر لگانا، گردش کرنا
رئة ج رئات پھیپھڑا
عضلات (واحد) عضلة پٹھے
خلجة ج خلجات خیالات
نشاط ج نشاطات سرگرمیاں
ازاء مقابلہ، سامنے
استسلام گھٹنے ٹیکنا، ہتھیار ڈالنا، جھکنا
موهبة ج مواهب کمالات، صلاحیتیں
سفاهة بیوقوفی، نادانی
سديد الخطى درست چال

رشيد الغاية منزل کی رہنمائی
رأس المال پونجی
تخبط تخبطاً اندھے پن اور بے بصیرتی سے چلنا
الطرق الملتوية ٹیڑھے میڑھے راستے
أسرار الكون کائنات کے راز
استخدم استخداماً استعمال کرنا
العلوم التجريبية تجرباتی علوم
القوىٰ الهائلة زبردست طاقتیں
استبدَّ مطلق العنان اور خودرائے ہونا
استبداداًبرأئه
النطق الهراء فضول بات، بیہودہ گفتگو
طأطأ طأ طأةً جھکانا، پست کرنا

(٥) حال العرب وبعثت محمد صلى الله عليه وسلم

قطر ج أقطار ممالک
مدينة راقية ترقی یافتہ شہر
ضئيل معمولی کمزور
ألم الماماً بالشئ واقف ہونا، پیش آنا
حكومة رادعة محافظ حکومت
مستقلة بذاتها خودمختار
الحروب الأهلية الدامية خونریز خانہ جنگیاں
ميسر (ج) مياسير جوا
الأنصاب استھان
الأزلام فال کے تیر
نافقة السوق گرم بازاری

الحشمة	حیا، ندامت	انبعث انبعاثاً	اٹھ کھڑا ہونا، تیز چلنا
وحشیج وحشیون	جنگلی، وحشی	الصدام العنیف	سخت ٹکراؤ
حافٍ ج حفاة	برہنہ پا	حوادث الاضطهاد	ظلم کے واقعات
عارج عراة	برہنہ، عریاں، خالی	عذب تعذیباً	تکلیف دینا۔ ایذا پہونچانا
الهمجیة	جہالت، بربریت	قامت قیامتها	آفت آگئی، قیامت برپا ہوگئی
تأصل تأصلاً	جڑ کا مضبوط ہونا		

(٦) وجوب الایمان بالرسالة

جذر (ج) جذور	جڑ	زوّد تزویداً	مہیا کرنا
مأربة ج مآرب	ضرورت	مرافقُ الحیاةِ	زندگی کی سہولیات
حقق تحقیق	پورا کرنا، بروئے کار لانا	کفاءةٌ ج کفاء ات	صلاحیتیں
بلاط	دربار	موهبةٌ ج مواهب	وہبی کمالات
رحم ج أرحام	رشتے داریاں	حدّاد ج حدّادون	لوہار
نسئ الجوار	پڑوسی کے ساتھ ہم بدسلوکی کرتے ہیں	حائك ج حوكة	کپڑا بننے والا
عدا علینا ن	وہ ہم پر چڑھ دوڑا	مُتحلّیاً	آراستہ، مزین
الوجود	ہستی	مُهذّباً	شائستہ، بااخلاق
المبادئ السامیة	اعلیٰ اصول	شاطرَ مُشاطرةً	حصہ بٹانا، شریک ہونا
أشرف علی هوة	خندق کے قریب آلگا	جائعةٌ، جوعی ج جیاع	بھوکا
منظار (ج) مناظیر	چشمہ، دوربین	نوائب الحق	راہ حق کی مصیبتیں
استلب استلاباً	چھین لینا	ذکیُّ الفؤاد	پاکیزہ دل، روشن ضمیر
حظیرة ج حظائر	دائرہ، باڑہ	ثاقبُ القریحةِ	بیدار مغز، ذہنِ رسا کا مالک
رفض رفضا ن	انکار کرنا، رد کرنا	لیّن الجانب	نرم خو
الغاش	دھوکے باز، خائن	سلیم الطویّةِ	سلیم فطرت، صاف دل
سیطر سیطرةً	قابو پانا، کنٹرول کرنا	المُطبق	بند کرنے والا، ملا دینے والا
الاملاق	افلاس، فقر	تآمّروا علی قتله	انہوں نے اس کے قتل کی سازش کی
مهانة	ذلت، رسوائی	عانی معاناةً	تکلیف اٹھانا

قاذورةٌ ج قاذورات گندگی، کوڑا کرکٹ

دنسٌ ج أدناس گندگی، میل کچیل

سيَّر تسييراً چلانا

منهج ج مناهج راستہ، طریقہ، نظام

أمثل افضل

المتكامل کامل

لا تطروني حد سے زیادہ تم میری تعریف نہ کرو

نبوغ مہارت، قابلیت

على بعد نظرهم اپنی دوررسی کے باوجود

ثورةٌ ج ثورات انقلاب

دربٌ ج دروب راستہ، پگڈنڈی

أوجُ السؤددِ بام عروج

فكَّ فكّاً ن کھولنا

أمّة فتيّة متيقّظة بیدار مغز نوخیز قوم

الفوضى لاقانونیت، بدنظمی، انتشار

(۷) قد نقص الدين و نحن أحياء

الانحلالُ الخُلُقي اخلاقی زوال، کمزوری

فصلت يداه اس کے دونوں ہاتھ جدا کردیے گئے

فُقئت عيناه اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں

جدعت أذناه اس کے دونوں کان کاٹ ڈالے گئے

كبدٌ ج أكباد جگر

طحال تلی

مبتوراً ناقص، ناتمام

مشلولا فالج زدہ

مُتكامل البنيةِ بھرپور جسمانی ساخت والا

الاقتصاد معاشیات

سلوك برتاؤ

أتى بالعجائب حیرت انگیز کارنامے پیش کئے

أدهش ادهاشاً حیران کردینا

السيولُ الجارفةُ تند سیلاب

زحفاً زحفاً مسلسل پیش قدمی

شُنَّ عليه اس پر حملہ کردیا

نهشَ نهشاً ف لوٹنا، لوٹ کھسوٹ کرنا

انحسرَ انحساراً عن الگ ہوجانا، ہٹ جانا

سمةٌ ج سمات علامت

القوانينُ الوضعيةُ خودساختہ قوانین

الديموقراطية جمہوریت

العلاقاتُ الدوليةُ بین الاقوامی تعلقات

مفهوم ج مفاهيم مراد، مقصد

القيمة ج القيم قدریں

السكّير ج السكيرين نشہ باز، نشے کا عادی

الثائرين على الدين دین کے خلاف بغاوت کرنے والے

تنفَّسَ تنفُّساً سانس لینا

جَوٌّ مسمومٌ زہر آلود فضا

مُنتنةٌ بدبودار

وفّرَ توفيراً مہیا کرنا، زیادہ کرنا

ذلّت رقابه اس کی گردن جھک گئی

ضرعت نفسه اس کا نفس پامال ہو گیا
فترت حميته اس کی غیرت کمزور پڑ گئی
نهكت أعضاءه اس کے اعضاء ڈھیلے پڑ گئے
رضيت بخطّةِ الخسف ذلت آمیز اسکیم پر وہ خوش ہے
استنامَ استيناماً مانوس ہونا
سبيلاً ممهداً ہموار راستہ
جاسوا خلال ديارها وہ ملک کے گوشے گوشے میں پھیل گئے
احتلَّ احتلالاً قبضہ کرنا

(۸) حق العباد على الله

دعامة سہارا، ستون، پلر
بتاتاً بالکل، قطعاً
ألّه تاليهاً خدا بنانا، معبود بنانا
القربان ج القرابين نذر و نیاز، بھینٹ، قربانی
النشرة منتر
تطيّرَ تطيُّراً بدفالی لینا، برا شگون لینا
التنجيم ستاروں سے احوال عالم معلوم کرنا
الاستسقاءُ بالأنواء ستاروں سے بارش طلب کرنا
الرُقيةُ ج الرُقىٰ تعویذ، جھاڑ پھونک
تميمةٌ ج تمائم تعویذ
الحلقة ہر گول چیز (کڑا)
حققَ تحقيقاً عملی جامہ پہنانا، ثابت کرنا
به تُفرّج الكُرَبُ اس سے پریشانیاں دور کی جاتی ہیں
تتوحدُ نوازعه وأهدافه اس کے رجحانات اور مقاصد باہم متحد ہوتے ہیں

تتضافرُ قواه اس کی قوتیں باہم مربوط ہیں
مسعىً ج مساعى کوشش
سلوك برتاؤ
فبدّل بهم الأرضُ ان کی وجہ سے دنیا بدل گئی
جور الطواغيت معبودان باطل کا ظلم
سماحة فراخدلی، دریادلی

(۹) طاعةُ الرسول واجبة

رقيٌّ ترقی
تراث ورثہ، میراث
تلقّى تلقياً من پانا، لینا، حاصل کرنا
دكَّ دكّاً ن تاراج کرنا، تباہ کرنا
أسعد اسعاداً خوشحال بنانا
أحرزوا النجاح انہوں نے کامیابی حاصل کی
طبّق تطبيقاً جاری کرنا، نافذ کرنا

(۱۰) ان الباطل كان زهوقا

المتضمّنةُ شامل
اندحرِ اندحاراً ختم ہونا، زوال پذیر ہونا
الفتّاكةُ غارتگر، مہلک
مجرى ج مجارى نالی، بہاؤ، دھارا
غزا غزوةَ ن دھاوا بول دینا، حملہ کرنا
التتار تاتاری قوم
الوحوش وحشی
الهمجيون وحشی، اجڈ
هدَّ هدوداً ن دھڑام سے گرانا

جرفَ جَرْفاً ف	بہالے جانا، لے اڑنا
ألمَّ الماماً به	پیش آنا، لاحق ہونا، نازل ہونا
الكارثةُ ج الكوارث	حادثہ، مصیبت
يغتصبون الأعراض	وہ آبروریزی کرتے ہیں
يسبونهن	انہیں قیدی بناتے ہیں
أدراج الرياح	ہواؤں کے دوش میں
خاوية على عروشها	چھتوں پر اوندھی پڑی ہوئی
تلٌّ ج أتلال	ٹیلہ، چھوٹی پہاڑی
انتنَّ انتناناً	بدبودار ہونا
جيفة ج جيف	مردار، لاش
الحُشُّ ج الحشوش	کھجوروں کا جھنڈ
االمطمورة ج المطامير	تہ خانہ، قید خانہ، اسٹور
نُبشوا من القبور	قبروں سے نکالے گئے
تلاحقوا بمن سبقهم من القتلى	سابق مقتولین میں جاشامل ہوئے
مِحنةٌ ج محن	آزمائش، سختی
وزرٌ ج أوزار	بوجھ، گناہ
بليّةٌ ج بليات	مصیبت
هزيمةٌ نكراء	حیرت زا شکست
مليون	دس لاکھ
عشرةُ ملايين	ایک کروڑ
مأةُ مليون	دس کروڑ
ربقة ج ربق	پھندا، طوق، جُوا
فرّطَ تفريطاً	کوتاہی کرنا
بدّدَ تبديداً	منتشر کرنا، پارہ پارہ کرنا
الواعية	باشعور
وعيٌ	شعور، بیداری
الشهامة	دلیری
عُدّةٌ ج عدد	سازوسامان
ألف مليون	سوکروڑ (ایک ارب)
مدججاً بالسلاح	ہتھیاروں سے لیس
المنظمة ج المنظمات	تنظیم، آرگنائزیشن
ثكنة ج ثكنات	فوجی بارک
قلعة محصنة	مستحکم ومضبوط قلعہ
مليون ج ملايين	لاکھوں
بليون ج بلايين	اربوں
الارهابيُّ	دہشت گرد
ملءُ الجفنِ	بھرپور نیند
أنجاسٌ مناكيدُ	پلید کمینے
ناموس ج نواميس الكون	کائنات کے قوانین
استسلم استسلاماً	ہتھیار ڈال دینا، سرینڈر کرنا
مأساة ج مآسي	ٹریجڈی، اندوہناک واقعہ
صولة الباطل	باطل کا دبدبہ
صالَ صولةً على ن	جست لگانا، حملہ کرنا
جولة الزبد	جھاگ کا چکر (دورہ)

(١١) الصلاة عبادة و تربية

بهجة	سرُور، رونق
القانت	فرمانبردار

مكالمة الٰهية	خدا سے ہم کلامی
اشراقات	روشنیاں
أسعد لحظات الرضٰى	خوشنودی کی مبارک ترین گھڑیاں
نمّىٰ تنميةً	فروغ دینا
ملكة ج ملكات	صلاحیتیں، صفات راسخہ
نازعة ج نوازع	رجحانات
شرود الفكر	انتشار فکری
دأب	عادت
حزبَ حزْباً ن	پیش آنا، سخت ہونا
فزع فزْعاً س	پناہ لینا، سہارا لینا
مجرد شكل و رسم	محض شکل وصورت
نبعة ج نبع	اصل، سرچشمہ
هو من نبعة كريمة	وہ شریف الاصل ہے
لهفة	شوق
أرِحْنا	ہمیں راحت پہنچاؤ
خِضَمٌّ	بڑا سمندر
ساعة العسرةِ	پریشانی کی گھڑی
معسكرٌ روحيٌّ	روحانی چھاؤنی
غمرَ غمراً ن	چھا جانا
تحفّزَ تحفُّزاً	آمادہ ہونا، کودنے کے لئے تیار ہونا
علاج ناجع	مؤثر علاج، نفع بخش علاج
بلسم روحي	روحانی لیپ
تقويمُ أسلوبِ الحياة	طرزِ زندگی کی درستگی
درن ج أدران	میل کچیل

صفة متميزة	نمایاں وصف
أثر ج آثار	اثرات
المستوى الفردى	انفرادی سطح
المستوى الجَماعى	اجتماعی سطح

(۱۲) الانسان بعد غار حراء

انقشعت السحابُ	بادل چھٹ گئے
أفاض على الكون	کائنات کو لبریز کردیا
ضياء سرمديا	ازلی نور
خفق خفقاناً	پھڑپھڑانا، لہرانا
الأرضُ المعمورة	آباد دنیا
الغُمّةُ ج الغُمَم	غم، بے چینی، مبہم
غُمَّ عليه الأمرُ	اس پر معاملہ مخفی رہا
الوهاج	شعلہ بار
المعقدة	پیچیدہ، الجھا ہوا
المفتاح الرئيسى	شاہ کلید، ماسٹر کی
انتعش انتعاشاً	صحت یاب ہونا، چست ہونا
تحولَ تحولًا	تبدیل ہونا
تدفق تدفقاً	زور سے اچھلنا، ابلنا، جوش مارنا
قاطنُ البدو	خانہ بدوش، صحرا نشیں
الحنوّ (ن)	جھکاؤ، میلان، مہربانی
التآلف	باہم الفت ومحبت
القوى المخنوقة	وہ قوتیں جن کا گلا گھونٹ دیا گیا
مرؤوس (ضد الرئيس)	محکوم، ماتحت
أبيُّ النفس	خوددار

بالغ الجهد　انتہائی محنتی

عطوفاً　مہربان

الوظيفة　فرض منصبی، ملازمت، پوسٹ

الغش (ن)　دھوکا دہی، جعل سازی

بخس الحق (ف)　حق مارنا

الجباية　ٹیکس

التوت دروبها　راستے پر پیچ ہو گئے

مهلكة ج مهالك　ہلاکت کی جگہ

أزمة ج أزمات　بحران، کرائسس

نهم نهماً و نهامةً س　حریص ومشتاق ہونا

تَحَيَّنَ تَحيُّناً　موقع کی تلاش میں رہنا

مجاعة ج مجاعات　فاقہ، قحط، بھوک

صعلوك ج صعاليك　فقیر محتاج، ڈاکو

مستبدُّ الرأى　خودرائے، مطلق العنان

انتهازياً　موقع پرستی

منحازاً　جانب دار، وابستہ

انبلج انبلاجاً　روشن ہونا

(۱۳) فضل العلم والعلماء

انعكاس ج انعكاسات　اثر، جھلک

انعكس الأمر على شئى　اثر انداز ہوا

نابعٌ　جاری ہونے والا، نکلنے والا

نبعَ الماءُ ف　ابلنا

استظهر على، به　غالب آنا، مدد چاہنا

ادَّخر ادّخاراً　ذخیرہ کرنا، جمع کرنا

المسجلة　ریکارڈر

الآلة الصمّاء　بہری مشین

ثنائية　دورکنی، دوہرا، ڈبل

توء مان　جڑواں بچے

انفكَّ انفكاكاً　جدا ہونا

الواجبات الأولية　اولین فرائض، مطالبات

همج　بے وقوف

ذاع ذيوعاً ض　فروغ پانا

الباذلين نفوسهم و نفيسهم　اپنی جان ومال خرچ کرنے والے ہیں

الأجيال القادمة　آئندہ نسلیں

داهن مداهنة　نرمی اختیار کرنا، چاپلوسی کرنا

منهل ج مناهل　گھاٹ، چشمۂ آب

اندلق اندلاقاً　نکلنا

قطب ج أقطاب　مدار، محور

رائد ج رواد　کھوج لگانے والا، رہنما، قائد

رائد الفضاء　خلاباز

تضلعَ تضلعا من العلمَ　علم میں پختگی حاصل کرنا

قبسَ قبساً ض　اخذ کرنا، استفادہ کرنا

(۱٤) مبدأ الوحدة الانسانية

بدداً　منتشر، برباد، بکھرا ہوا

مبدأ ج مبادئ　اصول

طبقية　طبقاتی، اونچ نیچ کا تصور

حساب　شمار، اعتبار

اعلاناً ثائراً　انقلابی اعلان

مدهشاً	حیرت انگیز
دعامة ج دعائم	سہارا، ستون
عُنصريٌّ	نسلی، نسل پرستانہ
حقاً مشاعاً	مشترک حق
الأسر و البيوتات	خاندان اور گھرانے
ثروة مشتركة	دولت مشترکہ
احتكار	ذخیرہ اندوزی، اجارہ داری
العنصرية	نسل پرستی
العرق ج أعراق، عروق	اصل، رگ، جسم، نسل
فادى مفاداةً، فداءاً	فدیہ دے کر چھوڑنا یا چھوڑانا
سفك الدمُ سفكاً ض	خون ریزی کرنا
حذو القُذةِ بالقُذةِ	تیروں کی یکسانیت کی طرح
انتمى انتماء	منسوب ہونا، متعلق ہونا

(۱۵) أسس الأخلاق الفاضلة

أساس ج أُسُس	بنیاد
التكافل الاجتماعى	معاشرتی ضمانت
التضامن الأسرى	خاندانی اتحاد
المحيط المحلى	علاقائی دائرہ
المحيط العام	عوامی دائرہ
أوجبُ	بڑا فرض
آكدُ	پختہ تر، زیادہ ثابت شدہ
السلطات الحاكمة	حاکمانہ اقتدار
وجه توجيهاً	رہنمائی کرنا
العنف	تشدد
أولوالأمر	اصحاب حل وعقد
فعلاً	عملا
البحتة	خالص
التزم التزاماً	پابندی کرنا
قذر ج أقذار	گندگی، آلودہ
غائلة ج غوائل	مصیبت، چالباز
شغل شُغلاً ف	معروف کرنا، احاطہ کرنا
شرع	شریعت، ضابطہ
المنهج الخلقى المتميز	نمایاں اخلاقی نظام
دقّة	کمال، پختگی، مہارت، نزاکت

١٦ حقيقة الدعاء

لا غير	دوسرا کچھ نہیں
أسبغ اسباغاً عليه	مکمل کرنا، خوب دینا
ذات أبعاد و شمول	دوررس اور ہمہ گیر
مخ ج مِخاخ	گودا، مغز
استكان استكانةً له	عاجز وذلیل ہونا
نداء متعال	اوپر پہنچنے والی دعا
ركام التيه	حیرانی وہلاکت کا ڈھیر
التدلل	ادا، ناز نخرے
افتقر الى	ضرورت مند ہونا
الكنز المدخر	جمع شدہ خزانہ
حصن ج حصون	قلعہ
حضانة	گود
مهوى ج مهاوى	ہلاکت کی جگہ

يستجلب منه مصالح اس سے اپنے مفادات حاصل کرتا ہے
فرج تفريجاً کھولنا، کشادگی پیدا کرنا
الملهوفين قابل افسوس اور مصیبت زدہ لوگ
يستبطئ الدعاء دعا کا دیر سے قبول ہونے کا خیال آنا
الوجِل ڈرنے والا
خيب تخييباً نامراد کرنا، ناکام بنانا
ارتشف ارتشافاً چسکی لے کر پینا
كربة ج كُرَب و كُرُوب رنج، مصیبت، مشقت
احتمى احتماءاً محفوظ رہنا، پرہیز کرنا
يرتع في خصب ندي آسودگی اور فراوانی کی زندگی میں وہ مست رہتا ہے
أمد ج آماد مدت، انتہا
ازدرى ازدراءاً حقیر سمجھنا
الزحف پیش قدمی، مارچ
تباكى تباكياً مصنوعی رونا
مظلمة ج مظالم ظلم کا شکوہ

١٧ الحياء في الاسلام

البذاء بدکلامی، بدزبانی
الجفاء سنگدلی، بے رخی، بی دردی
الفحش بے حیائی
صنوان جڑ سے دو یا دو سے زائد کھجور کے درخت کا پھوٹنا
قرين ج قرناء ساتھی، ہم رتبہ، ہم نشیں
نهض نهوضاً ف اٹھنا، کھڑا ہونا، ترقی کرنا
نهض بالأمر انجام دینا، بیڑا اٹھانا

دناءة گھٹیا پن
سفساف ج سفاسف ناکارہ، ردی
الموبقات ہلاکت خیز، خطرات، معاصی
تورع تورعاً احتیاط برتنا، احتراز کرنا
يأكل لحوم الموتى مردوں کا گوشت کھاتا ہے (غیبت کرتا ہے)
تسمع تسمعاً کان لگانا، چپکے چپکے سننا
تجسس تجسساً ٹوہ میں پڑنا، جاسوسی کرنا
جارحة ج جوارح انسانی اعضاء
نزع نزعاً ض نکالنا، کپڑے اتارنا، اکھاڑنا
حوى حوايةً ض جمع کرنا، سمیٹنا، احاطہ کرنا
وعى وعيا ض سمجھنا، باشعور و بیدار ہونا
المجالدة بالقبيح آپس میں بدزبانی کرنا، جھگڑنا
صان صيانةً ن حفاظت کرنا
يتحرى الجميل حسن سلوک اپنانے کی کوشش کرتا ہے
العذراء کنواری
خدر ج أخدار و خدور گھر میں لڑکی کے رہنے کی خاص جگہ
انتهك انتهاكاً پامال کرنا
الهجر من القول بدگوئی
حلى تحليةً آراستہ کرنا
دالَ دولةً ن زمانے کا بدلنا، حکومت کا تبدیل ہونا

(١٨) المعاصي و الذنوب تهدم

مزقتها شر ممزق اس کو منتشر اور پارہ پارہ کرکے رکھ دیا
تداعى تداعياً گرنا، روبہ زوال ہونا

الذئاب الضارية	خونخوار بھیڑیے
فريسة	شکار
انصب انصباباً	گرنا
رزيئة ج رزايا	مصیبت
نائبة ج نوائب	مصیبت
تترى (من الوتر)	لگا تار اور یکے بادیگرے آنا
الفوضى	لاقانونیت، انارکی، افراتفری
عشعش عشعشةً	گھونسلا بنانا
باضَ بيضاً ض	انڈا دینا
شاطئ ج شواطئ	ساحل سمندر
الخطوب المتتابعة	پیہم مصائب
المنحدر السحيق	تباہ کن ڈھلوان
نبذ نبذاً ن	پس پشت ڈالنا
الجبال الشاهقة	بلند پہاڑ
وجع ج أوجاع	تکلیف
صريع ج صرعى	گراہوا، پچھڑا ہوا
معى ج أمعاء	آنت
سجيل	کنکر، سنگ گیل
تلظى تلظياً	بھڑکنا
تبّرَ تتبيراً	ہلاک وبرباد کرنا
نكال	عبرت ناک سزا
شدة المؤنة	اشیائے خوردنی کا بحران، خوراک کی پریشانی
خفر العهد ض	عہد توڑنا، بے وفائی کرنا
جنات معروشة	بیلدار باغات
زاغ زيغاً ض	بھٹکنا، گمراہ ہونا، ٹیڑھا ہونا
نَقْمة ج نِقم	بدلہ، سزا، عذاب
دافع ج دوافع	محرک، سبب

(١٩) الصوم و التقوى

باعث ج بواعث	محرک، سبب
صخبَ صَخباً س	چیخنا، چلانا
شاتم مشاتمةً	گالی گلوچ کرنا
قهرَ قهراً	زیر کرنا، مغلوب کرنا، مجبور کرنا
غائلة ج غوائل	مصیبت، چالباز
هاجس ج هواجس	خیال
أنقذ انقاذاً	بچانا، نجات دلانا
حمأة	کیچڑ
هون تهويناً	آسان بنانا، سہولت پیدا کرنا
حلبات المصارعة الحرة	فری اسٹائل کشتی کا میدان
الملاكمة	مکے بازی، باکسنگ
منجم ج مناجم	کان، اصل، سرچشمہ
شحنَ شحْناً ف	بھرنا، لوڈ کرنا
نشط تنشيطاً	تیز کرنا، سرگرم کرنا
عبْ ج أعباء	بوجھ، ذمہ داری
تنسم تنسماً	سانس لینا
نفحة ج نفحات	ہوا کا جھونکا، تیز بو
ضغينة ج ضغائن	کینہ، حسد
محظورة ج محظورات	ممنوع، ناجائز، خلاف قانون
الحساسية	دکھتی رگ، نزاکت

شمرتُ عن أذيالي — میں نے پائنچے چڑھا لئے، دامن سمیٹ لیا

خلفَ فمُ الصائم خُلوفاً ن — روزے دار کے منہ کی بو کا متغیر ہونا

تضرع تضرعاً — گڑگڑانا

تذلل تذللاً — عاجزی کرنا، فروتنی برتنا

شفافة — باریک، جھلکنے والا

شفّ شُفُوفاً، شفَفاً ض — ایسا باریک کہ دوسری طرف کی چیز جھلکے

مكافأة — وظیفہ، معاوضہ، الاؤنس

(٢٠) الايمان باليوم الآخر

ركيزة ج ركائز — اصل، بنیاد

أحداث غريبة — عجیب وغریب واقعات

دابة ج دواب — ہر متحرک جانور

من كل حدب ينسلون — ہر بلندی سے وہ نکلے چلے آئیں گے

اضطرب اضطراباً — بے چین ہونا، پریشان ہونا

المنخفض — پست، نیچا

هبط هبوطاً ض — اترنا، گرنا

ميزان ج موازين — ترازو، توازن، بیلنس

الهائلة — زبردست

فزع عام — عمومی گھبراہٹ (قیامت)

تذهل عما أرضعت — ماں دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی

أمتاً — اونچا مقام، اونچ نیچ

قاعاً صفصفاً — صاف چکنی زمین

كشط كشطاً ض — کھال اتارنا، چھیلنا، کھرچنا

الوشيج — باہم پیوست

وشجت الأغصان ض — شاخوں کا گتھا اور الجھا ہوا ہونا

جاثية (جثا جثواً ن) — دو زانو بیٹھنے والا

ذُرّي رماده — اس کی راکھ اڑا دی گئی

أوجد ايجاداً — پیدا کرنا، بنانا

مهطعين (من أهطع) — ڈر سے جلدی جلدی چلنے والے

عسر — دشوار کن

يوم الهول و الهلع — خوف وگھبراہٹ کا دن

سخفَ سخافة ك — کمزور عقل والا ہونا

مجذوذ (جذّ جذاً ن) — کٹا ہوا

حبر حبراً ن — آراستہ کرنا، مسرور کرنا

شعيرة ج شعائر — مذہبی علامت، نشان خاص

(٢١) فريضة الحج

لواء ج ألوية — جھنڈا، پرچم

الجديب — قحط زدہ

هفا هفواً اليه ن — مشتاق ہونا

الواله — شدت غم میں مبتلا، حیران

ضامر — دبلا پتلا اونٹ

فج عميق — دور دراز راستہ

يخترق الآفاق — کائنات کو چیرتے ہوئے

تسابق تسابقاً — مقابلہ کرنا، دوڑ لگانا

أروع مشاهد — خوشنما مناظر

حواجز الحدود — سرحدوں کی رکاوٹیں

جاوز مجاوزة — عبور کرنا، پار کرنا

مانعة ج موانع — رکاوٹ

الاقليمية — علاقائی، ملکی، ضلعی

صعيد	میدان، سطح
ضرع ضراعة ف	گڑگڑانا، فروتنی برتنا
حن حنيناً الی ض	مشتاق ہونا
مهبط الوحی	وحی کا گہوارہ
هتف هتفاً ض	آواز دینا، پکارنا
رياضة بدنية	جسمانی ورزش
استشفى استشفاءً	شفا پانا
شظف العيش	زندگی کی تنگی، سختی
تدريب عسكری	فوجی ٹریننگ
ائتلف ائتلافاً	جڑ جانا، مل جانا
تهوى الأفئدة	دلوں کا مائل ہونا
مؤتمر ج مؤتمرات	کانفرنس
لقاء سنوی	سالانہ اجتماع
تدارس تدارساً	مذاکرہ کرنا، مل کر پڑھنا
شأن ج شئون	معاملہ، کیفیت، حالت
أشعث ج شُعثا	پراگندہ، غبار آلود
أغبر ج غبرا	غبار آلود

(۲۲) المرأة و مكانتها في الاسلام

مؤكولة المال	جس کا مال ہڑپ کرلیا گیا ہو
محرومة الارث	جو وراثت سے محروم کردی گئی ہو
مسلوبة العز	جس کی عزت وعظمت سلب کرلی گئی ہو
ابتز ابتزازاً	لوٹ کھسوٹ کرنا
انغمس انغماساً	ڈوب جانا
رقيق ج أرقاء	غلام
تحرر تحرراً	آزاد ہونا
ترف ترفاً س	خوش حال ہونا، آسودہ ہونا
أولع به ايلاعاً	فریفتہ ہونا، دلدادہ ہونا
الشهوات العارمة	بے محابا خواہشات
قداسة	عظمت، پاکی
اعتزلَ اعتزالًا	الگ تھلگ ہونا
استخفافها بلعنة الخطيئة	عورت کو خطا کار ہونے کی وجہ سے ملعون سمجھنے کا خیال
تشاؤم تشاؤماً	بدشگونی لینا
معول ج معاول	کدال، پھاوڑا
القوانين الجائرة	ظالمانہ قوانین
الأعراف الطاغية	جابرانہ رسوم ورواج
أنانية	خودسری
كتلة ج كتل	گروہ، بلاک
همجية	جہالت، وحشیت
المظالم اللانسانية	غیرانسانی مظالم
هدوء النفس	سکون خاطر، اطمینان قلب
تعاضد تعاضداً	باہم مدد کرنا
المعايير الوضعية	بناوٹی کسوٹیاں، خودساختہ معیارات، پیمانے
شقيقة الرجل	عورت مرد کے جسم کا ٹکڑا ہے
هبة كريمة	عمدہ ہدیہ، فیاضانہ عطیہ
ملؤها الحفاوة والتكرم	جو عزت افزائی اور نوازش سے معمور تھا
العون و المساعدة	امداد، مدد، سپورٹ

رعاية حفاظت، نگرانی، حمایت
الساعي على الأرملة بیواؤں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا
فتر فتوراً ن ڈھیلا پڑنا، کمزور ہونا
النكاح المؤقت عارضی نکاح
النظرة نظریہ
الجنس النسوى عورت، صنف نازک
الأيم ج أيامى و أيمون رانڈ عورت، رنڈوا (مرد)
الداجنة پالتو
وسيلة لاشباع الغرائز الانسانية
فطرت انسانی کی آسودگی کا ذریعہ
فاجأ مفاجأةً اچانک آنا
نسمة مباركة انسان، بابرکت ذی روح
الحياة المنزلية گھریلو زندگی
الرابطة الزوجية ازدواجی تعلق
سياج باڑ، احاطہ، چہار دیواری
شرد شروداً ن بھاگنا، بدکنا، آوارہ ہونا
ورد وروداً ض آنا
شاردة و واردة ہر آنے جانے والی چیز
لافتة ج لافتات موٹو، شعار
قيمة ج قيم قدر، معیار، حیثیت

(٢٣) صفات المؤمنين في القرآن

شائبة ج شوائب ملاوٹ، آمیزش، آفت
كدَر ج أكدار گدلا پن
صفت من الأكدار گدلے پن (ملاوٹوں) سے پاک ہے

منطلق سرچشمہ، آغاز
راقب مراقبةً دیکھ ریکھ کرنا، نگرانی کرنا
دانَ ديناً ض جھکنا، فرمانبردار ہونا
أذعن اذعاناً له یقین کرنا، اعتراف کرنا
حقاً برحق
موصول بالقرب الالهى قرب خداوندی سے مربوط
الليل البهيم تاریک رات
مسرح تأملاتهم ان کے غور فکر کا میدان
أرحب أفقاً زیادہ وسیع دنیا
خبط فى عماية گمراہی میں چل پڑا
استهان استهانة حقیر و معمولی سمجھنا
استعذب استعذاباً مزا لینا
استرخص استرخاصاً سستا اور ارزاں سمجھنا
شمت شماتة ض کسی کی مصیبت پر خوش ہونا
تنهار أعصابه اس کے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں
خار خؤوراً ن کمزور ہونا
مصرع ج مصارع گرانے کی جگہ، موت، قتل
شلو ج أشلاء عضو
ممزع بکھرا ہوا
عزيزة الجانب بارسوخ، طاقتور، معزز
منيعه الحمى محفوظ، مضبوط، طاقتور
مرهوبة القوة بارعب
قوام اعتدال
اقتصاد میانہ روی، کفایت شعاری

حطم تحطيماً	ریزہ ریزہ کرنا، توڑ ڈالنا
الظلال الوارفة	وسیع سایہ
أقصى المعمورة	اقصائے عالم، دنیا کا دور دراز حصہ

(٢٤) حقوق الانسان فی الاسلام

قرر تقريراً	طے کرنا، فیصلہ کرنا
رفض رفضاً ن	انکار کرنا
وضيعة	خسیس، کمینہ، پست
استخدم استخداماً	استعمال کرنا
الصراع	کشمکش، رسہ کشی
الممارسات الجنسية	جنسی حرکتیں
حظر حظراً ض، ن	روکنا، ممنوع کرنا
المخدرات	نشہ آور چیزیں
المسكرات	نشہ آور
اتلف اتلافاً	ضائع کرنا، برباد کرنا
التلوثات الروحية	روحانی آلودگی
شجر تشجيراً	شجر کاری کرنا
خضر تخضيراً	ہریالی لانا
فسيلة ج فسيل و فسائل	کھجور کا پودا، درخت کا قلم
ثمر تثميراً	بڑھانا، بارآور کرنا
مورد ج موارد	ذرائع
ثروة ج ثروات	مال و دولت
عبثاً	بے فائدہ، بے کار
ضابط ج ضوابط	اصول، آئین
سلعة رخيصة	سستا سامان، پامال مال

(٢٥) الاسلام فی حاجة الی رجال

وجه توجيهاً	رہنمائی کرنا، بھیجنا، لے
جانامحجوب	پوشیدہ، مستور
مثل تمثيلاً	ترجمانی کرنا، نمائندگی کرنا
زخرف زخرفةً	مزین کرنا، ملمع کرنا
خواء (ض)	خلا، بھوک
التناقض	تضاد، اختلاف
مقصوصاً (ن)	کترا ہوا، کاٹا ہوا
مطامعهم الشخصية	ان کی ذاتی خواہشات
استغلال الدين لقضاء مآربهم	اپنی مطلب براری کے دین کا استعمال
حرفة ج حرف	پیشہ
اندلق اندلاقاً	نکلنا
قتب ج أقتاب	آنت
من يعد العمر بالنفس	جو سانس کے جھونکے کو زندگی سمجھتا ہے
عانى معاناةً	مشقت جھیلنا
أزمة ج أزمات	بحران، کرائسس
قاسي مقاساةً	مصیبت جھیلنا
كمن كموناً ن س	چھپنا، پوشیدہ رہنا
ركب الحياة	زندگی کا کارواں
خسارة فادحة	زبردست خسارہ
تحلى تحلياً	آراستہ ہونا، سنورنا
تجمع	اتحاد، اجتماعیت

تقنیاً ٹکنالوجی کے اعتبار سے
جثا جثواًن جثی جِثیا س گھٹنوں کے بل بیٹھنا ،انگلیوں کے بل کھڑا ہونا
جنبات الأرض اطراف زمین
طبق تطبیقاً عملی جامہ پہنانا
یحسنون عرضه اس کے پیش کرنے کا طریقہ جانتے ہوں
رکبة ج رکب گھٹنا
أفاق افاقةً ہوش میں آنا

(۲۶) رسالة القرآن الكريم

منصرم منقطع، ختم ہونے والا
العتق و القدم پرانا
عصمة بے گناہی، حفاظت
قصا قصاًض توڑنا
لا تزیغ به الأهواء اس کی وجہ سے خواہشیں بھٹکتی نہیں
مأدبة ج مآدب ضیافت، دعوت طعام
اعوج اعوجاجاً ٹیڑھا ہونا، مڑنا
استعتب استعتاباً رضامند کرنا
قوم تقویماً سیدھا کرنا
یقوم اسے سیدھا کیا جائے
كثرة الرد کثرت تکرار
الأترُجّةُ ترنج
الحنظلة اندرائین، ایک کڑوا پودا
أعیناً عمیاً (عین عمیاء) اندھی آنکھیں
قلوباً غلفاً (قلب أغلف) بند دل
البوار ہلاکت، جہنم
ثار ثورة و ثوراناً ن مشتعل ہونا، باغی ہونا
أمة مستسلمة ہتھیار ڈالنے والی قوم
أمة منخذلة بے یار و مددگار قوم
أمة ناعسة اونگھتی ہوئی قوم
أمة فتية ملتهبة گرم جوش اور جواں ہمت قوم
حنق حنقاًعلی س سخت ناراض ہونا
النظم الجائرة ظالمانہ نظامہائے حیات
ارتاح ارتیاحاً علی مطمئن و پر سکون ہونا
اقلق اقلاقاً بے چین و پریشان کر دینا
وأزعج ازعاجاً بے قرار کر دینا
هیج تهییجاً بھڑکانا، آمادہ کرنا

(۲۷) وما أرسلناك ال رحمة للعالمین

متبائنة مختلف، منتشر
العریان ننگا
قری الضیف ض مہمان نوازی کرنا
غامر مغامرةً جانبازی کرنا، خطرہ مول لینا
أنقذ انقاذاً بچانا
أشرف علی الوقوع گرنے کے قریب ہو گیا
هوة سحیقة ہلاکت خیز گھاٹی
الحجزة ج الحجز کمر، ازار باندھنے کی جگہ
أسوأ حال بدترین حالت
أخس شأن ذلیل ترین معاملہ

عتا عتواً و عتياً ن حد سے گزرنا، سرکشی کرنا
الذئاب الضارية خونخوار بھیڑیے
افترس افتراساً شکار کرنا، گردن توڑ دینا
العواصف الهوجاء تیز آندھیاں
بركان ج براكين آتش فشاں
عكف على المنافع العاجلة فوری منافع کے حصول پر لگا ہوا ہے
ثعبان ج ثعابين اژدھا
تأجج تأججاً النار آگ کا بھڑکنا
مارد سرکش
الفترة الرهيبة خوفناک وقت
ثانية ج ثواني سکنڈ
تردى تردياً ہلاک ہونا
اقتحم اقتحاماً خطرے کی جگہ گھس جانا
صاغ صياغةً بنانا، گڑھنا ڈھالنا
مقياس ج مقاييس پیمانہ، معیار
الوجود ہستی
مصاباً باليأس یاس وناامیدی میں مبتلا
حمأة کیچڑ
اِلف و تودد الفت ومحبت
تعايش تعايشاً باہم مل جل کر رہنا
وئام اتحاد، اتفاق
الفجوة الواسعة وسیع خلیج
جو ج أجواء آب وہوا

طقس ج طقوس موسم، آب وہوا
هطول الأمطار بارش کا ہونا
خضرة الدمن کوڑے کے ڈھیر کی ہریالی
دام قروناً صدیوں رہا
ربّانياً اللہ والا

(۲۸) الى الرجعة الصادقة أيها المسلم

رفع مستوى الحياة معیار زندگی کی بلندی
وفر توفيراً المالَ مال مہیا کرنا
متن تمتيناً مضبوط کرنا
تحرى تحرياً غور وفکر کرنا، حقیقت معلوم کرنا
تهافت تهافتاً گرنا، ٹوٹ پڑنا
قاوم مقاومة ڈٹ جانا، مقابلہ کرنا
تكالب تكالباً ٹوٹ پڑنا، باہم حریص ہونا
ضحى تضحيةً قربانی دینا
دحر دحراً ف شکست دینا
باطل ج أباطيل ناحق، بے بنیاد بات
شكك تشكيكاً شبہ میں ڈالنا، شک پیدا کرنا
مطمع ج مطامع اغراض، لالچ کے اسباب
الثغرة ج الثغرات خلا، سوراخ، شگاف
عاصمة ج عواصم بڑا شہر، پایہ تخت، راجدھانی
الرسوم مروجہ طریقہ، عادات
التقاليد روایات، رسوم ورواج
اجتث اجتثاثاً جڑ سے اکھاڑنا
تزلف تزلفاً تقرب حاصل کرنا

(۲۹) الصحابة كلهم عدول

فطِن، فطين ج فُطُن ذہین، ہوشیار

لجة ج لجج پانی کی گہرائی، بڑی مقدار

عمود ج أعمدة ستون سہارا، پلر

فی أطراف المعمورة دنیا کے گوشے گوشے میں

ولی ولیاً س ض قریب ہونا، متصل ہونا

شاد شیداً ض عمارت بنانا، پختہ کرنا

أدق الناس سب سے زیادہ نکتہ رس

نهل نهلاً س پہلی بار پینا

أحکم احکاماً مضبوط کرنا، پختہ کرنا

هیج تهییجاً بھڑکانا

وله ولهاً س و ض گرویدہ ہونا، شدت شوق میں لپکنا

عزی تعزیةً تسلی دینا

آسی مؤاساةً ہمدردی کرنا

توخی توخیاً چاہنا

سالم مسالمةً صلح ومصالحت کرنا

الهندام خوش اندام، ہینڈسم

قطیع ج قطعان ریوڑ، جانوروں کا گلہ

الاتزان توازن، اعتدال، سنجیدگی

الفذة یکتا، تنہا، بے مثال

نماذج فریدة یکتا نمونے

مفخرة ج مفاخر قابل فخر کام

جلد جلادةً و جلودةً ك مضبوط وطاقتور ہونا

القناطیر المقنطرة من الذهب جمع شدہ ڈھیروں سونا

مأثر ج مآثر کارنامہ، قابل تحسین کام

حضیض کھڈ، غار، پست زمین، دامن کوہ

الحفیظة کینہ، بغض

الجد محنت، کوشش، سنجیدگی

بُنیة ج بُنا شکل ڈھانچہ، عمارت

عقد العهد ض معاہدہ کرنا

النعماء ج أنعم آسودہ حالی، آرام

شد شداً ن مضبوط کرنا

کد کداً ن مانگنے پر اصرار کرنا

مطعن، مطعان ج مطاعین نیزہ بازی کرنے والا

الهیجاء جنگ

مکشف ج مکاشیف دور کرنے والا، ہٹانے والا

(۳۰) وفاة الرسول

موکب الدعوة کاروان دعوت

البطء و الهوینی آہستگی اور نرمی

أمارة ج أمارات نشان، علامت

أجاز اجازةً نافذ کرنا، جائز کرنا

خوخة روشن دان

ما ملکت أیمانکم باندیاں

رهب رَهَباً و رَهبة ف ڈرنا

فدی تفدیةً قربان کرنا، جاں نثار کرنا

درع ج دروع زرہ

الصاعقة کڑک دار بجلی

الغنم المطیرة بارش میں بھیگی بکریاں

شجع تشجيعاً — ہمت بڑھانا، حوصلہ افزائی کرنا
الأسود المتنمرة — چیتے کی مانند غضبناک شیر
رَسَل ج أرسالاً — گروہ در گروہ
تعزى تعزياً — ڈھارس بندھنا، تسلی حاصل کرنا
سيما (وسم يسم ض) — علامت
سحقاً له — اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے
تجرع تجرعاً — پینا، نگلنا، گھونٹنا
لاح لوحاً ن — ظاہر ہونا، چمکنا
قيوم — تھامنے والا، نگراں، ذمہ دار
رائدوا الفضاء — خلاباز
الأقمار لاصناعية — مصنوعی سیارے
امكانات — وسائل، ذرائع
مخترعات — ایجادات
ازاح الشئى عن — ہٹانا، دور کرنا، نقاب کشائی کرنا
سلطان الموت — موت کی عملداری
تحدى ج تحديات — چیلنج
تأله تألهاً — کسی کو خدا بنانا، خدا بن بیٹھنا
التمرد — سرکشی، بغاوت
الأحرى — لائق تر، زیادہ مناسب

(۳۱) قضية الايمان و حقيقة التوحيد

مآل — واپسی کی جگہ، نتیجہ
السعادة الأبدية — ابدی کامرانی
الشقاء الدائم — دائمی نامرادی
تطرق الى — راہ پانا، پہنچنا
انبثق انبثاقاً — نکلنا، طلوع ہونا، پھوٹنا
انطلق انطلاقاً — جانا، روانہ ہونا
جازمة — قطعی، لازمی، یقینی
قاطبة — سب کے سب، تمام
حقيقة سرمدية — ایک ازلی حقیقت
نقى تنقية — صاف کرنا
التثليث — تین خدا کا عقیدہ
التشبيه — اللہ کو کسی مخلوق کے مشابہ جاننا
التجسيم — اللہ کے لئے جسم ثابت کرنا
شاب شوباً ن — ملانا، خلط ملط کرنا
قدر تقديراً — حساب لگانا، اندازہ کرنا
الآلهة المزعومة — خودساختہ اور من گڑھت معبود
جابر ج جبابرة — سرکش، زبردست، ظالم
طاغ ج طواغيت — سرکش، ظالم، باغی
نداء صارخ — پرشور آواز
واجه مواجهةً — مقابلہ کرنا، سامنا کرنا
حرباً شرسةً — سخت جنگ
سلاح أمضى — کارگر ہتھیار
التزم التزاماً — پابندی کرنا
حقق تحقيقاً — ثابت کرنا، بروئے کار لانا
سلم تسليماً — سپرد کرنا، سونپنا
الاعداد الحربى — جنگی تیاری

(۳۲) الدعوة الاسلامية

الجهاز — نظام، سسٹم، نظام ترکیبی

آلة ج آلات (أول)	مشین، اوزار
حديثة	نئی، جدید
معاصرة	ہم عصر، موجودہ
دفع الى ف	مجبور کرنا، پہنچانا
حلق تحليقاً	منڈلانا، چکر لگانا
آفاق السماء	آسمان کی وسعتیں
جابَ البلاد جوباً ن	طے کرنا، سیر وسیاحت کرنا
شاسعة (ف)	دور دراز
برهة يسيرة	تھوڑی دیر، معمولی وقت
عجلة ج عجلات	پہیہ، گاڑی
تفيأ الظل	سایہ حاصل کرنا
الظلال الوارفة	گھنیرے سائے
يانعة شهية	مرغوب، لذیذ
نسم تنسيماً	خوش گوار ہوا دینا
أناة	وقار، بردباری، مہلت
عريقة	راسخ، پرانا مضبوط
عالمية	بین الاقوامی، عالمی
أسد ج أسود الوغى	میدان جنگ کے شیر
ليث ج ليوث العرين	کچھار کے شیر
جذر ج جذور	اصل، جڑ
داس دوساً ن	پیروں سے روندنا
نبذ نبذاً ن	پھینکنا، چھوڑنا
صدع صدعاً ف	اعلان حق کرنا، برملا کہنا
لاءم ملاءمة	موافق ہونا، ہم آہنگ ہونا
انتهج انتهاجاً	راستہ اپنانا، روش اختیار کرنا
اقنع اقناعاً	مطمئن کرنا، قائل کرنا
تكليف ج تكاليف	ذمہ داری
تعمق تعمقاً	گہرائی میں جانا
توفر توفراً	مہیا ہونا
نهض نهوضاً ب ف	انجام دینا، بیڑا اٹھانا
مطلب ج مطالب	مقصد، غرض، مفاد
أمنية غالية ج أماني	دلی آرزو
استجاب استجابةً	قبول کرنا، لبیک کہنا
مقومة ج مقومات	لوازم، بنیادی اسباب
صبا صبواً ن	مشتاق ہونا، مائل ہونا
عز و تمكين	شوکت وقوت
فرط تفريطاً	کوتاہی کرنا، ضائع کرنا
أطلق اطلاقاً	آزاد کرنا، چھوڑ دینا
تخلص تخلصاً من	چھٹکارا پانا، نجات پانا
مدلول ج مدلولات	مفہومات
وثق توثيقاً	مضبوط کرنا، تصدیق کرنا
قدر الله	تقدیر الٰہی

(۳۳) قوة الرجولة الايمانية

فجر	آغاز، صبح، طلوع
هامة ج هام	سر
غرة المجد	عظمت وبزرگی کی نشانی
بسل بسالةً ك	بہادر ہونا
زعزع زعزعةً	ہلانا

عقبة ج عقبات	گھاٹی، رکاوٹ، دشواری
عمل دائب	مسلسل عمل
هيام (ض)	شدت عشق
تفانی تفانٍ	مر مٹنا، جان لڑا دینا
عرقلة ج عراقيل	رکاوٹ، اڑنگا
بهر بهراً ف	چکاچوند کر دینا، خیرہ کرنا
تخرج تخرجاً فی	سند فراغ حاصل کرنا
عبقری ج عباقرة	باکمال، جینیس
تدرب تدرباً	مشق کرنا، ٹریننگ لینا
جند تجنيداً	فوج جمع کرنا، بھرتی ہونا
الفائرة (ن)	ابلنے والا، کھولنے والا
انبعث انبعاثاً	اٹھنا، پھیلنا، روانہ ہونا
ادارياً	انتظامی، انتظام سے متعلق
تُجاه	بالمقابل، سامنے
تجاهك	تمہارے تئیں، سامنے
أوى أوياً ض	پناہ لینا
آوياً	پناہ لینے والا
تنافس تنافساً	مقابلہ کرنا، بازی لے جانے کی کوشش کرنا
الامبراطور	شہنشاہیت
الأيدلوجيات	آئیڈیالوجی
تاه تيهاً ض	بھٹکنا
شرد شروداً ن	بھاگنا، بدکنا
التائه	حیران و سرگشتہ، بھٹکا ہوا
الشارد	آوارہ، گمراہ، پراگندہ

فهرست

سيصدر عما قريب

الجزء الثالث من

فصل الخطاب

بقلم محمد علاء الدين الندوي

وتشمل هذه المجموعة موضوعات عقيدية ،ودينية، وفكرية، وثقافية بأسلوب متزن رصين،باذن الله

الناشر:مجمع العلم والعرفان ،لكناؤ